تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات از 2014ء تا 2016ء

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

شرح انتخاب احادیث

مکمل 5 جلدیں

جلد نمبر 1 بخاری شریف

جلد نمبر 2 مسلم شریف

جلد نمبر 3 سنن نسائی، سنن ابن ماجہ

جلد نمبر 4 سنن ابوداؤد، شرح معانی الآثار

جلد نمبر 5 جامع ترمذی شریف

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نورانی گائیڈ

باہتمام: ملک شبیر حسین

سنِ اشاعت اگست 2015ء

قیمت =/140 روپے

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور فون: 042-37246006

شاکر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

پرچاجات خاصہ سال اوّل **2016**ء کے صفحہ نمبر 105 سے شروع

ترتیب

عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ!

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

ہمارے ادارہ کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ بھی تھا کہ قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر، کتب احادیث نبوی کے تراجم وشروحات، کتبِ فقہ کے تراجم وشروحات، کتبِ درس نظامی کے تراجم وشروحات اور بالخصوص نصابِ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے تراجم وشروحات کو معیاری طباعت اور مناسب داموں میں خواص وعوام اور طلباء وطالبات کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ مختصر عرصہ کی مخلصانہ سعی سے اس مقصد میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ یہ بات ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ تاہم بطور فخر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہم اس حقیقت کا اظہار ضرور کریں گے کہ وطن عزیز پاکستان کا کوئی جامعہ، کوئی لائبریری، کوئی مدرسہ اور کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جہاں ہماری مطبوعات موجود نہ ہوں۔ **فالحمد للہ علٰی ذٰلک**

علوم وفنون کی اشاعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ طلباء وطالبات کی آسانی اور امتحان میں کامیابی کے لیے تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے سابقہ پرچہ جات حل کر کے پیش کیے جائیں۔ اس وقت ہم "نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)" کے نام سے تمام درجات کی طالبات کے لیے علمی تحفہ پیش کر رہے ہیں، جو ہمارے قلمی معاون جناب مفتی محمد احمد نورانی صاحب کے قلم کا شاہکار ہے۔ نصابی کتب کا درس لینے کے بعد اس حل شدہ پرچہ جات کا مطالعہ سونے پر سہاگہ کے مترادف ہے اور یقینی کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک طرف تنظیم المدارس کے پرچہ جات کا خاکہ سامنے آئے گا اور دوسری طرف ان کے حل کرنے کی عملی مشق حاصل ہوگی۔ اگر آپ ہماری اس کاوش کے حوالے سے اپنی قیمتی آراء دینا پسند کریں، تو ہم ان آراء کا احترام کریں گے۔

آپ کا مخلص: شبیر حسین

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

پرچہ اول: قرآن وتجوید

القسم الاوّل: ترجمہ قرآن

سوال ۱: درج آیات مبارکہ کے اجزاء کا اردو میں ترجمہ کریں؟

(الف)- وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ (المائدہ: ۴۸)

(ب)- قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ (الانعام: ۱۴۵، ۱۴۶)

(ج)- وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۟ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَلَمَّا

https://t.me/DarsiKutubPdf

وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ج لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ (الاعراف:۱۳۳'۱۳۴)

(د)- اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ز يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الاعراف :۱۵۷)

جواب: ترجمہ آیات قرآنی:

(الف)- اور (اے محبوب!) ہم نے آپ کی طرف کتاب اتاری جو کتب سابقہ کی تصدیق کرنے والی اوران کی گواہ ہے۔ آپ ان میں فیصلہ کریں اللہ تعالیٰ کے کلام کی روشنی میں اور حق چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ ہم نے تم سب لوگوں کے لیے ایک شریعت اور ایک راستہ تجویز کیا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں ایک امت بنا دیتا لیکن اس نے (ایسا اس لیے نہیں کیا) کہ جو کچھ تمہیں دیا ہے'اس بارے میں تمہیں آزمائے۔ آخر کار تم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ وہ تمہیں خبردار کردے گا جس بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے۔

(ب)- (اے محبوب!) آپ فرمادیں کہ جو کلام مجھ پر اتارا گیا ہے اس میں' میں کھائی جانے والی چیزوں کو حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو۔ اس لیے کہ یہ پلید ہے یا بے حکمی کا جانور جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ جو نہ باغی ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو ضرورت کے مطابق اس کے لیے جائز ہے' پس آپ کا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

یہودیوں پر ہم نے ناخنوں والا جانور حرام قرار دیا اور اسی طرح ان پر گائے اور بکری کی چربی بھی حرام کی مگر جو ان کی پشت یا آنتوں یا ہڈیوں کو لگی ہو۔ اس طرح ہم نے ان سے نافرمانی کا انتقام لیا ہے اور بے شک ہم سچے ہیں۔

(ج)- اور انہوں نے کہا تم جتنی بھی نشانیاں لے آؤ کہ ان کے ساتھ ہم پر جادو کردو تو ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔ پس ہم نے ان پر طوفان' ٹڈی' جوئیں' مینڈک اور خون کی الگ الگ نشانیاں بھیجیں۔ انہوں نے تکبر وغرور سے کام لیا اور وہ مجرم قوم بن گئے اور جب ان پر عذاب نازل ہوتا تو وہ کہتے: اے موسیٰ! آپ ہمارے لیے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ دعا کریں۔ اگر آپ ہم سے عذاب دور کردیں تو ہم آپ پر ضرور ایمان لے آئیں گے اور ہم آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی ضرور روانہ کردیں گے۔

(د)- جو لوگ غیب کی خبریں دینے والے رسول امی کی پیروی کریں تو وہ اسے اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔ آپ انہیں نیکی کا حکم دیں گے' انہیں برائی سے منع کریں گے' پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیں گے' بری چیزوں کو ان پر حرام قرار دیں گے' آپ ان کا بوجھ ہلکا کریں گے اور ان کے گلے کے طوق کو اتار کر پھینک دیں گے۔ پس وہ لوگ جو آپ پر ایمان لائیں گے' آپ کی تعظیم کریں گے' آپ کی معاونت کریں گے اور اس نور کی پیروی کریں گے جو آپ کی طرف اتارا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔

سوال نمبر 2: سورۃ المائدہ' سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

جواب: (۱)- سورۃ المائدہ کی وجہ تسمیہ: سورہ کا یہ نام اس آیت سے ماخوذ ہے: هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ۔ لفظ مائدہ سے مراد آسمانی دستر خوان یا جنتی کھانوں پر مشتمل دستر خوان ہے۔ اس سورہ میں آسمانی دستر خوان کا ذکر ہوا ہے لہٰذا اس کا نام ''سورۃ المائدہ'' تجویز کیا گیا ہے۔

(۲)- سورۃ الانعام کی وجہ تسمیہ: لفظ ''الانعام'' النعم کی جمع ہے جس سے مراد جانور یا

اونٹ کے ہیں۔ اس سورت میں جانوروں کے حلال وحرام ہونے کی تفصیلی بحث ہے' لہٰذا اسی مناسبت سے سورہ کا نام ''سورۃ الانعام'' رکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بعض جانوروں کی حلت وحرمت کے حوالے سے اہل عرب کے کچھ توہمات کی تردید کی گئی ہے اور فطرت اسلام کے مطابق فیصلہ دیا گیا ہے۔

(۳)۔سورۃ الاعراف کی وجہ تسمیہ: لفظ ''الاعراف'' سے مراد مخصوص درخت یا جنت و دوزخ کے درمیان کا مقام ہے۔ یہ نام آیت ۴۶ اور ۴۷ سے ماخوذ ہے' جن میں اعراف اور اصحاب اعراف کی تفصیل ہے' تو اسی مناسبت سے سورۃ کا نام تجویز کیا گیا ہے۔

القسم الثانی: تجوید

سوال نمبر3: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟
اخفاء' ادغام' وقف' تنوین' نون رسمی' تسہیل' تحقیق۔

جواب:

تعریفات اصطلاحات:

مندرجہ بالا اصطلاحات تجوید کی تعریفات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

۱۔اخفاء: کسی حرف کو ادا کرتے وقت اس کے مخرج میں زبان لگائے بغیر پوشیدہ کر کے اس انداز سے ادا کرنا کہ محض صفت غنہ کے علاوہ تشدید کی صورت پیدا نہ ہو۔

۲۔ادغام: کسی پہلے حرف ساکن کو دوسرے متحرک حرف میں ملا کر اس انداز سے ادا کرنا کہ دوسرا ایک مشدد حرف کی شکل اختیار کر جائے' پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہا جاتا ہے۔

۳۔وقف: کسی کلمہ کے آخری متحرک حرف کو اس انداز سے ادا کرنا کہ آواز اور سانس دونوں کچھ دیر کے لیے رک جائیں۔

۴۔تنوین: دو زبر' دو زیر اور دو پیش کو کہا جاتا ہے۔ جو درحقیقت نون ساکن ہوتا ہے اور ماقبل کی حرکت کے مطابق پڑھا جاتا ہے۔

۵۔نون رسمی: یہ نون متحرک ہو سکتا ہے اور ساکن بھی جو کسی کلمہ کی ابتداء' وسط اور آخر میں آ سکتا ہے۔ اسم' فعل اور حرف سب میں آ سکتا ہے اور حرف کی شکل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

۶۔ہمزہ کو اس کے مخرج اور اس کی حرکت کے مطابق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا۔

۷۔تحقیق: ہمزہ کو اس کے اصلی مخرج سے اس کی تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

سوال نمبر4: استعاذہ اور بسملہ کی تعریف کریں نیز وصل کل' فصل کل' فصل اول و صل ثانی اور وصل اول فصل ثانی کی تعریف بمع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: ۱۔استعاذہ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ کو کہا جاتا ہے۔

۲۔بسملہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ کو کہا جاتا ہے۔

۳۔وصل کل: تعوذ' تسمیہ اور آیت تینوں کو ملا کر پڑھنا مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمّٓ○

۴۔فصل کل: تعوذ' تسمیہ اور آیت کو الگ الگ کر کے پڑھنا مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓمّٓ

۵۔فصل اول وصل ثانی: تعوذ کو الگ جبکہ تسمیہ اور آیت کو ملا کر پڑھنا مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓمّٓ

۶۔وصل اول فصل ثانی: تعوذ کو تسمیہ سے ملا کر اور آیت کو الگ پڑھنا مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓمّٓ○

سوال نمبر5: اصول مخارج بیان کرنے کے بعد کوئی سے تین حروف کے مخارج بیان کریں؟

جواب: اصول مخارج:

منہ کے جس حصہ سے کوئی حرف نکلتا ہے اسے اس کا مخرج قرار دیا جاتا ہے۔ مخارج

کی تعداد میں آئمہ تجوید کا اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک ۱۴ ہیں اور بعض نے ۱۶ گنوائے ہیں جبکہ بعض ۱۷ بتاتے ہیں۔آخری قول زیادہ معتبر ہے۔

☆ -ابتداء حلق سے ہمزہ‘ ہاء‘ عین‘ خا‘ غین اور خاء نکلتے ہیں۔

☆ -زبان کی جڑ اور مقابل کے تالو سے قاف نکلتا ہے۔وسط زبان اور مقابل کے تالو سے کاف اور یائے غیر مدہ نکلتے ہیں۔

☆ -زبان کے کنارے اور اوپر کی داڑھوں سے لام نکلتی ہے اور مسوڑھوں سے قدرے پیچھے ہٹ کر یعنی زبان کی نوک اور مقابل کے تالو سے نون اور راء نکلتے ہیں۔

نوٹ:۔

☆ -نوک زبان اور مقابل والے اوپر کے دانتوں کی جڑ سے دال‘ تاء اور طاء نکلتے ہیں۔

☆ -انہی دانتوں کے کناروں اور زبان کی نوک سے ذال‘ ظاء اور ثاء نکلتے ہیں۔

☆ -زبان کی نوک اور مقابل کے درمیان والے اوپر کے دانتوں سے صاد‘ زاء اور سین نکلتے ہیں۔

☆ -اوپر کے سامنے کے دونوں دانتوں کے کنارے اور نیچے والے ہونٹوں سے ''فاء'' نکلتا ہے۔

دونوں اوپر نیچے والے ہونٹوں سے باء‘ واؤ اور میم نکلتے ہیں۔

☆ -ہونٹوں‘ منہ اور حلق کے خلاء سے حروف مدہ نکلتے ہیں۔

مخارج حروف:

کل مخارج حروف ۱۷ ہیں جن میں سے چند ایک کے مخارج درج ذیل ہیں۔

۱-ق: زبان کی جڑ اور مقابل کا تالو ''ق'' کا مخرج ہے۔

۲-ضاد: زبان کا بغلی کنارہ اور اوپر والی داڑھوں کی جڑیں ''ضاد'' کا مخرج ہے۔

۳-اوپر نیچے کے دونوں ہونٹوں کی خشکی والی جگہ باء اور میم کا مخرج ہے۔

☆☆☆☆☆

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

القسم الاوّل: حدیث

سوال نمبر 1: درج ذیل احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں اور ہر حدیث سے معلوم ہونے والا مسئلہ واضح کریں؟

(۱)- عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایفرك مومن مؤنة ان كره منها خلقا رضی منها اخر ۔

(۲)- عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا وخیار کم خیار کم لنسائهم ۔

(۳)- عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی جارین‘ فالی ایهما اهدی؟ قال الی اقربهما منك باباً ۔

(۴)-عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنهما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمه وصلها ۔

(۵)- عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه موقوفاً علیه انه قال ارقبوا محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسل فی اهل بیته ۔

جواب:

ترجمہ احادیث اور ثابت ہونے والے مسائل:

ترجمہ احادیث اور ہر حدیث سے ثابت ہونے والا مسئلہ درج ذیل ہے:

۱-ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن مرد مومن عورت کو ناپسندیدہ قرار نہ دے کیونکہ اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہوگی تو دوسری پسند بھی ہوگی۔

مسئلہ: اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی معمولی خامی کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی سے الگ نہ رہے اور نہ اسے الگ کرے کیونکہ اگر اس میں کوئی خامی ہوگی تو یقیناً خوبی بھی ہوگی۔ اس کی صرف خامیوں ہی کو نہیں بلکہ خوبیوں کو بھی دیکھنا چاہیے تاکہ افتراق و انتشار کی نوبت نہ آئے۔

۲-ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے لحاظ سے کامل وہ مسلمان ہے جس کا اخلاق سب سے بہتر ہو اور تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہیں۔

مسئلہ: اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ فضیلت و بہتری کا معیار دو چیزیں

(۱)-حسن اخلاق اور

(۲)-بیوی سے حسن سلوک۔

(۳)-حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں کسے تحفہ بھیجوں؟ آپ نے جواب دیا: دونوں میں سے جس کا دروازہ تمہارے دروازہ کے قریب ہے۔

مسئلہ: اس حدیث میں حق ہمسایہ کو بجالانے کی تاکید کی گئی ہے کہ جس ہمسایہ کا دروازہ

قریب ہو وہ تحفہ ارسال کرنے، ضرورت پوری کرنے اور حق ہمسائیگی ادا کرنے کے لحاظ سے زیادہ حقدار ہے۔

(۴)-ترجمہ: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشتہ دار کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں ہے جو نیکی کا بدلہ دے بلکہ محافظ وہ شخص ہے جو اس سے تعلق قطع کرے وہ اس سے تعلق برقرار رکھنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ: اس حدیث میں صلہ رحمی اختیار کرنے کا درس دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی کم علمی، جہالت یا بے عملی کے نتیجہ میں تعلق منقطع کرے تو اس سے تعلق منقطع کرنے کی بجائے برقرار رکھا جائے۔

(۵)-ترجمہ: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص تحفظ کرو۔

مسئلہ: اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اہل بیت بڑی عظمت کے مالک ہیں کیونکہ ان کی نسبت اعلیٰ ہے۔ لہٰذا ان کی تعظیم، ادب واحترام اور خدمت کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

سوال نمبر2: درج ذیل احادیث مقدسہ نیز ہر حدیث سے ثابت ہونے والا مسئلہ لکھیں؟

۱- عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرم شباب شیخا لسنہ الاقیض اللہ لہ من یکرمہ عند سنہ۔

۲- عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان خیر التابعین رجل یقال لہ اویس ولہ والدۃ و کان بہ بیاض فمروہ فلیستغفر لکم۔

۳- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول یوم

القیامة این المتحابون بجلال؟ الیوم اظلهم فی ظلی یوم لاظل الاظلی ۔

۴–قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والذی نفسی بیده لولم تذنبوا لذهب اللہ لکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفر اللہ تعالیٰ فیغفرله ۔

۵– عن المستور دبن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم واللہ مالدینا فی الأخرة الامثل مایجعل احدکم اصبعه فی الیم فلینظربه یرجع ۔

جواب:

ترجمہ احادیث اوران سے ثابت ہونے والے مسائل:

مندرجہ بالا احادیث کا ترجمہ اوران سے ثابت ہونے والے مسائل درج ذیل ہیں:

۱–ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی بوڑھے کا بڑھاپے کی وجہ سے احترام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے بوڑھا ہونے پر اس کا احترام کرتے ہیں۔

مسئلہ: اس روایت میں بڑوں، شیوخ اور عمر رسیدہ لوگوں کا ادب واحترام کرنے کا درس دیا گیا ہے۔ نیز یہ خدمت انجام دینے والے شخص کا بھی آنے والے زمانہ میں ادب و احترام کیا جاتا ہے۔

۲–ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: تابعین سے ایک بہترین شخص ہوگا جسے ''اویس'' کہا جائے گا، وہ اپنی والدہ کی خدمت میں مصروف ہے اوراس کے جسم پر سفید داغ ہیں۔ پس تم اسے کہنا کہ وہ تمہارے لیے بخشش کی دعا

کرے۔

مسئلہ: اس روایت میں مشہور تین مسائل بیان ہوئے ہیں:

۱–حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب۔

۲–والدین کی خدمت کا مقام۔

۳–اللہ والوں کی تاثیر ومقبولیت دعا۔

۳–ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں، میں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے علاوہ سایہ نہیں ہے۔

مسئلہ: انسان کو کسی سے دوستی کرنے کا اصول بتایا گیا ہے کہ دوستی محض اللہ تعالیٰ کے لیے اور دشمنی بھی صرف اس کی خوشنودی کے لیے ہونی چاہیے جو مفید ونافع ہوگی۔

۴–ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اٹھالے گا اور تمہاری جگہ نئی قوم لے آئے گا جو گناہ کریں گے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے اور وہ بخشش فرمادیتا ہے۔

۵–ترجمہ: حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم بخدا! آخرت کے مقابل دنیا کی مثال اس طرح ہے جس طرح کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈالے، پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کر اس (انگلی) کے ساتھ کتنا پانی لگا ہے؟

مسئلہ: آخرت کے مقابلہ میں دنیا حقیر ترین چیز ہے جس کی حقارت، ذلت ورسوائی اور خواری محتاج تعارف نہیں ہے۔

سوال نمبر3: درج ذیل احادیث کا ترجمہ کریں نیز ہرایک حدیث سے ثابت ہونے والا مسئلہ تحریر کریں؟

۱- عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی علیه وسلم یدخل الفقراء الجنة قبل الاغنیاء بخمس مائة عام ۔

۲- عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال خط النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خطوطا فقال هذا الانسان و هذا اجله فبینما هو کذالك ازجائه الخط الاقرب ۔

۳- ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال یا عائشة ان الله رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق مالا یعطی علی العنف ومالا یعطی علی سواه ۔

۴- عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خرج من الطاعة و فارق الجماعة ثم مات مات میتة جاهلیة ۔

۵- عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال انکم ستحرصون علی الامارة و ستکون ندامة یوم القیامة ۔

جواب:

ترجمہ احادیث اوران سے ثابت ہونے والے مسائل:

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ کا ترجمہ اوران سے ثابت ہونے والے مسائل درج ذیل ہیں:

۱- ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اغنیاء کے مقابلہ میں فقراء پانچ سو سال قبل جنت میں داخل

ہوں گے۔

مسئلہ: مسکین وفقیر کی فضیلت وعظمت بیان کی گئی ہے کہ وہ اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ فقراء دنیا میں سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور صبر وشکر کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آخرت میں انہیں اس کا بہترین صلہ دخول جنت کی شکل میں عطا کرے گا۔

۲- ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ایک لکیریں کھینچیں پھر فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ انسان اسی دنیا میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ قریب والی لکیر میں داخل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: انسان کی زندگی اور موت دونوں یقینی ہیں اور زندگی کے بعد موت کا آنا اٹل فیصلہ ہے جس میں شک وشبہ نہیں ہوسکتا۔

۳- انہی سے روایت ہے کہ بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی اختیار کرنے پر ایسا بہترین ثواب عطا کرتا ہے جو کسی دوسرے امر پر عطا نہیں کیا جاتا۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ نرم برتاؤ کو زیادہ پسند کرتا ہے اور ایسا عمل اختیار کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن نرم سلوک کرے گا۔ نرم خو شخص کے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔

۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پیروی ترک کر دیتا ہے اور وہ جماعت کو چھوڑ دیتا ہے تو پھر وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

مسئلہ: اطاعت وفرمانبرداری چھوڑنا اور جماعت سے علیحدگی کے سبب انسان گمراہ ہو جاتا ہے لہٰذا ان دونوں امور کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔

۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک عنقریب تم حصول حکومت کا لالچ کرو گے پھر وہ قیامت کے

دن تمہارے لیے پریشانی کا باعث ہوگا۔

مسئلہ: منصب' اقتدار اور حصول حکومت کی جدوجہد قیامت کے دن ندامت و پریشانی کا باعث ہوگا۔ البتہ اسلامی قانون اور نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض سے یہ جدوجہد وبال نہیں بلکہ باعث نجات ثابت ہوگی۔

القسم الثانی: العقائد والمسائل

سوال نمبر 4: عنادیہ' عندیہ' لاادریہ کے عقیدے لکھیں اور بتائیں کہ یہ کس گروہ کی شاخیں ہیں؟

جواب:

فرق ثلاثہ کا تعلق اور ان کے عقائد وافکار:

فرق ثلاثہ کا تعلق سوفسطائیہ گروہ سے ہے جو احمقوں کا ایک جتھا تھا۔ ان کے عقائد کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- عنادیہ: یہ لوگ حقائق اشیاء کے منکر تھے اور وہ حقائق اشیاء کو اوہام باطلہ اور خیالات فاسدہ قرار دیتے تھے۔ ان کے نزدیک وجود باری تعالیٰ بھی یقینی نہیں بلکہ وہمی ہے۔

۲- عندیہ: ان کا مؤقف ہے کہ حقائق اشیاء ہمارے افکار کے تابع ہیں۔ ان کا نظریہ ہے کہ ہر چیز قدیم بھی ہوسکتی ہے اور حادث بھی ہوسکتی ہے۔

۳- لاادریہ: ان کا مؤقف ہے کہ ہمیں کسی چیز کے معدوم ہونے کا یقین ہے اور نہ موجود ہونے کا' گویا ہر چیز میں شک کا وصف موجود ہے۔ حتیٰ کہ تصور شک بھی تشکیک کا شکار ہے۔ حضرت امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے تینوں فرقوں کا رد بلیغ فرمایا ہے۔

سوال نمبر 5: اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ اور استعانت کے جائز ہونے پر دلائل لکھیں؟

جواب:

اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ اور استعانت کا جواز اور دلائل:

اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ اور استعانت حاصل کرنا جائز ہے' کیونکہ ان کی امداد درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اعانت ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ سے استعانت و امداد کا ذریعہ و وسیلہ ہیں۔ اس سلسلے میں یہ مشہور روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی معاونت میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی معاونت میں ہوتا ہے۔ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: **واللہ فی عون العبد مکان العبد فی عون اخیہ** ۔(الصحیح للمسلم) ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں: **وان تستغیثوا الملھون وتھدوا الضال** (سنن ابی داؤد) (حقوق طریق بیان کرتے ہوئے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پریشان حال شخص کی امداد کرو اور گم کردہ راہ کی راہنمائی کرو۔" ان تمام روایات میں مدد کرنے کی نسبت بندے کی طرف کر کے اس کے جواز پر مہر ثبت فرما دی۔

سوال نمبر 6: کیا اللہ کے محبوب بندوں اور صالحین سے برکت حاصل کرنا جائز ہے؟

جواب:

اللہ کے محبوب بندوں اور صالحین سے حصول برکت کا ثبوت:

اللہ تعالیٰ کے مقبول و محبوب بندوں اور صالحین سے حصول برکت کا ثبوت حد تواتر کو پہنچ چکا ہے۔ اس سلسلے میں چند دلائل ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خود دیکھا حجام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک مونڈ رہا تھا جبکہ صحابہ کرام حلقہ کی شکل میں موجود تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک ان کے ہاتھ میں آ جائے۔ وہ آپ کے بالوں کو برکت اور شفاعت کی نیت سے محفوظ کرتے تھے۔ (الصحیح للمسلم)

۲- یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال مبارک اپنی ٹوپی میں سی رکھے تھے جس کی برکت سے وہ دشمن پر فتح

https://t.me/DarsiKutubPdf

حاصل کرتے تھے۔ایک جنگ کے موقع پر آپ کی ٹوپی سر سے گر گئی تو آپ نے مقابلہ کرنے کی بجائے ٹوپی تلاش کرنا شروع کر دی تا کہ وہ ان مقدس بالوں سے محروم ہونے کی وجہ سے جنگ میں ناکام نہ ہو جائیں اور بال مبارک دشمن کے ہاتھ میں نہ پہنچ جائیں۔

۳-حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سرخ خیمہ میں تشریف فرما تھے۔میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی تھا' وہ پانی حاصل کرنے کے لیے صحابہ بے تاب تھے جسے پانی کے قطرات مل جاتے وہ اپنے جسم پر خوشبو کی طرح مل لیتا تھا۔جسے میسر نہ آتا وہ دوسرے سے تری لے کے برکت حاصل کرتا تھا۔(الصحیح للبخاری)

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1: (الف): ثم المیاہ علی خمسۃ اقسام ۔

پانی کی اقسام خمسہ کے نام' تعریفات' مثالیں اور حکم تحریر کریں؟

(ب): وضو کے ارکان' وضو کا سبب' حکم دنیوی و اخروی' شروط وجوب اور شروط طہارت تحریر کریں؟

جواب: (الف): پانی کی اقسام خمسہ کے نام' تعریفات' مثالیں اور حکم:

پانی کی اقسام خمسہ کے نام' تعریفات' مثالیں اور حکم درج ذیل ہے:

۱-ماء مطلق: ایسا پانی ہے جس میں کوئی چیز مل کر اسے مقید نہ کرے۔یہ پانی پاک ہے' پاک کرنے والا ہے' اور مکروہ نہیں ہوتا مثلاً نہر' بارش یا کنویں وغیرہ کا پانی۔

۲-ماء مکروہ: یہ وہ پاک پانی ہے اور پاک کرنے والا ہے مگر مکروہ ہے۔مثلاً بلی وغیرہ کا جھوٹا پانی۔

۳-ماء مستعمل: یہ وہ پانی ہے جو حدث دور کرنے یا حصول ثواب کی غرض سے استعمال کیا گیا ہو مثلاً وضو ہونے کی صورت میں وضو جدید کے لیے استعمال کیا ہوا پانی۔یہ پاک تو ہے لیکن آگے پاک کرنے والا نہیں ہے۔

۴-ماء نجس: یہ وہ پانی ہے جس میں نجاست گر جائے' قلیل ہو اور ٹھہرا ہوا ہو۔یہ پانی ناپاک ہے۔

۵- ماءِ مشکوک: یہ وہ پانی ہے جس کے پاک یا نجس ہونے میں شک ہو مثلاً گدھے کا جھوٹا پانی۔

(ب) ارکانِ وضو:

ارکانِ وضو یا فرائضِ وضو درج ذیل ہیں:

۱- تمام چہرے کو دھونا: طول کے لحاظ سے کان کی ایک لو سے لے کر دوسری لو تک جبکہ عرض کے اعتبار سے پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ایک بار دھونا۔

۲- دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

۳- دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا۔

۴- چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

وضو کا سبب:

وضو کا دنیوی سبب یہ ہے کہ نجاست حقیقی یا حکمی کو دور کرنا اور آلہ طہارت حاصل کرنا جس کے بغیر عبادت مقصودہ جائز نہ ہوتی۔ اس کا اخروی سبب محض اجر و ثواب کا حصول ہے۔

شروطِ وجوب:

اس کے واجب ہونے کی شرائط آٹھ ہیں:

(۱) عاقل ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) مسلمان ہونا (۴) پانی کے استعمال پر قدرت حاصل ہونا (۵) حیض کا ختم ہونا (۶) نفاس کا ختم ہونا (۷) حدث کا پایا جانا (۸) نماز کے وقت کا تنگ ہونا۔

شروطِ طہارت:

صحت وضو کی شرائط تین ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱)- اعضاء وضو پر پانی کا بہانا۔

(۲)- وضو کے منافی چیز کا ختم ہو جانا مثلاً حیض، نفاس، دم مسفوح اور حدث وغیرہ۔

(۳)- جو چیز جسم تک پانی پہنچنے کے لیے رکاوٹ بن سکتی ہو اس کا دور ہونا مثلاً چربی، موم اور لک وغیرہ۔

سوال نمبر 2: (الف): حیض، نفاس، استحاضہ اور طہر کی تعریفات اور مدتیں قلم بند کریں؟

(ب): تنقسم النجاسة الی قسمین غلیظة و خفیفة۔

دونوں قسموں کی تعریفات مع امثلہ اور حکم بیان کریں؟

(ج): نور الایضاح کی روشنی میں نماز کے اوقات خمسہ تحریر فرمائیں؟

جواب: (الف):

حیض، نفاس، استحاضہ اور طہر کی تعریفات اور مدتیں:

۱- حیض: یہ وہ خون ہے جو ہر بالغہ غیر حاملہ عورت کو مقام مخصوصہ سے ہر مہینے آتا ہے۔ اس کی کم از کم مدت تین ایام اور میانی مدت پانچ ایام جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

۲- نفاس: یہ وہ خون ہے جو عورت کو بچہ کی پیدائش کے بعد مقام مخصوصہ سے آتا ہے۔ اس کی کم کوئی مدت متعین نہیں لیکن زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

۳- استحاضہ: یہ وہ خون ہے جو حیض کی شکل میں تین ایام سے کم آ کر رک جائے یا دس دنوں سے زیادہ آئے۔ نفاس کی صورت میں چالیس ایام کے بعد بھی آتا رہے۔ حیض کا خون دو دن آ کر ختم ہو گیا یا دس دنوں کے بعد آئے یا نفاس کی صورت میں چالیس ایام کے بعد آنے والا خون "استحاضہ" کہلاتا ہے۔ جس عورت کے ایام حیض متعین ہوں تو ان دنوں سے کم آ کر رکنے والا یا زیادہ دنوں میں آنے والا خون بھی استحاضہ کہلائے گا۔

(ب): اقسامِ نجاست:

عربی عبارت کا ترجمہ ہے: نجاست کی دو اقسام ہیں:

(ا)۔نجاست غلیظہ'(۲)۔نجاست خفیفہ۔دونوں کی تعریفات' امثلہ اور حکم درج ذیل ہے۔

۱۔نجاست غلیظہ: سخت یا جسم دار نجاست کو کہا جاتا ہے۔مثلاً مردار کا گوشت' خون اور پاخانہ وغیرہ۔نجاست غلیظہ ایک درہم کا انداز معاف ہے۔

۲۔نجاست خفیفہ: یہ وہ نجاست ہے جس کا حکم اتنا سخت نہ ہو مثلاً گھوڑے کا پیشاب ماکول اللحم جانور کا پیشاب اور ایسے پرندوں کی بیٹ جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کسی عضو یا کپڑے کے چوتھائی حصہ تک لگ جائے تو معاف ہے۔

(ج)۔نماز کے اوقات خمسہ:

کتاب ''نورالایضاح'' کی روشنی میں نماز کے اوقات خمسہ درج ذیل ہیں:

۱۔فجر کا وقت: صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک نماز فجر کا وقت ہے۔ہر موسم میں نماز فجر تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے۔

۲۔نماز ظہر کا وقت: نصف النہار یعنی زوال کے بعد سے لے کر اصلی سایہ کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دگنا ہونے تک باقی رہتا ہے۔نماز ظہر موسم گرما میں تاخیر سے اور موسم سرما میں تعجیل سے پڑھنا مستحب ہے۔

۳۔نماز عصر کا وقت: اصلی سایہ کے علاوہ ہر چیز کا سایہ ڈبل ہونے سے لے کر غروب آفتاب تک نماز عصر کا وقت ہے۔نماز عصر ہر موسم میں تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے۔

۴۔نماز مغرب کا وقت: غروب آفتاب سے لے کر سرخ شفق کے غروب ہونے تک نماز مغرب ہے۔نماز مغرب کی ادائیگی میں ہر موسم میں تعجیل سے کام لینا مستحب ہے۔

۵۔نماز عشاء کا وقت: غروب شفق سے لے کر صبح صادق تک نماز عشاء کا وقت ہے۔

سوال نمبر3: درج ذیل کی وضاحت فرمائیں؟

(ا) سات مکروہات نماز'(۲) سات مفسادات نماز'(۳) اوقات مکروہہ'(۴) عورتوں کے لیے فی زمانہ زیارت قبور'(۵) روزہ کی اقسام (۶) مصارف زکوٰۃ'

(۷) شرائط حج'(۸) نماز جنازہ کا حکم اور شرائط۔

جواب: ا:۔سات مکروہات نماز: (ا) کپڑے کو لپیٹنا'(۲) بلا عذر چوکڑی مار کر بیٹھنا'(۳) عمداً کسی واجب یا سنت کو ترک کرنا'(۴) دوران نماز آنکھیں بند کرنا'(۵) جمائی لینا'(۶) عمداً خوشبو سونگھنا'(۷) کپڑا لٹکانا۔

۲: سات مفسدات نماز: (ا) قبلہ کی طرف سے سینہ پھیرنا'(۲) عمل کثیر'(۳) دوران نماز گفتگو کرنا خواہ سہواً ہو(۴) مصافحہ کرتے ہوئے زبان سے سلام کا جواب دینا'(۵) سلام کی نیت سے لفظ ''السلام'' استعمال کرنا'(۶) لوگوں کے کلام سے مشابہ الفاظ سے دعا مانگنا'(۷) منہ کے اندر یا باہر سے کوئی چیز کھانا خواہ قلیل مقدار میں ہو۔

۳: اوقات مکروھہ: اوقات مکروہہ تین ہیں جن میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے:

۱۔طلوع آفتاب کے وقت

۲۔غروب آفتاب کے وقت

۳۔زوال کے وقت

ان اوقات میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔البتہ جو عبادت ان اوقات میں واجب ہوئی ہو وہ کراہت کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے۔مثلاً آیت سجدہ تلاوت کی یا جنازہ حاضر ہونے پر نماز جنازہ ادا کرنا۔

درج ذیل تین اوقات میں نوافل ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے:

۱۔از صبح صادق تا طلوع آفتاب سوائے فجر کی سنت کے۔

۲۔نماز عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک۔

۳۔ جب امام جمعہ کا خطبہ دینے کے لیے برآمد ہو۔

۴۔عورتوں کا فی زمانہ زیارت قبول کے لیے جانا: اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔بعض علماء نے جواز کا فتویٰ جاری کیا ہے اور بعض نے ممانعت کا۔جمہور علماء وفقہاء کے نزدیک عورتوں کا زیارت قبور کے لیے جانا منع و ناجائز ہے۔حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔قبور پر سورہ یٰسین پڑھنا مستحب ہے۔حدیث میں ہے کہ جو

شخص قبرستان میں داخل ہوتے وقت سورہ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ دس دن تک اہل قبول کے لیے آسانی پیدا کر دیتا ہے اور اصحاب قبور کی تعداد کے مطابق نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ قبور پر بیٹھنا' پاؤں سے روندنا اور ان پر قضاء حاجت کرنا مکروہ ہے۔

۵: اقسام روزہ: روزہ کی چھ اقسام ہیں:

(۱)۔صوم فرض: رمضان المبارک کا ادا یا قضاء روزہ۔

(۲)۔صوم واجب: کفارہ' نذر کا روزہ اور نفلی روزہ توڑا تو اس کی قضاء واجب ہے۔

(۳)۔صوم سنت: یوم عاشورہ اور ایام بیض کا روزہ۔

(۴)۔صوم مستحب: ہر پیر اور جمعہ کے دن روزہ رکھنا۔

(۵)۔صوم نفلی: مذکورہ روزوں کے علاوہ جن کا مکروہ ہونا ثابت نہ ہو۔

(۶)۔(الف): صوم مکروہ تنزیہی: نیروز' مرجان' صرف جمعہ اور صرف پیر کے دن روزہ رکھنا۔

(ب): مکروہ تحریمی: عیدین اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

۶: مصارف زکوٰۃ: قرآن کریم میں جو مصارف زکوٰۃ بیان کیے گئے ہیں وہ سات ہیں:

۱۔فقیر: جس کے پاس اتنا مال ہو جو نصاب کے مطابق نہ ہو خواہ وہ خود تندرست ہو۔

۲۔مسکین: وہ شخص ہے جس کے پاس ایک وقت کا بھی کھانا نہ ہو۔

۳۔مکاتب: یعنی غلام آزاد کرانے کے لیے (جو فی زمانہ نہیں ہے۔)

۴۔مدیون: جس پر قرضہ موجود ہو لیکن وہ ادا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔

۵۔فی سبیل اللہ: وہ شخص ہے جو اعلاء کلمۃ الحق کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔

۶۔ابن السبیل: ایسا مسافر جس کے پاس مال نہ ہو مگر وطن میں اس کے پاس دولت ہو۔

۷: عاملین: وہ لوگ جن کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا گیا ہو۔

۷: شرائط حج: شرائط حج آٹھ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) وقت (۵) آزادی (۶) زاد راہ کا مالک ہونا (۷) سواری پر قدرت ہونا (۸) جو شخص دار الحرب میں مسلمان ہوا ہو تو اس کے لیے فرضیت حج کا علم ہونا۔

وجوب اداء حج کی پانچ شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) جسم کا تندرست ہونا' (۲) راستہ پر امن ہونا' (۳) راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہونا' (۴) عورت کا ایام عدت میں نہ ہونا' (۵) عورت کے ساتھ شوہر یا اس کے محرم کا ہونا: مثلاً باپ' بھائی اور بیٹا وغیرہ۔

۸: نماز جنازہ کی شرائط وحکم: نماز جنازہ ادا کرنا فرض کفایہ ہے۔ اس کے ارکان دو ہیں: (۱) تکبیرات اربعہ' (۲) قیام۔

شرائط جنازہ چھ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) میت کا مسلمان ہونا' (۲) میت کا پاک ہونا' (۳) میت کا سامنے ہونا' (۴) نماز پڑھنے والے کا زمین پر ہونا' (۵) میت کا اکثر حصہ موجود ہونا' (۶) میت کا چارپائی کی صورت میں زمین پر ہونا۔

حصہ ثانیہ: اصول فقہ

سوال نمبر 4: (الف) اصول فقہ کی تعریف' موضوع' غرض اور نام تحریر کریں؟

(ب): خاص اور اس کی اقسام مع امثلہ تحریر فرمائیں؟

جواب: (الف): اصول فقہ کی تعریف' موضوع' غرض اور نام درج ذیل ہیں:

تعریف:

اصول فقہ وہ علم ہے جس میں احکام ثابت کرنے کے لیے دلائل کی بحث کی جاتی ہے۔

موضوع:

احکام شریعہ اوران کے دلائل اس علم کا موضوع ہے۔

غرض وغایت:

شریعت کے احکام فرعیہ کو دلائل سے ثابت کرنا' اس علم کی غرض وغایت ہے۔

نام: اصول فقہ کی بنیاد چار امور پر ہے: (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۳) اجماع (۴) قیاس۔

(ب): خاص' اس کی اقسام اور امثلہ:

وہ لفظ ہے جو معنی معلوم یا مسمی معلوم کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ اس کی تین اقسام ہیں:

۱- تخصیص فرد مثلاً: زَیْدٌ۔

۲- تخصیص نوع مثلاً: رَجُلٌ۔

۳- تخصیص جنس مثلاً: اِنْسَانٌ۔

سوال نمبر 5: حقیقت ومجاز اور اقسام حقیقت کی تعریفات مع امثلہ قلم بند فرمائیں؟

جواب:

حقیقت ومجاز اور اقسام کی تعریفات وامثلہ:

حقیقت: ایسا لفظ ہے جو کسی واضع لغت نے کسی چیز کے لیے وضع کیا ہو مثلاً تخصیص فرد مثلاً لفظ ''اسد'' ایک خاص اور شان وشوکت والے جانور کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

اقسام حقیقت: اقسام حقیقت تین ہیں جو درج ذیل ہے:

۱- حقیقب متعذرہ: حقیقت کے ایسے معنی مراد لینا جس پر عمل کرنا دشوار ہو مثال کے طور پر ایک شخص کہے کہ میں ہنڈیا نہیں کھا سکتا تو حقیقی معنی بالکل ہنڈیا کھانا مراد ہے مگر ہنڈیا کھانا دشوار ہے لہٰذا یہ حقیقت متعذرہ ہوئی۔

۲- حقیقت مہجورہ: لفظ سے ایسے حقیقی معنی مراد لینا جس پر عمل کرنا لوگوں نے ترک کر

دیا ہو مثلاً کوئی شخص کہے کہ میں فلاں کے گھر میں قدم نہیں رکھوں گا۔ تو حقیقی معنی گھر میں پاؤں رکھنا ہے مگر عرف میں اس سے مراد ''دخول دار'' ہے اور قدم رکھنا' متروک ہو چکا ہے۔

۳- حقیقت مستعملہ: لفظ کے ایسے معنی مراد لینا جس پر عمل کرنا ممکن ہو مگر مجازی معنی مراد لینا بھی جائز ہو مثال کے طور پر کوئی شخص کہے کہ وہ گندم نہیں کھائے گا۔ اس کے حقیقی معنی گندم کے دانے کھانا ہے، جبکہ مجازی معنی آٹا یا ستو مراد ہے۔ اس طرح یہ دونوں معنی مستعمل ہیں۔

مجاز: کسی لفظ کو اس کے غیر وضعی معنی کے لیے استعمال کیا جائے۔ مثلاً ''اسد'' بول کر رجل شجاع و (بہادر آدمی) مراد لینا ہے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل کی وضاحت کریں؟

۱- باعتبار ثبوت حدیث کی اقسام' (۲) خبر واحد کن مقامات پر اعمال میں حجت ہے' (۳) اجماع کی تعریف واقسام' (۴) صحت قیاس کی شرائط' (۵) مامورات شرعیہ' (۶) رخصت اور اس کی اقسام' (۷) حرف فی' (۸) متعلقات نصوص۔

جواب: (۱) باعتبار ثبوت' حدیث کی اقسام: ثبوت کے اعتبار سے حدیث کی تین اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- حدیث متواتر: یہ وہ حدیث ہے جسے ایک جماعت دوسری جماعت سے نقل کرتی آ رہی ہو اور جماعت کے افراد اتنے کثیر ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق محال ہو اور یہ سلسلہ ہر دور میں ہو حتیٰ کہ ہم تک پہنچ گیا ہو۔ مثلاً قرآن کریم کا منقل ہونا' مقدار زکوٰۃ اور تعداد رکعات نماز وغیرہ۔

۲- حدیث مشہور: یہ وہ حدیث ہے جو دور اول میں تو خبر واحد کی مثل ہو مگر دوسرے اور تیسرے دور میں مشہور کی شکل اختیار کرے اور امت متفقہ طور پر اسے قبول کرلے یہاں کے تواتر کے درجہ میں پہنچ کر ہمیں موصول ہو جائے۔ مثلاً شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا اور موزوں پر مسح کرنا وغیرہ۔

۳- خبر واحد: یہ وہ حدیث ہے جسے ہر دور میں ایک راوی' ایک راوی سے یا ایک

جماعت، ایک جماعت سے نقل کرتی آ رہی ہو۔اس میں تعداد افراد کا کوئی اعتبار نہیں ہے حتیٰ کہ وہ مشہور کے درجہ میں پہنچ جائے۔

۲: خبر واحد اعمال میں حجت ہے: خبر واحد چار مقامات، اعمال میں حجت ہوسکتی ہے اور وہ مقامات اربعہ درجہ ذیل ہیں:

(i)-محض اللہ تعالیٰ کا حق جو سزا سے متعلق ہو مثال کے طور پر رمضان کے چاند کی گواہی۔

(ii)-محض بندے کا حق جس میں دوسرے پر کوئی چیز ضروری قرار پاتی ہو مثلاً دولت وغیرہ میں تنازع۔

(iii)-محض بندے کا حق جس میں دوسری پر کوئی چیز لازم نہ ہوتی ہو مثال جیسے معاملات۔

(iv)-محض بندے کا حق جس میں کوئی چیز بندے پر لازم ہوتی ہو مثلاً کسی شخص کو منصب سے معزول کرنا۔

3: اجماع کی تعریف اور اس کی اقسام: لفظ اجماع کا لغوی معنی اتفاق ہونا، جمع ہونا ہے۔ اصطلاحی معنی ہے کہ ہر دور کے مجتہد علماء اہل سنت کا کسی ایک حکم پر متفق ہونا۔ اجماع کی دو اقسام ہیں:

۱-سندی اجماع: کسی حکم پر ایک زمانہ کے ممتاز فقہاء کا اتفاق کرنا، سندی اجماع ہے۔

۲-مذہبی اجماع: کسی حکم پر ایک زمانہ کے بعض فقہاء کا متفق ہونا، مذہبی اجماع کہلاتا ہے۔

۴: صحت قیاس کی شرائط: صحت قیاس کی پانچ شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں:

(i)-قیاس کا نص (حکم قرآن یا حکم حدیث) کے مقابل ہونا۔

(ii)-قیاس سے نص کا حکم تبدیل نہ ہوتا ہو۔

(iii)-اصل سے فرع کی طرف منتقل ہونے والا حکم خلاف عقل نہ ہو۔

(iv)-علت کسی لغوی بات کے لیے نہ ہو بلکہ شرعی حکم کے لیے ہو۔

(v)-فرع کے بارے میں کوئی نص وارد نہ ہو۔

۵: مامورات شرعیہ: مامورات شرعیہ چار ہیں جو درج ذیل ہیں:

i-فرض: لفظ فرض کا لغوی معنی حصہ اور اندازہ کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر شریعت کے مقرر کردہ احکام پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہ دلیل قطعی سے ثابت ہوتا ہے، اس پر اعتقاد و عمل دونوں ضروری ہوتے ہیں۔ اس کا انکار کفر ہے۔

ii-واجب: لفظ واجب کا لغوی معنی سقوط کے ہیں۔ اصطلاحی معنی ہے کہ انسان پر اس کی مرضی کے خلاف کوئی چیز لازم کر دینا۔ یہ دلیل قطعی سے نہیں بلکہ دلیل ظنی سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کا اعتقاد ضروری نہیں ہے بلکہ عمل ضروری ہوتا ہے۔ اس کا انکار گمراہی ہے۔

iii-سنت: لفظ ''سنت'' کا لغوی ہے راستہ، طریقہ۔ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد ایسا عمل ہے جو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معمولات کا حصہ بنا رہا ہو۔ اس پر عمل کا انسان سے مطالبہ ہوسکتا ہے اور کسی عذر کے بغیر اسے ترک کرنا قابل مذمت ہے۔

iv-نفل: لفظ نفل کا لغوی معنی زائد، زیادہ کے ہیں۔ شریعت میں ایسے عمل کو کہا جاتا ہے جس کا کرنا باعث اجر ہو اور اس کے ترک پر مؤاخذہ نہ ہو۔ اسے تطوع بھی کہا جاتا ہے۔

۶: رخصت اور اس کی اقسام: لفظ ''رخصت'' کا لغوی معنی آسانی و سہولت کے ہیں۔ شرعی معنی ہے کسی مشکل حکم کو آسانی یا سہولت کی طرف پھیر دینا مثلاً حالت سفر میں رمضان کے روزوں کو بعد از رمضان ادا کرنا وغیرہ۔

رخصت کی دو اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱)- رخصت کے باوجود اس کی حرمت باقی ہو مثال کے طور پر کسی شخص کو کلمہ کفر ادا کرنے کے لیے مجبور کیا جائے اور اس بارے میں اسے قتل کی دھمکی بھی دی جائے۔ جان بچانے کے لیے وہ کلمہ کفر کہہ سکتا ہے بشرطیکہ قلبی طور پر کلمہ طیبہ پر اس کا اتفاق و یقین ہو۔ اگر وہ ایسی صورتحال میں کلمہ کفر نہ کہے گا اور قتل کیا گیا تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔

(۲)- رخصت کے باعث فعل کی صفت تبدیل ہوجائے۔ مثلاً شدید بھوک کی

حالت میں کسی کا حرام چیز کھانا' رخصت ہے۔ اگر وہ رخصت پر عمل نہ کرے بلکہ عزیمت پر عمل کرے تو اجر وثواب کا حقدار ہوگا۔ اگر حرام چیز کو استعمال میں لاتا ہے تو بھی جائز ہے۔

۷-حرف فی: حرف فی حروف جارہ میں سے ایک ہے جو ظرفیت کے لیے آتا ہے۔

ظرف کی دو اقسام ہیں:

(۱)-ظرف مکان: جس کا تعلق مقام ومکان سے ہو مثلاً یوں کہا جائے: اشتريت ثوبا في منديل 'میں نے رومال میں کپڑا خریدا۔ اس مثال میں حرف فی ظرف مکان کے لیے ہے۔

(۲)-ظرف زمان: جس کا تعلق زمانہ کے ساتھ ہو مثلاً شوہر نے اپنی بیوی سے کہا: انت طاق فی غد ۔ تجھے کل طلاق ہے۔ یہاں حرف فی ظرف زمان کے لیے ہے۔ اسی طرح یہ مثال ہے کہ شوہر نے اپنی بیوی سے یوں کہا: انت طالق فی دخولك الدار ۔ گھر میں داخل ہونے پر تجھے طلاق ہے۔

یہاں حرف فی مصدر پر داخل ہوا ہے جو شرط کے معنی میں ہے کیونکہ یہ قانون ہے کہ حرف فی مصدر پر داخل ہو تو شرط کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۸-متعلقات نصوص: کسی بھی لفظ کے معنی پر دلالت چار طریقوں سے ہوسکتی ہے۔ جنہیں متعلقات نصوص کہا جاتا ہے۔ وہ چار طریقے درج ذیل ہیں:

(۱)-عبارت النص: جب کسی لفظ کی دلالت ایسے معنی پر ہو جس کے لیے متکلم نے کلام چلائی گئی ہو تو اسے ''عمارۃ النص'' کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم ۔ (القرآن) (مال غنیمت ان فقراء اور مہاجرین کے لیے جن کو ان کے گھروں سے باہر نکالا گیا۔) اس عبارت کا مقصد مال غنیمت کے حقدار لوگوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ اس طرح مستحقین مال غنیمت کے حوالے سے آیت ''عبارۃ النص'' ہے۔

(۲)-اشارۃ النص: کسی لفظ کا ایسے معنی مراد لینا جس کے لیے کلام چلائی نہ گئی ہو بلکہ اس سے اشارۃً وہ سمجھا جا رہا ہو مثلاً آیت مذکورہ سے یہ مطلب اخذ کرنا کہ اگر کفار کو

مسلمانوں کے مال پر قبضہ حاصل ہو جائے تو ان کی ملکیت ثابت ہو جاتی ہے۔ یہ ''اشارۃ النص'' ہے۔

(۳)-دلالۃ النص: کسی لفظ سے ایسا معنی مراد لینا جس سے معلوم ہونے والا حکم لغوی اعتبار سے منصوص علیہ کی علت بن سکتا ہو مثلاً ارشاد ربانی ہے: ولا تقل لهما اف ولا تنهرهما ۔ (القرآن) (اور تم والدین کو اف تک نہ کہو اور نہ انہیں ڈانٹو۔) اس آیت کو سن کر انسان فوراً معلوم کر لیتا ہے کہ والدین کو اف تک کہنا بے ادبی میں شامل ہے' کیونکہ اس سے انہیں ذہنی طور پر اذیت ہوتی ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انہیں مارنا بھی حرام وگناہ ہے۔ یہ ''دلالۃ النص'' ہے۔

(۴)-اقتضاء النص: ''عبارۃ النص'' کا ایسا مفہوم مراد لینا جو اس کا تقاضا ہو کیونکہ اس کے بغیر عبارت النص کا مفہوم واضح نہ ہو سکتا ہو مثلاً ایک شخص دوسرے سے یوں مخاطب ہو: اعتق عبدك عني بالف درهم : (تم اپنے غلام کو میری طرف سے ایک ہزار درہم کے عوض آزاد کر دو۔) اس عبارت سے ''اقتضاء النص'' کے طور پر غلام کا خریدنا ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ جب تک قائل اسے خرید کر مالک نہیں بنے گا تو اسے آزاد بھی نہیں کر سکے گا۔

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء

چوتھا پرچہ: صرف

سوال نمبر ۱: (الف): فعل ماضی معروف کی گردان لفظ ضَرَبَ سے تحریر کریں۔ نیز ماضی اور مضارع کے صیغوں میں اگر کوئی فرق ہے تو اس کو نمایاں کر کے تحریر کریں؟

(ب): شش اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج): ثلاثی مجرد کے کل کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں، تفصیل لکھ کر کسی ایک باب کی صرف صغیر تحریر کریں؟

جواب: (الف):

گردان فعل ماضی مطلق مثبت معروف صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ:

گردان	معنی	صیغہ
ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے	واحد مذکر غائب
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	تثنیہ مذکر غائب
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے	جمع مذکر غائب
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	واحد مؤنث غائب
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے	تثنیہ مؤنث غائب
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	جمع مؤنث غائب
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے	واحد مذکر حاضر
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے	تثنیہ مذکر حاضر
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	جمع مذکر حاضر
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے	واحد مؤنث حاضر
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے	جمع مؤنث حاضر
ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	واحد متکلم
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

فعل ماضی اور فعل مضارع کے صیغوں میں فرق:

فعل ماضی کے کل تیرہ صیغے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تین مذکر غائب (واحد، تثنیہ اور جمع) تین مؤنث غائب، تین مذکر حاضر، دو مؤنث حاضر اور دو متکلم کے کل تیرہ صیغے ہوئے۔

نوٹ: صیغہ تثنیہ مذکر حاضر اور صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر دونوں کے لیے صرف ایک صیغہ استعمال ہوتا ہے اس طرح فعل ماضی مطلق کے کل تیرہ صیغے ہوئے۔

فعل مضارع کے کل گیارہ صیغے آتے ہیں۔ وہ اس طرح کے تضرب صیغہ واحد مؤنث غائب اور صیغہ واحد مذکر حاضر کے لیے مشترک صرف ایک صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ تضربان صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر اور صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر کے لیے ایک صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ اس طرح فعل مضارع کے کل گیارہ صیغے ہوئے۔

(ب): شش اقسام مع امثلہ:

شش اقسام مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱- ثلاثی مجرد: وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں مثلاً ضَرَبَ۔ ضَرْبٌ۔

۲- ثلاثی مزید فیہ: وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین اصلی حروف کے علاوہ زائد بھی ہوں۔ مثلاً اِجْتَنَبَ زَمَانٌ۔

۳- رباعی مجرد: وہ اسم یا فعل ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں مثلاً دَحْرَجَ، جَعْفَرٌ۔

۴- رباعی مزید فیہ: وہ اسم یا فعل جس میں چار حروف اصلی کے علاوہ زائد بھی ہوں مثلاً تَدَحْرَجَ، قِنْدِیْلٌ۔

۵-خماسی مجرد: وہ اسم ہے جس میں پانچ حروف اصلی ہوں۔ مثلاً جَحْمَرِشٌ۔

۶-خماسی مزید فیہ: وہ اسم ہے جس میں پانچ اصلی حروف کے علاوہ زائد بھی ہو مثلاً فَنْدَرِیْسٌ۔

(ج)-ثلاثی مجرد کے کل ابواب: فعل ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- ضَرَبَ یَضْرِبُ: ماضی مفتوح العین اور مضارع مکسور العین۔

۲- نَصَرَ۔ یَنْصُرُ: ماضی مفتوح العین اور مضارع مضموم العین۔

۳-سَمِعَ۔ یَسْمَعُ: ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین۔

۴- فَتَحَ۔ یَفْتَحُ: ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین۔

۵- حَسِبَ یَحْسِبُ: ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین۔

۶- کَرُمَ۔ یَکْرُمُ: ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب ضرب یضرب:

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ لَا یَضْرِبُ لَایُضْرَبُ لَنْ یَضْرِبَ لَنْ یُضْرَبَ الامر منه اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ والنهی عنه لَاتَضْرِبْ لَاتُضْرَبْ لَایَضْرِبْ لَایُضْرَبْ الظرف منه مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضَارِبُ وَ مُضَیْرِبَةٌ والألة الصغری منه مِضْرَبٌ مِضْرَبَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبٌ والا لة الوسطی منه مِضْرَبَةٌ مِضْرَبَتَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبَةٌ والألة الکبری منه مِضْرَابٌ مِضْرَابَانِ مَضَارِیْبُ مُضَیْرِبٌ وَ مُضَیْرِیْبَةٌ افعل التفضیل المذکر

منه اَضْرَبُ اَضْرَبَانِ اَضْرَبُوْنَ اَضَارِبُ اُضَیْرِبُ والمؤنث منه ضُرْبٰی ضُرْبَیَانِ ضُرْبَیَاتٌ ضُرَبٌ وَضُرَیْبٰی و فعل التعجب منه مَا اَضْرَبَهٗ وَاَضْرِبْ بِهٖ ضَرُبَ یا ضَرُبَتْ۔

سوال نمبر 2: (الف): رباعی مجرد کے ابواب کی علامات تحریر کریں اور مثالیں دیں؟

(ب): امر حاضر معروف "مدّ" کو کتنی صورتوں میں پڑھ سکتی ہیں؟ نیز درج ذیل صیغے حل کریں؟

کَرُمُوْا، حَسِبْتُ، حَمِدْنَا۔

(ج): علم الصیغہ میں ثلاثی مجرد کے مصادر کی تعداد کیا ہے؟ صرف پانچ مصادر مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف):

رباعی مجرد کے ابواب اور علامات مع امثلہ:

رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی میں چار حروف ہوتے ہیں اور دوسری علامت یہ ہے فعل مضارع معروف میں بھی حروف مضارع پر ضمہ ہوتا ہے مثلاً بَعْثَرَةٌ، بَعْثَرَ، یُبَعْثِرُ۔ (ابھارنا، برانگیختہ کرنا)۔

ملحق برباعی مجرد کے سات ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- فَعْلَلَةٌ جیسے جَلْبَبَةٌ۔ (چادر اوڑھنا) اس میں لام کلمہ تکرار سے ہے۔

۲- فَعْوَلَةٌ جیسے سَرْوَلَةٌ۔ (شلوار پہننا) اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ کا اضافہ ہے۔

۳-فَیْعَلَةٌ جیسے صَیْطَرَةٌ۔ (متعین ہونا) اس میں فاء کلمہ کے بعد یاء کا اضافہ ہے۔

۴- فَعْیَلَةٌ جیسے شَرْیَفَةٌ۔ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کو کاٹنا) اس میں عین کلمہ کے بعد یاء کا اضافہ ہے۔

۵-فَوْعَلَةٌ جیسے جَوْرَبَةٌ۔ (جراب پہننا) اس میں فاء کلمہ کے بعد واؤ کا اضافہ ہے۔

۶- فَعْنَلَةٌ جیسے قَلْنَسَةٌ۔ (ٹوپی پہننا) اس میں عین کلمہ کے بعد نون کا اضافہ ہے۔

۷- فَعَلَاةٌ جیسے قَلْسَاةٌ۔ (ٹوپی پہننا) اس میں لام کلمہ کے بعد یاء کا اضافہ ہے۔

(ب): مد کی صورتیں:

لفظ مد۔ امر حاضر معروف کی صورت میں چار طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے:

۱- مدغم فیہ کے فتح کے ساتھ جیسے مُدَّ۔ اس لیے کہ خفیف ترین حرکت فتح ہے۔

۲- مدغم فیہ کے کسرہ کے ساتھ جیسے مُدِّ۔ اس لیے کہ اصل میں سکون ہے اور سکون کو کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے۔

۳- مدغم فیہ کے ضمہ کے ساتھ جیسے مُدُّ۔ ماقبل کی حرکت کے تابع کرتے ہوئے۔

۴- مدغم کے سکون کے ساتھ جیسے اُمْدُدْ۔ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے اور ترک ادغام کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

صیغوں کی پہچان:

مطلوبہ صیغوں کی پہچان درج ذیل ہے:

۱- کَرُمُوْا: صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مطلق معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعُلَ یَفْعُلُ۔ ان سب نے عزت کی۔

۲- حَسِبْتُ: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مطلق معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعِلَ یَفْعِلُ۔ گمان کرنا۔

۳- حَمِدْنَا: صیغہ جمع متکلم فعل ماضی مطلق معلوم صحیح از باب فَعِلَ یَفْعَلُ۔ تعریف کرنا۔

(ج)- ثلاثی مجرد کے مصادر کی تعداد:

کتاب علم الصیغہ میں ثلاثی مجرد کے مصادر کی کل تعداد چالیس بیان کی گئی ہے۔ پانچ مصادر اور ان کی مثالیں درج ذیل ہیں:

۱- فَعْلٌ قَتْلٌ: (قتل کرنا)

۲- فِعْلٌ جیسے فِسْقٌ: (نافرمانی کرنا)

۳- فَعْلٰی جیسے دَعْوٰی: (طلب کرنا)

۴- فَعْلَةٌ جیسے رَحْمَةٌ: (بہت مہربان ہونا)

۵- فَعَلَانٌ جیسے لَیَّانٌ: (قرض کی واپسی میں دیر کرنا)

سوال نمبر 3: (الف): مہموز کے قواعد میں سے کوئی دو قاعدے مع امثلہ تحریر کریں؟ نیز درج ذیل صیغوں کے ششم اقسام اور ہفت اقسام بتائیں: (۱) وَصَفَ (۲) خَصَّ، (۳) یَسَرَ۔

(ب): ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق اور ثلاثی مزید فیہ ملحق میں کیا فرق ہے نیز غیر ملحق کا دوسرا نام بھی تحریر کریں؟

(ج): درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟

اسم مفعول، اسم آلہ، صفت مشبہ، اسم ظرف۔

جواب: (الف):

مہموز کی تعریف اور اس کے قواعد:

مہموز وہ کلمہ ہے جس کے فاء، عین یا لام کی جگہ میں ہمزہ ہو مثلاً اَمَرَ۔ اَمْرٌ۔ اس کے چند قواعد درج ذیل ہیں:

قاعدہ نمبر ۱: جو ہمزہ ساکنہ منفردہ ہو، اسے ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے مثلاً: رَاسٌ، زِیْبًا، بُوْسٌ جو اصل میں رَأْسٌ، زِئْبٌ اور بُؤْسٌ تھے۔

قاعدہ نمبر ۲: ایک کلمہ میں دو ہمزے اکٹھے آ جائیں جبکہ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔ مثلاً: اٰمَنَ، اُوْمِنَ اور اِیْمَانًا جو اصل میں أَأْمَنَ، أُؤْمِنَ اور إِءْمَانًا تھے۔

مندرجہ بالا صیغوں کے شش اقسام اور ہفت اقسام:

مندرجہ صیغوں کے شش اقسام اور ہفت اقسام درج ذیل ہیں:

۱- وَصَفَ: یہ شش اقسام سے ثلاثی مجرد اور ہفت اقسام سے مثال واوی ہے۔

https://t.me/DarsiKutubPdf

۲-خَصَّ: یہ شش اقسام سے ثلاثی مجرد اور ہفت اقسام سے مضاعف ثلاثی ہے۔

۳-یَسَرَ: یہ شش اقسام سے ثلاثی مجرد اور ہفت اقسام سے مثالی یائی ہے۔

(ب): ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق اور ثلاثی مزید فیہ ملحق میں فرق:

غیر ملحق وہ کلمہ ہے جس میں حرف زائد ہونے کے باوجود رباعی کے وزن پر نہ ہو مثلاً اِجْتَنَبَ یا وہ رباعی کے وزن پر تو ہو لیکن ملحق بہ کے معنی کے سوا دوسرے معنی کا بھی حامل ہو مثلاً اَکْرَمَ جَوْدَ حَرَجَ بَرُبَاعِی کے وزن پر ہونے کے باوجود اپنے خاصہ تعدیہ کو بھی ملتزم ہے۔کلمہ غیر ملحق کا دوسرا نام مطلق بھی ہے۔

ملحق وہ کلمہ ہے جس میں حرف زائد ہونے کے بعد رباعی کے وزن پر ہو اور باب ملحق بہ اپنے علاوہ دوسرے معنی کا حامل نہ ہو مثلاً جَلْبَبَ جو حرف زائد سے قبل جَلَبَ تھا اور ایک حرف کے اضافہ سے دَحْرَجَ کے وزن پر ہو گیا۔

(ج): اصطلاحات صرفیہ کی تعریفات مع امثلہ:

مندرجہ بالا اصطلاحات صرفیہ کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱-اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو مثلاً مَنْصُوْرٌ ۔(مدد کیا ہوا۔)

۲-اسم آلہ: وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کرنے کا ذریعہ ہو مثلاً مِنْصَرٌ: (مدد کرنے کا آلہ)

۳-صفت مشبہ: وہ اسم مشتق ہے جو فعل ثلاثی مجرد سے بنایا جاتا ہے اور اس میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جاتی ہے مثلاً رَحِیْمٌ: (بہت رحم کرنے والا)

۴-اسم ظرف: وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے مثلاً مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت) مَضْرِبٌ : (مارنے کا وقت یا جگہ)

سوال نمبر 4: (الف): ماضی مکسور العین ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے کتنے اور کون کونسے باب آتے ہیں؟

(ب): مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟

(۱) زینب وضو کر رہی ہے (۲) ہندہ نے کلثوم کو مارا (۳) ان تمام عورتوں نے کیا (۴) میں نے مارا (۵) ہم پڑھتی ہیں (۶) وہ لکھتے ہیں:

(ج): درج ذیل کے بنانے کے طریقے لکھیں؟

(۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) امر حاضر معروف (۴) جمع مذکر سالم (۵) اسم تفضیل مذکر نیز اسم تفضیل مؤنث کی گردان لکھیں؟

جواب: (الف):

ماضی مکسور العین سے آنے والے ابواب:

ماضی مکسور العین ہو تو اس کے دو ابواب آتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱-فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ ۔(گمان کرنا) اس میں ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین ہیں۔

۲-فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ ۔(سننا) اس میں ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہے۔

(ب): فقرات کا عربی میں ترجمہ:

مندرجہ بالا فقرات کا عربی میں ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) تَتَوَضَّأُ زَیْنَبُ، (۲) ضَرَبَتْ هِنْدَةُ كُلْثُوْمَا (۳) فَعَلْنَ، (۴) ضَرَبْتُ، (۵) نَقْرَأُ، (۶) يَكْتُبُوْنَ ۔

(ج)- بنانے کے طریقے:

۱-فعل ماضی: فعل ماضی مصدر سے بنائی جاتی ہے۔اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فاء کلمہ کو فتحہ، عین کلمہ کو مناسب حرکت (ضمہ، فتحہ، کسرہ) اور لام کلمہ کو فتحہ دیا جاتا ہے مثلاً ضَرْبٌ سے ضَرَبَ ۔(اس ایک شخص نے مارا)۔

۲-فعل مضارع: فعل مضارع فعل ماضی سے بنایا جاتا ہے۔اس کے بنانے کا طریقہ

https://t.me/DarsiKutubPdf

یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں حروف مضارع (اتین) اس طرح لگائے جاتے ہیں کہ الف (ہمزہ) واحد متکلم (ایک صیغہ) کے شروع میں، تاء حاضر کے چھ صیغوں (تین مذکر اور تین مؤنث) کے آغاز میں، واحد مؤنث غائب اور تثنیہ مؤنث غائب کے شروع میں آتی ہے، یاء غائب کے چار صیغوں (تین مذکر، ایک مؤنث) کے شروع میں اور نون تثنیہ متکلم (ایک صیغہ) کے شروع میں لگایا جاتا ہے۔ فاء کلمہ کو (عموماً) ساکن کیا جاتا ہے، عین کلمہ پر باب کی مناسبت سے حرکت دی جاتی ہے اور لام کلمہ کو ضمہ دیا جاتا ہے۔ مثلاً یَضْرِبُ، یَنْصُرُ، یَفْتَحُ جو اصل میں ضَرَبَ، نَصَرَ، فَتَحَ تھے۔ سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے۔

۳- امر حاضر معروف: فعل امر حاضر معروف، فعل مضارع حاضر معروف سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کی علامت تاء کو گرا دیا جاتا ہے۔ اگر فاء کلمہ متحرک ہوگا تو لام کلمہ ساکن کر دیں گے اور اگر لام کلمہ میں حرف علت ہوگا تو اسے گرا دیں گے مثلاً تَقِیْ سے قِ۔ اگر مضارع کی علامت تاء گرانے کے بعد فاء کلمہ ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھیں گے۔ اگر عین کلمہ پر ضمہ ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مضموم لائیں گے اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مکسور لائیں گے اور لام کلمہ کو ساکن کر دیں گے۔ مثلاً تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ اگر لام کلمہ میں حرف علت ہو تو وہ گر جائے گا مثلاً تَدْعُوْ سے اُدْعُ، تَرْمِیْ سے اِرْمِ اور تَرْضٰی سے اِرْضَ۔ امر حاضر بنانے سے نون اعرابی وجوبی طور پر گر جاتا ہے۔

۴- جمع مذکر سالم: بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ واحد مذکر کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور لگانے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔

۵- اسم تفضیل مذکر: وہ اسم مشتق ہے جس میں مصدری معنی کی زیادتی دوسروں کی نسبت زیادہ پائی جائے۔ یہ فعل مضارع ثلاثی مجرد سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کی علامت کو گرا کر اس کی جگہ میں ہمزہ مفتوحہ لایا جاتا ہے اور عین کلمہ کو فتح دیا جاتا ہے جبکہ لام کلمہ کو تنوین نہیں دی جاتی مثلاً یَضْرِبُ سے اَضْرَبُ (سب سے بڑھ کر مارنے والا) یَسْمَعُ سے اَسْمَعُ۔ (سب سے بڑھ کر سننے والا۔)

۶- اسم تفضیل مؤنث کی گردان: اسم تفضیل مؤنث کی گردان درج ذیل ہے:

۱- ضُرْبٰی: سب سے بڑھ کر مارنے والی ایک عورت: صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل

۲- ضُرْبَیَانِ: سب سے بڑھ کر مارنے والی دو عورتیں: صیغہ تثنیہ مؤنث اسم تفضیل

۳- ضُرْبَیَاتٌ: سب سے بڑھ کر مارنے والی بہت سی عورتیں: صیغہ جمع مؤنث اسم تفضیل

۴- ضُرَبٌ: سب سے بڑھ کر مارنے والی بہت سی عورتیں: صیغہ جمع مؤنث اسم تفضیل

۵- ضُرَیْبٰی: بہت کم مارنے والی ایک عورت: صیغہ واحد مؤنث مصغر اسم تفضیل

سوال نمبر 5: (الف): درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات اور مثالیں تحریر کریں؟

(۱) صیرورت، (۲) طلب، (۳) لبس ماخذ، (۴) لیاقت، (۵) حسبان، (۶) قطع، (۷) قصر۔

(ب): باب ضَرَبَ، نَصَرَ اور سَمِعَ کو ام الابواب کہنے کی وجہ لکھنے کے بعد باب فتح کا خاصہ لفظیہ لکھیں اور مثال دیں؟

(ج) باب افعال، مفاعلہ، تفعیل اور افتعال کے دو دو خواص تحریر کریں اور ھلل کا معنی بتا کر اس کی مثال بھی دیں؟

جواب: (الف):

اصطلاحات کی تعریفات اور مثالیں:

اصطلاحات صرفی کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱- صیرورت: کسی شی کا صاحب ماخذ ہونا مثلاً جرب المرء (آدمی خارش زدہ ہوا)

۲- طلب: ماخذ کو طلب کرنا مثلاً جداہ (اس نے بخشش مانگی۔)

۳- لبس ماخذ: ماخذ کو پہننا مثلاً جللت الفرس (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی)

۴- لیاقت: کسی چیز کا مدلل ماخذ کا حقدار ہونا مثلاً اثم الفرع (سردار ملامت کا حقدار ہوا۔)

۵- حسبان: کسی چیز کا مدلول ماخذ کی صفت سے متصف ہونا مثلاً استحسنته (میں نے اسے حسن سے موصوف پایا)

۶- قطع: کسی چیز کا مدلول ماخذ سے محروم ہونا مثلاً حششت (میں نے خشک گھاس کاٹی۔)

۷- قصر: اختصار کی غرض سے مرکب سے کوئی کلمہ مشتق کرنا مثلاً ھلل (اس شخص نے کلمہ طیبہ پڑھا۔)

(ب): ابواب ثلاثہ کو ام الابواب کہنے کی وجہ:

ابواب ثلاثہ یعنی ضَرَبَ یَضْرِبُ، نَصَرَ یَنْصُرُ، سَمِعَ یَسْمَعُ میں ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت مختلف ہے یعنی فعل ماضی اور فعل مضارع دونوں کا لفظی اور معنوی اعتبار سے مختلف ہونا متفقہ ہے۔ اختلاف اور اتفاق دونوں میں سے اصل اتفاق ہے لہٰذا اس وجہ سے انہیں ام الابواب کہا جاتا ہے۔

باب فَتَحَ یَفْتَحُ کا خاصہ لفظیہ اور مثال:

باب فَتَحَ یَفْتَحُ کا خاصہ لفظی یہ ہے کہ اس کے عین کلمہ یا لام کلمہ میں حروف حلقی میں سے کوئی حرف ضرور ہوگا۔

(ج)- ابواب مذکورہ کے دو دو خواص:

ابواب اربعہ مذکورہ کے دو دو خواص درج ذیل ہیں:

۱- باب افعال کے خواص: باب افعال کے دو خواص درج ذیل ہیں:

(الف)- وجدان: کسی چیز کا ماخذ کی صفت سے متصف ہونا مثلاً اَبْخَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بخل کی صفت سے متصف پایا۔)

(ب)- لیاقت: کسی چیز کا مدلول ماخذ کا حقدار ہونا مثلاً اثم الفرع (سردار ملامت کا حقدار ہوا)

۲- باب مفاعلہ کے خواص: باب مفاعلہ کے دو خواص درج ذیل ہیں:

(الف)- ابتداء: کلمہ مزید فیہ کا ایسے معنی میں استعمال ہونا کہ اس کا مجرد اس معنی میں استعمال نہ ہو مثلاً قاعٰی زید ھذہ المصیبۃ (زید نے مصیبت کو برداشت کیا) اس کا مجرد

اس معنی میں استعمال نہیں ہوتا۔

(ب)- مشارکت: دو آدمیوں کا کسی کام میں اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک فاعل بھی بن سکتا ہو اور مفعول بھی مثلاً قاتل زید عمرو ۔ (زید نے عمر سے لڑائی کی۔)

۳- باب تفعیل کے خواص: باب تفعیل کے دو خواص درج ذیل ہیں:

(الف)- لبس ماخذ: کسی چیز کو ماخذ پہنانا مثلاً جللت الفرس (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔)

(ب)- نسبت ماخذ: کسی چیز کی ماخذ کی طرف منسوب کرنا مثلاً فسقت زیدًا (میں نے زید کو فسق کی طرف منسوب کیا۔)

۴- باب افتعال کے خواص: باب افتعال کے خواص درج ذیل ہیں:

(الف) تصرف: کسی کام کی انجام دہی کے لیے کوشش کرنا مثلاً اکتسب (اس نے کام کرنے کی کوشش کی۔)

(ب)- تخییر: فاعل کا اپنی ذات کے لیے کام کرنا مثلاً اِکْتَالَ زَیْدُ حِنْطَةً (زید نے اپنے لیے گندم ماپی۔)

"هَلَّلَ" کا معنی:

لفظ ھلل سے مراد ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک رسالہ کا نام ہے: "رسالہ تھلیلیہ" جس میں آپ نے کلمہ طیبہ کے اسرار و رموز اور معارف و مفاہیم سے بحث کی ہے۔

☆☆☆☆☆

https://t.me/DarsiKutubPdf

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

پانچواں پرچہ: نحو

القسم الاوّل: تفہیم النحو

سوال نمبر 1: (الف): اسم، فعل اور حرف کی تعریف کرتے ہوئے ان کی علامات لکھیں اور ان کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

(ب): حرف کے فوائد مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج): اسم معرب کی تعریف اور حکم تحریر کریں؟

جواب:

اسم، فعل اور حرف کی تعریفات، علامات اور وجہ تسمیہ:

۱-تعریف اسم: وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنا معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے مثلاً رَجُلٌ۔

علامات اسم: علامات اسم گیارہ ہیں:

۱-شروع میں الف لام ہو مثلاً اَلْحَمْدُ ۔ ۲-شروع میں کوئی حرف جر ہو مثلاً بزید۔۳-آخری حرف پر تنوین ہو مثلاً زَیْدٌ۔۴-مسند الیہ ہو مثلاً زَیْدٌ عَالِمٌ۔۵-مضاف ہو مثلاً غُلَامُ زَیْدٍ۔۶-مصغر ہو مثلاً قُرَیْشٌ۔۷-منسوب ہو مثلاً لَاهَوْرِیٌّ۔۸-تثنیہ ہو مثلاً رَجُلَانِ۔۹-جمع ہو مثلاً رِجَالٌ۔۱۰-موصوف ہو مثلاً جَاءَ رَجُلٌ فَاضِلٌ۔اس مثال میں لفظ رَجُلٌ موصوف ہے۔۱۱-تاء متحرکہ آخر میں ملی ہو مثلاً ضَارِبَةٌ۔

وجہ تسمیہ: لفظ ''اسم'' اصل میں سمو تھا جس کا معنیٰ ہے بلندی۔ چونکہ اسم اپنے مقابل سے بلند ہے یعنی جملہ بننے کے لیے فعل اور حرف کا محتاج نہیں ہوتا، اس لیے اسے ''اسم'' کہا جاتا ہے۔

۲-تعریف فعل: وہ کلمہ ہے جو از خود اپنا معنی بتائے اور تینوں زمانوں میں سے اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے مثلاً ضَرَبَ۔(اس نے مارا) یَضْرِبُ (وہ ایک شخص مارتا ہے یا مارے گا۔)

علامات فعل: علامات فعل آٹھ ہیں:

۱-شروع میں قد ہو مثلاً قَدْ ضَرَبَ۔

۲-شروع میں سین ہو مثلاً سَیَضْرِبُ (عنقریب وہ مارے گا۔)

۳-شروع میں سوف ہو مثلاً سَوْفَ یَضْرِبُ (بہت جلد وہ مارے گا۔)

۴-شروع میں حرف جازم ہو مثلاً لَمْ یَضْرِبْ ۔

۵-آخر میں ضمیر مرفوع متصل ہو مثلاً ضَرَبْتُ ۔

۶-آخر میں تاء ساکنہ ملی ہو مثلاً ضَرَبَتْ۔

۷-فعل امر ہو مثلاً اِضْرِبْ ۔

۸-فعل نہی ہو مثلاً لَا تَضْرِبْ۔

وجہ تسمیہ: فعل کسی فاعل کا نتیجہ اور مقصد کا مظہر ہوتا ہے اور اس میں زمانہ بھی موجود ہوتا ہے، اسی مناسبت سے اسے فعل کہا جاتا ہے۔

۳-تعریف حرف: وہ کلمہ ہے جو از خود اپنا معنی نہ بتائے بلکہ معنی بتانے کے لیے اسم اور فعل کا محتاج ہوتا ہے۔

علامات اسم: علامات اسم اور علامات فعل کے علاوہ علامات حرف ہیں۔

وجہ تسمیہ: حرف کا معنی ہے طرف، چونکہ یہ کلام کا مستقل حصہ نہیں بنتا بلکہ محتاج ہوتا ہے۔اس لیے اسے حرف کہا جاتا ہے۔

(ب): فوائد حرف اور اس کی مثالیں:

فوائد حرف کثیر ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱- حرف دو اسموں کو ملانے کے لیے آتا ہے مثلاً: زَیْدٌ فِی الدَّارِ ۔(زید گھر میں ہے)

۲- دو فعلوں کے مابین رابطہ کے لیے آتا ہے مثلاً اُرِیْدُ اَنْ تَضْرِبَ ۔ (میں تمہارے مارنے کا ارادہ رکھتا ہوں)

۳- اسم اور فعل کے درمیان رابطہ کے لیے آتا ہے مثلاً ضَرَبْتُ بِالْخَشْبَةِ۔

۴- دو جملوں کو باہم ملانے کے لیے آتا ہے مثلاً اِنْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ اُکْرِمْهُ ۔ (اگر زید میرے پاس آیا تو میں اس کی عزت کروں گا۔)

(ج): اسم معرب کی تعریف اور حکم:

اسم معرب کی تعریف اور حکم درج ذیل ہے:

تعریف اسم معرب: وہ اسم ہے جو دوسرے کلمہ سے مرکب ہو اور مبنی الاصل سے مشابہ نہ ہو مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ خَالِدًا (زید نے خالد کو مارا۔) اس مثال میں لفظ ''زید'' ہے۔

اسم معرب کا حکم: اسم معرب کا حکم یہ ہے کہ مختلف عوامل کے آنے سے اس کا اعراب تبدیل ہو جاتا ہے۔ لفظاً ہو جیسے: جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا وَ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ۔ یا تقدیراً تبدیلی ہو مثلاً جَاءَ مُوْسٰی، رَأَیْتُ مُوْسٰی اور مَرَرْتُ بِمُوْسٰی۔

سوال نمبر 2: (الف): جاری مجری صحیح، اسماء ستہ مکبرہ، جمع مذکر سالم اور اسم منقوص میں سے ہر ایک کا اعراب مع امثلہ تحریر کریں؟

(ب): غیر منصرف کی تعریف و حکم تحریر کریں؟

(ج): عدل تحقیقی و عدل تقدیری کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف):

اسماء معربہ کی تعریفات اور اعراب مع امثلہ:

مذکورہ اسماء معربہ کی تعریفات اور اعراب مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱- اسم جاری مجری صحیح: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں حرف علت ہو اور ماقبل اس کا ساکن ہو مثلاً دَلْوٌ، ظَبْیٌ۔

اعراب و مثال: اسم جاری مجری صحیح کا اعراب یہ ہے کہ رفع ضمہ لفظی سے، نصب فتح

لفظی سے اور جر کسرہ لفظی سے آتا ہے مثلاً جَاءَ دَلْوٌ، رَأَیْتُ دَلْوًا، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ۔

۲- تعریف اسماء ستہ مکبرہ: وہ چھ اسماء جن کی تصغیر نہ نکالی گئی ہو۔ وہ چھ اسماء یہ ہیں:

(۱) اَبٌ، (۲) اَخٌ، (۳) هَنٌ، (۴) فَمٌ، (۵) ذُوْمَالٍ، (۶) حَمٌ ۔

اعراب و مثال: اسماء ستہ مکبرہ جب تثنیہ و جمع نہ ہوں اور یاء متکلم کے علاوہ کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب بالحرف آئے گا۔ وہ یوں کہ رفع واؤ لفظی، نصب الف لفظی اور جر یاء لفظی سے آئے گا: مثلاً جَاءَ اَبُوْكَ، رَأَیْتُ اَبَاكَ وَ مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ۔

۳- تعریف جمع مذکر سالم: وہ اسم ہے جس کے واحد کے آخر میں واؤ نون یا یاء نون ملے ہوں مثلاً مُسْلِمُوْنَ وَ مُسْلِمِیْنَ۔

اعراب و مثال: اس کا اعراب بھی بالحرف آتا ہے۔ وہ یوں کہ رفع واؤ ماقبل مضموم نون مفتوحہ اور نصب و جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ آتا ہے جیسے: جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ، رَأَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ۔

۴- تعریف اسم منقوص: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یاء ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو مثلاً اَلْقَاضِیْ۔

اعراب و مثال: اس کا اعراب بالحرکت آتا ہے۔ وہ اس طرح کہ رفع ضمہ تقدیری سے، نصب فتح لفظی سے اور جر کسرہ تقدیری سے مثلاً جَاءَ الْقَاضِیْ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ وَمَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔

(ب): غیر منصرف کی تعریف اور حکم:

وہ اسم معرب ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو پائے جائیں یا ایک پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔ وہ نو اسباب یہ ہیں:

(۱) عدل، (۲) وصف، (۳) تانیث، (۴) معرفہ، (۵) عجمہ، (۶) جمع، (۷) ترکیب، (۸) وزن فعل، (۹) الف نون زائدتان۔

حکم و مثال: اس کا اعراب بالحرکت آتا ہے اور اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ اس کا اعراب یوں آتا ہے کہ رفع ضمہ لفظی سے جبکہ نصب و جر فتح لفظی سے آتا ہے۔

مثلاً جَاءَ اَحْمَدُ، رَاَیْتُ اَحْمَدَ وَمَرَرْتُ بِاَحْمَدَ ۔

(ج): عدل تحقیقی اور عدل تقدیری کی تعریفات مع امثلہ: عدل تحقیقی اور عدل تقدیری کی تعریفات مع امثلہ درجہ ذیل ہیں:

۱- عدل تحقیقی: وہ اسم ہے جس کی تبدیلی پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ دوسری دلیل بھی موجود ہو مثلاً ثُلٰثُ کا معنی ہے: تین، تین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ اصل میں ثَلٰثَةُ ثَلٰثَةٌ تھا۔ کیونکہ معنی کا تکرار لفظی تکرار کا تقاضا کرتا ہے۔ اس میں غیر منصرف کے دو اسباب یہ ہیں: (۱) وصف، (۲) عدل۔

۲- عدل تقدیری: وہ اسم ہے جس کی تبدیلی کے لیے غیر منصرف ہونے کے علاوہ دوسری دلیل موجود نہ ہو مثلاً جَاءَ عُمَرُ، رَاَیْتُ عُمَرَ وَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔ اس مثال میں لفظ عمر غیر منصرف ہے جس میں دو اسباب یہ ہیں: (۱) علم (۲) عدل تقدیری۔

سوال نمبر3: (الف): فاعل، نائب فاعل اور مبتداء کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟

(ب): مبنی الاصل کتنے اور کون سے ہیں؟

(ج): ضمیر منصوب منفصل اور مرفوع منفصل مکمل تحریر کریں؟

جواب: (الف):

فاعل، نائب فاعل اور مبتداء کی تعریفات مع امثلہ:

فاعل، نائب فاعل اور مبتداء کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱- تعریف فاعل و مثال: وہ اسم ہے جس سے قبل فعل یا شبہ فعل منسوب ہو وہ اس کی طرف اس طریقہ سے کہ اس کے ساتھ قائم ہو مگر اس پر واقع نہ ہو مثلاً قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا) مَا ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔ (زید نے عمرو کو نہیں مارا)۔

۲- تعریف نائب فاعل مع مثال: مفعول کو حذف کر کے فاعل کو اس کی جگہ میں لایا جائے اور یہ صرف فعل مجہول میں ہوتا یہ مثلاً ضُرِبَ زَیْدٌ۔ (زید مارا گیا) اس مثال میں لفظ زید نائب فاعل ہے۔

۳- مبتداء کی تعریف و مثال: وہ اسم ہے جو لفظی عامل سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو مثلاً زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) اس مثال میں لفظ زید مبتداء ہے۔

(ب)- مبنی الاصل کی تعداد:

مبنی الاصل تین چیزیں ہیں: (۱) فعل ماضی، (۲) امر حاضر معروف، (۳) تمام حروف۔

(ج)- ضمائر منصوب منفصل اور ضمائر مرفوع منفصل:

ضمائر منصوب منفصل اور ضمائر مرفوع منفصل درج ذیل ہیں:

۱- ضمائر منصوب منفصل: یہ چودہ ہیں جو یہ ہیں: اِیَّاہُ، اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُمْ، اِیَّاھَا، اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُنَّ، اِیَّاكَ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُمْ، اِیَّاكِ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُنَّ، اِیَّایَ، اِیَّانَا۔

۲- ضمائر مرفوع منفصل: ضمائر منصوب منفصل چودہ ہیں جو یہ ہیں: ھُوَ، ھُمَا، ھُمْ، ھِیَ، ھُمَا، ھُنَّ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ ۔

سوال نمبر4: (الف): منصوبات کل کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں، کسی ایک کی تعریف تحریر کریں؟

(ب): صفت اور تاکید کی تعریف کرتے ہوئے ان کی مثالیں تحریر کریں؟

(ج): معرفت، اضافت معنویہ اور مبتدا کی قسم ثانی تحریر کریں؟

جواب: (الف):

منصوبات:

اسماء منصوبات کل بارہ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) مفعول مطلق، (۲) مفعول بہ، (۳) مفعول فیہ، (۴) مفعول لہ، (۵) مفعول معہ (۶) حال، (۷) تمیز (۸) مستثنیٰ (۹) کان وغیرہ کی خبر (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) ان وغیرہ کا اسم (۱۲) ماولا مشبھتین کی خبر۔

مفعول بہ:

یہ وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو مثلاً ضَرَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو مارا۔) اس مثال میں لفظ زَیْدًا، مفعول بہ ہے۔

(ب) صفت اور تاکید کی تعریف مع امثلہ:

صفت اور تاکید کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱-تعریف صفت: صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو اس کے متبوع میں یا متبوع سے تعلق میں پایا جائے مثلاً: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس ایسا شخص آیا جو عالم ہے۔) اس مثال میں لفظ عَالِمٌ اسم صفت ہے جو ایسا معنی بتا رہا ہے جو اس کے متبوع یعنی رجل میں پایا جا رہا ہے۔

۲-تاکید: ایسا تابع ہے جو متبوع کی طرف کی گئی نسبت کو مضبوط کرے یا متبوع کے اپنے افراد کے شامل ہونے کو مضبوط کرے۔ مثلاً جَاءَ زَیْدٌ زَیْدٌ ۔ اس مثال میں دوسرا زید درحقیقت متبوع کا اعادہ ہے اور اسے تاکید لفظی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ مثال ہے جَاءَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ (پوری کی پوری قوم آئی۔) اس مثال میں لفظ کُلُّھُمْ سے مراد متبوع کے تمام افراد ہیں۔ اس قسم کو تاکید معنوی کہا جاتا ہے۔

(ج): معرفت، اضافت معنویہ اور مبتداء کی قسم ثانی:

معرفت، اضافت معنویہ اور مبتداء کی قسم ثانی کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱-معرفہ: ایسا اسم ہے جو معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو مثلاً ھُوَ، ھٰذَا اور زَیْدٌ وغیرہ۔

۲-اضافت معنویہ: وہ اسم ہے جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو لیکن صیغہ صفت نہ ہو مثلاً غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) اس مثال میں لفظ غلام کی اضافت معنوی ہے۔ اس اضافت میں مضاف الیہ سے قبل لام یا من یا فی مقدار ہوتا ہے۔ مثلاً غُلَامُ زَیْدٍ جو اصل میں غُلَامٌ لِزَیْدٍ تھا، خَاتَمُ فِضَّةٍ جو اصل میں خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ تھا اور صَلٰوۃُ اللَّیْلِ جو

اصل میں صَلٰوۃ فِی اللَّیْلِ تھا۔

مبتداء کی قسم ثانی: حرف نفی اور حروف استفہام کے بعد واقع ہونے والی صفت بھی مبتداء واقع ہو سکتی ہے خواہ وہ مسندالیہ نہ ہو مگر اس کے لیے شرط یہ کہ یہ صفت اپنے مابعد واقع ہونے والے اسم ظاہر کو رفع بھی دے مثلاً مَا قَائِمٌ زَیْدٌ (زید کھڑا نہیں ہوا۔) اس مثال میں لفظ قَائِمٌ مبتداء کی قسم ثانی ہے۔ اَقَائِمٌ زَیْدٌ (کیا زید کھڑا ہے؟) اس مثال میں بھی لفظ قائمٌ مبتداء کی قسم ثانی ہے۔

القسم الثانی: شرح مائۃ عامل

سوال نمبر۱: (الف): لام اور من کن حروف سے ہیں، کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں مثالوں سے واضح کریں؟

(ب): حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں ہر ایک کی مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف):

لام اور من کا تعلق مع امثلہ:

لام اور من کا تعلق حروف جارہ سے ہے جو تعداد میں سترہ ہیں جو درج ذیل ہیں:

بَا، تَا، مِنْ، اِلٰی، حَتّٰی، فِی، لام، رُبَّ، واؤ قسم، تاء قسم، عَنْ، عَلٰی، کاف تشبیہ، مَذْ، مُنْذُ، حَاشَا، خَلَا ۔

حروف جارہ کا عمل یہ ہے کہ اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں مثلاً اَلْمَالُ لِزَیْدٍ (دولت زید کے لیے ہے) اس مثال میں لفظ زید کو لام نے جر دی ہے۔ اسی طرح: مِنَ الشَّیْطٰنِ، میں لفظ شیطان کو من نے جر دی ہے۔

(ب): حروف مشبہ بالفعل کی تعداد، عمل اور امثلہ:

حروف مشبہ بالفعل وہ ہیں جو فعل کے ساتھ اس بات میں مشابہت رکھتے ہیں کہ جس طرح فعل دو چیزوں کا تقاضا کرتا ہے: (۱) فاعل، (۲) مفعول۔ اسی طرح یہ بھی دو امور کا

تقاضا کرتے ہیں: (۱) اسم' (۲) خبر۔

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) إِنَّ (۲) أَنَّ ' (۳) كَأَنَّ ' (۴) لَيْتَ ' (۵) لٰكِنَّ ' (۶) لَعَلَّ ۔ ان کا عمل یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر داخل کر مبتداء کو نصیب دیتے ہیں جسے ان کا اسم کہا جاتا ہے اور خبر کو رفع دیتے ہیں جسے ان کی خبر کہا جاتا ہے مثلاً إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ ' (بیشک زید کھڑا ہے) اس مثال میں ان حرف مشبہ بالفعل ہے' زَيْدًا اس کا اسم ہے اور قائم اس کی خبر ہے۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال نمبر 2: جواب قسم کی تمام صورتیں مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:

جواب قسم کی صورتیں مع امثلہ:

قسم کے لیے جواب قسم کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ قسم کے بعد جو بات مذکور ہوا سے جواب قسم کہا جاتا ہے۔

جواب قسم کی کل چھ صورتیں بنتی ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ واقع ہو مثلاً وَاللّٰهِ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ ۔ (قسم بخدا! زید کھڑا ہے۔)

۲- جواب قسم جملہ منفیہ واقع ہو مثلاً وَاللّٰهِ مَا زَيْدٌ قَائِمًا ۔ (قسم بخدا! زید کھڑا نہیں ہوا۔)

۳- جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ واقع ہو مثلاً وَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ ۔ (قسم بخدا! زید کھڑا ہوا ہے۔)

۴- جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ واقع ہو (بصورت ماضی) مثلاً وَاللّٰهِ مَا قَامَ زَيْدٌ ۔ (قسم بخدا! زید کھڑا نہیں ہوا۔)

۵- جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ (فعل مضارع) واقع مثلاً وَاللّٰهِ مَا أَفْعَلَنَّ كَذَا ۔ (قسم بخدا! میں ایسے ضرور کروں گا۔)

۶- جواب قسم محذوف منوی ہو مثلاً زَيْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰهِ جو اصل میں یوں تھا: وَاللّٰهِ إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ ۔ دونوں جملے یکساں مضمون بیان کر رہے ہیں۔

سوال نمبر 3: (الف): افعال ناقصہ کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں' کیا عمل کرتے ہیں' کسی دو کے عمل کی مثال تحریر کریں؟

(ب): فعل مضارع کو نصب دینے والے کتنے اور کون کون سے حروف ہیں؟ ہر ایک کی مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف):

افعال ناقصہ کی تعداد اور عمل مع امثلہ:

افعال ناقصہ کو ناقصہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے اسم کے ساتھ مل کر جملہ نہیں بنتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔ یہ تعداد میں سترہ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) كَانَ ' (۲) صَارَ ' (۳) ظَلَّ ' (۴) بَاتَ ' (۵) أَصْبَحَ ' (۶) أَضْحٰى ' (۷) أَمْسٰى (۸) عَادَ ' (۹) آضَ ' (۱۰) غَدَا ' (۱۱) رَاحَ ' (۱۲) مَازَالَ ' (۱۳) مَاانْفَكَّ ' (۱۴) مَابَرِحَ ' (۱۵) مَافَتِئَ ' (۱۶) مَادَامَ ' (۱۷) لَيْسَ ۔

افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتداء کو رفع دیتے ہیں جسے ان کا اسم اور خبر کو نصب دیتے ہیں جسے ان کی خبر کہا جاتا ہے مثلاً كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) اس مثال میں زَيْدٌ كَانَ کا اسم اور قَائِمًا اس کی خبر ہے۔ اسی طرح صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی بن گیا)۔

(ب): نواصب فعل مضارع:

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کی تعداد چار ہے جو یہ ہیں:

(۱) أَنْ ' (۲) لَنْ ' (۳) كَيْ ' (۴) إِذَنْ ۔

مثالیں: (۱) أَنْ يَّضْرِبَ ' (۲) لَنْ يَّنْصُرَ ' (۳) أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ ' إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ '

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

چھٹا پرچہ: الادب العربی

سوال نمبر 1: درج ذیل اجزاء کا اردو میں ترجمہ کریں؟

(الف): عن عبدالله بن مسعود قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاء ت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها؟ ردوا ولدها اليها .

(ب): نضع فيه مانريد ارساله من الخطابات لكى يتقطها ساعى البريد ثم تختم بطابع عليه تاريخ الارسال ثم ترسل بالقطارات والطائرات والبواخرالى اماكن مختلفة حسب العناوين التى تحملها فيوزعها ساعى البريد هناك .

(ج): عن عمر ابن ابى سلمة رضى الله تعالىٰ عنه قال كنت غلاما فى حجر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و كانت يدى تطيش فى الصفحة فقال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا غلام سم الله و كل مما يليك فمازالت تلك طعمتى بعد .

(د): يسيرون الى ضابط اخريبصم البطاقات بختم ثم يدخلون الى صالة المغادرة ويجلسون على كنبات مريحة ويلحظ طارق عبرالزجاجة فيشاهدا الطائرات على المدرج بعضها ساكنة وبعضها تتحرك .

جواب:

ترجمہ پیراجات:

(الف): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک سفر پر تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے لیے نکلے تو ہم نے ایک کبوتری دیکھی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا تو کبوتری آئی اور وہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑانے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو فرمایا: اسے اس کے بچوں کے سبب کس نے تنگ کیا ہے؟ تم اس کے بچے اس کو واپس لوٹا دو۔

(ب) ہم اس میں ایسے خطوط ڈالتے ہیں جو ہم بھیجنا چاہتے ہیں' پھر ہم اس پر مہر لگاتے ہیں جس میں تاریخ لکھی ہوتی ہے۔ پھر ہم ان کے پتوں کے مطابق جو ان پر تحریر ہوتے ہیں انہیں ریل کاروں' ہوائی جہازوں اور بحری جہازوں پر روانہ کرتے ہیں' تو ڈاکیا انہیں وہاں تقسیم کرتا ہے۔

(ج): حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پرورش پانے والا ایک بچہ تھا اور میرا ہاتھ کھانے کے بڑے برتن میں گھومتا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے بچے! بسم اللہ پڑھ کر' اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے پاس سے کھاؤ۔ بعد ازاں میرے کھانے کی یہ عادت پکی ہوگئی۔

(د): وہ دوسرے افسر کے پاس جاتے ہیں جو کارڈ پر مہر لگاتے ہیں۔ پھر روانگی کے وقت ہال میں داخل ہوتے ہیں اور پرسکون ماحول میں صوفوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ طارق شیشے کے ذریعے باہر دیکھتا ہے اور ہوائی اڈے پر جہازوں کو ملاحظہ کرتا ہے جن میں سے کچھ کھڑے ہوتے ہیں اور کچھ حرکت میں ہوتے ہیں۔

سوال نمبر2: درج ذیل اشار کا ترجمہ تحریر کریں؟

فکم لله من تدبیر امر ... طوته عن المشاهدة الغیوب
یاافصح الناطقین الضاد قاطبة ... حدیثك الشهد عندالذائق الفهم
محت الفوارق بینها اذلم تعد ... تزری بها الاشکال والا لوان
وشرعة قدتأخت فی سماحتها ... وعدلها الفذاجناس والوان
فان عشت فالطعن الذی یعرفونه ... وتلك القناو البیض والضمر الشقر
تسیل علی حد السیوف نفوسنا ... ولیس علی غیر السیوف تسیل
اذا بلوت السیف محمودا فلا ... تذممه یوما ان تراه قد نبا
واحرص علی حفظ القلوب من الاذی ... فرجوعها بعدالتنا فریصعب

جواب:

اشعار کا ترجمہ:

مندرجہ بالا اشعار کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

۱- پس کسی معاملے سے نپٹنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی کتنی تدبیریں ہیں، جن کو غیبی پردوں نے لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

۲- اہل عرب میں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ فصیح گفتگو کرنے والے تھے اور آپ کی گفتگو لوگوں کے لیے شہد کی مثل تھی۔

۳- اس خلافت نے تمام فرق ختم کر دیے ہیں جب کہ وہ شمار نہیں کیے جا سکتے تھے اور مختلف رنگ وشکل اس کی پناہ لیتے تھے۔

۴- اور شریعت ایسی ہے جس کی کشادہ دلی اور بے مثال انصاف میں تمام نسلیں اور رنگ بھائی بھائی قرار پائے۔

۵- پس اگر میں زندہ رہا تو پھر نیزہ بازی ہوگی جس کو وہ جانتے ہیں۔ وہی نیزے ہوں گے، وہی تلواریں اور وہی خاکستری جنگ کے گھوڑے۔

۶- ہماری زندگیاں تلواروں کی دھار پر بہتی ہیں اور وہ تلواروں کے سوا کسی چیز پر نہیں بہتی ہیں۔

۷- جب تو ایک تلوار سے اچھی طرح لڑا پس اس کی مذمت مت کر، اگر تو اسے کسی دن کند دیکھے یعنی احسان فراموش نہیں ہونا چاہیے۔

۸- تکلیف پہنچانے سے دلوں کی حفاظت کرنے کا آرزومند بن جا، کیونکہ باہمی نفرت کے بعد واپسی مشکل ہوجاتی ہے۔

سوال نمبر3: درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟

(۱)- اسلام نے فضول خرچی سے منع کیا ہے۔
(۲)- جواب قدرے تفصیل چاہتا ہے۔
(۳)- تو کون سی کہانی پڑھ رہا تھا؟
(۴)- گناہگار خسارے میں رہنے والے ہیں۔
(۵)- میں نے دس سال ان کی خدمت کی۔
(۶)- ٹیلی وژن کی سکرین مستقبل کی استاد ہے۔
(۷)- وہ میرے پیٹ کو بھوکا رکھتا ہے۔
(۸)- گھبراہٹ سے لڑنے والا واپس نہیں آتا۔

جواب:

اردو فقرات کا عربی میں ترجمہ:

اردو فقرات کا عربی میں ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱)- قد نهی الاسلام عن الاسراف .
(۲)- یحتاج الرد الی شیء من التفصیل .
(۳)- ای حکایة کنت تقرأ؟
(۴)- المجرمون هم الخاسرون .

(۵)– خدمت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عشر سنین ۔

(۶)–شاشة التلفزیون معلم المستقل ۔

(۷)– هو یجیع بطنی ۔

(۸)–المقاتل الفازع لایعود ۔

سوال نمبر4: درج ذیل سوالات کے عربی میں جواب لکھیں؟

(۱)–ماعددالدول الاسلامیة المستقلة الیوم؟

(۲)– فیما فکر الانسان قدیماً؟

(۳)– ماالفرق بین الغیبة والبهتان؟

(۴)– ماهو دستور الامة الاسلامیة؟

(۵)– الام یدعونا الدین والدنیا؟

(۶)– بماذا امر علی ابنه الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنه؟

(۷)– ماهو التمر الذی کان یحبه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم؟

(۸)– ماهو حکم اللہ تعالیٰ فی الامانة؟

جوابات: عربی سوالات کے عربی میں جوابات درج ذیل ہیں:

(۱)– قدتجاوز عددها الیوم ستاو خمسین دولة ۔

(۲) – فکر الانسان قدیما فی المراسلة ۔

(۳) – الغیبة هی ذکرك شخصابمایکره والبهتان هو ذکرك شخصا برینا بمایکره ۔

(۴)– القرآن هو دستور الامة الاسلامیة ۔

(۵)– یدعونا الدین والدنیا الی علم موحد ۔

(۶)– امره ان یصلی بالناس یوم الجمعة ۔

سوال نمبر5: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) ضحك ' (۲) اقلاع ' (۳) خلاب ' (۴) جیش ' (۵) معبد '
(۶) حبل ' (۷) مسلم '

جواب: مندرجہ بالا الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے مفید جملے درج ذیل ہیں:

۱ – ضحك : لماذا ضحك اخوك؟ ۔(تمہارا بھائی کیوں ہنسا؟)

۲ – اقلاع: هل تعرف موعد اقلاع الطائرة؟ (کیا آپ کو ہوائی جہاز کی روانگی کا وقت معلوم ہے؟)

۳ – خلاب: احب الوادی الخلاب ۔ (میں خوبصورت وادی کو پسند کرتا ہوں۔)

۴ – جیش: هذا جیش شجاع ۔(یہ ایک بہادر لشکر ہے۔)

۵ – معبد: هذا طریق معبد ۔(یہ ایک پختہ سڑک ہے۔)

۶ – حبل: هذا الحبل دقیق ۔(یہ ایک مضبوط رسی ہے۔)

۷ – مسلم: المسلم من سلم المسمون من لسانه ویده ۔ (مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں)

سوال نمبر6: درج ذیل عنوانات پر عربی میں مضامین لکھیں جو کم از کم پچاس الفاظ پر مشتمل ہوں؟

(۱) الخلیفة عمر بن عبدالعزیز رحمة اللہ علیه ' (۲) مکارم الاخلاق ' (۳) السیرة النبویة ۔

جواب: (۱) الخلیفة عمر بن عبدالعزیز رحمه اللہ تعالیٰ:

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم! قال اللہ تعالیٰ انما یخشی اللہ من عباده العلماء ' ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علیکم بسنتی وسنة خلفاء الراشدین المهدیین ۔

ولادته واسمه و تعلیمه:

وهو ولد بحلوان فی مصرا حدیٰ وستین للهجرة ' کان تعلم

القرآن وهو صغير حتى حفظه فى زمن قليل، ثم ذهب الى المدينة لحصول العلم حتىٰ تبحر فى علم التفسير والحديث والفقه، سكن بالمدينة حتىٰ مات ابوه، كان اسمه عمر بن عبدالعزيز . والت الخلافة الى عبدالملك بن مروان فاستدعاه بدمشق وزوجه بابنته فاطمة، و اقام عمر هناك حتىٰ خلفه الوليد المدينة المنورة، واقام وهو بقى فيها سبع سنين، و كان مثلاً يحتوى فى الزهد والورع حتىٰ روى عن انس بن مالك رحمة الله تعالىٰ عليه انه قال: ماصليت وراء امام بعد رسول الله مثل صلوٰة برسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الفتى يعنى الخليفة عمر بن عبدالعزيز رحمته الله عليه .

خلافته وعدله:

وهو كان اعدل السلاطين بعد عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه، استفتح ولايته بسد المظالم والسترد جميع مايملكه بنى اميه بغير حق الى بيت المال، الان قال لزوجته فاطة: اما ان تردى حليك الى بيت المال واما ان تاذنى فى فراقك؟ فقالت: لا، بل انى اختارك علىٰ هذا المال، حتىٰ وصعت حليتها فى بيت المال وهو يعد احد من احسن خلفاء بنى امية سيرة و صورة، علما و عملاً و اعفهم لسانا، كان يستعد فى نشر الاسلام وغلبته حتّٰى صارت حكمه غرة فى جبين ذاالعصر، وكان محباً للعدل وحليماً للناس الضعفاء، ويقيل العثرة، وكان زاهدً، عابداً، وكان اشترى له الحلة بالف دينار، اذا لبسها استحسنها ولم يستحسنها، قال مسلمة بن

عبدالملك رأيت عمر بن العزيز وعليه قميص وسخ وقلت نروجته اغسليه، قالت: نفعل كذالك ثم عدت فاذا القميص على حاله نسئل الله تعالىٰ جعل مثواه فى الجنة .

(۲)- مکارم الاخلاق:

احمده و نصلى و نسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال الله تعالىٰ فى القرآن لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة، وكان رسول الله عليه وسلم مظهر مكارم الاخلاق و علمه لامته بذالك بقوله وفعله، وقال عليه السلام من احب سنتى فقد احبنى ومن احبنى كان معى فى الجنة اوكما قال رسول الله عليه وسلم، عمل مكارم الا خلاق قليل ولكن ثمره كثير، القصة شهيرة فى ذلك . كان عبدالمجيد طالبا مجتهدا، هوكان يذهب الى المدرسة يوماً فراىٰ فى الطريق شيخ كبيرا ضعيفاً قد كان عجز من عمله، سلم عليه المتعلم وقال له: ياشيخ كيف حالك؟ قال الشيخ: انارجل كبير ضعيف وعاجز عن لعمل الاستطيع ان اعمل بيدى . ورق قلب المتعلم عبدالمجيد على جواب الشيخ بصوت ضعيف واعطاه خمس روبيات من حبيبه، اخذا الشيخ النقود ودعاله بالخير، ولما بلغ عبدالمجيد فى بيته وقص لوالده قصة الشيخ الضعيف وفرح والده به واعطاه عشرروبيات .

ذهب عبدالمجيد الى المدرسة ولما دخل فى الفصل ولم يجدصديقه خالدًا فى الفصل، وفكر فيه قليلا ثم سئل عنه احدا صدقائه، قال احد: انه مريض لانه ماجاء فى المدرسة، لما فرغ

عبدالمجید من الدوس ذهب لعیادة صدیقه خالد فی بیته' لما
دخل فی بیته سلم علیه واهله و سئله: کیف حالك یاصدیقی
خالد؟ اجاب خالد: اصابتی الامس الحمی' ذهبت الی الطبیب
واخذت منه الدواء' والان استحسن صحتی قلیلا' ساعو د الی
المدرسة بعد یوم اویومین ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ومکارم الاخلاق
امور کثیر و بعض منها هذه' فلا تبدأ بالطعام اذا جلست مع
کبیر' ، کل من قدامك ولاتاکل فوق حاجتك ولاتسرع فی
الاکل' وامضع الطعام جیدا' ولاتلوث یدیك وثیابك ولاتترك
شیأً من الطعام بین اسنانك' فانه یضر الاسنان' ولا تذم طعاما
تکرهه' فاذا فرغت من الطعام فاحمداللہ واغسل یدیك وفمك
بالماء والصابون ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ولانعلم ۔

(۳)۔سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم ۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن
وما ارسلنك الا رحمة للعلمین' وایضا قال: ماکان محمد
اباحد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ۔ وکان
رسول اللہ علیه وسلم بعث فی اخرالانبیاء' وقال علیه السلام
انا خاتم النبیین لانبی بعدی' وقال رسول اللہ علیه وسلم لو کان
بعدی نبی لکان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه ۔
ولد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بمکة فی بیت عبداللہ بن
عبدالمطلب فی شهر ربیع الاول عام الفیل' فلما ولد فرح جده
عبدالمطلب واخری من الاقارب' سمّی محمداً صلی اللہ تعالیٰ
علیه وسلم' وکان اسم امه اٰمنة' ومات ا بوه عبداللہ قبل ولادته

بمدینة المنورة عند مجیء من سفر دولة شام ۔
بعد ایام سلمه جده عبدالمطلب الی السیده حلیمة للرضاعة ۔
وماتت امه وهو ست سنین ۔ وجده عبدالمطلب یحبه ویرعاه'
مات جده وهو ابن ثمان' وبعد جده کفله عمه ابوطالب وهو
کان ایضاً رحیما به' ونشاء صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم
بالاخلاق العالیه والصفات الحمیدة' وکان شهیراً فی قومه
بالاخلاق الحسنة' وکان الناس یدعوبه بالصادق والامین ۔
لما بلغ عمره اربعین سنة نزل علیه الوحی الاول فی الغار
الحراء' حین جاء ه جبرائیل علیه السلام قال: اقرأ' قال: ماانا
بقارء' حتّٰی ضمه بصدره مرتین او ثلاث مرات ثم قال: اقرأ
باسم ربك الذی خلق الخ قرأ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم هذه
الایة الکاملة ۔
وبعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بحکم ربه'
فاخذیدعوالناس الی اللہ و عبادته وترك شرکه ۔ بعد هذا
الاعلان امن قلیل من الناس من الرجال والنساء' وکثیر من
اهل مکة یوذونه والمسلمین' وصبر علیه و المسلمون من
المصائب والمظالم' واستمر فی نشرالاسلام والاخلاق
الکریمة ودعاقومه الی عبادة اللہ وترك عبادة الا صنام ولکن
اکثرهم ما امنوا ۔ و بعضهم امن کابی بکرن الصدیق وخدیجة
الکبری وغیرهما ۔

☆☆☆☆☆

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات۔سال 2015ء﴾

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

القسم الاوّل: قرآن مجید

سوال نمبر ۱: درج ذیل آیات مبارکہ کا اردو ترجمہ تحریر کریں؟

۱- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ط وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ط وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

۲- قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ص لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ط وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ط

۳- هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ط يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ج فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ط قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ م بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○

۴- وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا لا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ م بَعْدِيْ ج اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ج وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ط قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ صلے فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○

جواب:

ترجمۃ الآیات المبارکۃ:

آیت نمبر۱ کا ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کو حلال نہ جانو اور نہ ہی حرمت والے مہینوں کو اور نہ قربانی کو (جو حرم کو بھیجی ہوئی ہو) اور نہ ہی جن کے گلوں میں ہار بطور علامتیں ہوں اور نہ حرمت والے گھر کا قصد کر کے آنیوالوں کا مال اور عزت، تلاش کرتے ہوئے اپنے رب کا فضل اور خوشنودی۔ جب تم حلالی ہو جاؤ تو شکار کر سکتے ہو اور نہ کھینچے تم کو کسی قوم کی دشمنی کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا ہوا اس بات پر کہ تم زیادتی کرو اور تعاون کرو تم نیکی اور تقوے پر اور نہ تعاون کرو تم گناہ اور سرکشی پر۔ اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے۔

۲- آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجیے! کہ کیا ہم اللہ کے علاوہ اس کی عبادت کریں جو نہ ہمیں نفع دے اور نہ ہی نقصان اور پھیر دیے جائیں ہم الٹے پاؤں پر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی۔ مثل اس کو جس کو شیطان نے

زمین میں راہ بھلا دی اور وہ حیران ہے۔ اس کے لیے ساتھی ہیں جو اسے ہدایت کی طرف بلا رہے ہیں کہ آؤ ہمارے پاس۔ آپ فرما دیجیے کہ بے شک اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنے رب کے لیے سرخم تسلیم کر دیں اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس سے ڈرو اور وہ وہی ہے کہ اس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے اور وہ وہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا اور جس دن ہر فانی کو کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔

۳- نہیں دیکھتے وہ مگر اس کا انجام جس دن اس کا انجام آئے گا تو کہے گا وہ لوگ جو اس کو پہلے سے بھلائے بیٹھے ہیں کہ آئے ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ تو کیا ہمارے لیے کوئی حمائتی ہے جو ہماری حمایت کرے یا پھر ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے تو پھر ہم سابقہ عمل کے خلاف عمل کریں گے۔ بے شک انہوں نے اپنے نفسوں کو گھاٹے میں ڈال دیا اور غائب ہو جائیں گے ان سے وہ جس کا وہ افتراء باندھتے تھے۔ بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا پھر اس نے عرش پر استویٰ فرمایا جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ رات دن کو ایک دوسرے کے ساتھ ڈھانپتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے۔ اور اس سورج، چاند اور ستاروں کو پیدا فرمایا کہ تمام اس کے حکم کے تابع ہیں۔ خبردار! سن لو اسی کے لیے فعل تخلیق ہے اور امر ہے برکت والا ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۴- اور جب واپس آئے موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے اور افسوس کی حالت میں۔ کہا کتنا برا خلیفہ بنایا تم نے میرے بعد۔ کیا جلدی کی تم نے اپنے رب کے حکم سے اور اس نے تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کے سر یعنی بالوں کو پکڑا اس کو اپنی طرف کھینچنے لگا۔ کہا: اے میری ماں کے بیٹے بے شک قوم نے مجھے کمزور جانا اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کر دیتے پس آپ مجھے دشمنوں کے سامنے رسوا مت کیجئے اور مجھے ظالم قوم کے ساتھ نہ ٹھہرائیے۔ اس نے کہا اے

میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

سوال نمبر 2: سورت انعام کی آیت نمبر ۱۴۳-۱۴۴ میں جانوں کے آٹھ جوڑوں کا ذکر ہے۔ تحریر کریں؟

جواب: سورت انعام کی آیت نمبر ۱۴۳ اور ۱۴۴ میں جن آٹھ جوڑوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:

۱۔۲- ایک جوڑا بھیڑ کا۔ مذکر و مونث

۳۔۴- ایک جوڑا بکری کا۔ مذکر و مونث

۵۔۶- ایک جوڑا اونٹ کا۔ مذکر و مونث

۷۔۸- ایک جوڑا گائے کا۔ مذکر و مونث

القسم الثانی: تجوید

سوال نمبر 3: (الف): نون ساکن اور میم ساکن میں اخفاء کب ہوتا ہے؟

(ب): مد متصل، مد عارض کی تعریفیں و مثالیں لکھیں؟

جواب:

(الف): اخفاء کا معنی ہے چھپانا، پوشیدہ کرنا۔ اصطلاح تجوید میں اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت، نون ساکن اور نون تنوین کے بعد جب حروف حلقی اور حروف یرملون، الف اور باء کے علاوہ باقی حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو اخفاء ہوگا، جیسے: مِنْ قَبْلُ، جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ۔

اگر میم ساکن کے بعد (ب) آ جائے تو میم کو اس کے مخرج میں چھپا کر بڑھتے ہیں اسے اخفاء شفوی کہتے ہیں جیسے: وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ۔

(ب): مد متصل کی تعریف:

اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ اس کلمے میں ہو جس میں حرف مدہ ہے تو اس کو مد متصل

کہتے ہیں جیسے: جَآءَ، مَلٰئِکَۃُ، اُولٰٓئِکَ۔

مدعارض کی تعریف:

اگر حرف مدہ یا حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو تو پہلی کو مدعارض اور دوسری کو مدلین کہتے ہیں جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے نون اور خَوْفٌ کے فا کا سکون۔

سوال نمبر 4: وقف کی اقسام کی تعریفیں ومثالیں لکھیں؟

جواب: وقف کی ابتداً دو قسمیں ہیں: ۱- کیفیت وقف ۲- محل وقف۔

کیفیت وقف:

موقوف علیہ کو کس طرح پڑھا جائے گا اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔۲- دیکھیں گے کہ موقوف علیہ ساکن ہوگا یا متحرک۔ بصورت ساکن صرف آواز اور سانس توڑ کر وقف کریں گے جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ بصورت متحرک جیسی حرکت ہوگی اس کے مطابق اسکان، روم اور اشمام سے وقف کیا جائے گا مثلاً: یَعْلَمُوْنَ سے تَعْمَلُوْنَ۔

۳- اگر موقوف علیہ یعنی جس پر وقف کرنا ہے، پر دو زبر ہوں تو حالت وقف میں (ن) کو الف سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

۴- اگر موقوف علیہ گول تا ہے، حالت وقف میں وہ ھا بن جائے گی جیسے: قُوَّۃٌ سے قُوَّہ۔

۵- اگر موقوف علیہ پر لمبی تاء ہے تو وہ تاء ہی رہے گی جیسے: مُسْلِمَاتٌ سے مُسْلِمَاتْ۔

محل وقف:

یعنی کس کلمے پر وقف کرنا ہے اور کس پر نہیں کرنا چاہیے۔ وقف کی چار قسمیں ہیں:

۱- وقف تام: یعنی موقوف علیہ کا مابعد والے کلمے سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق نہ ہوں جیسے اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

۲- وقف کافی: یعنی موقوف علیہ کا مابعد سے صرف معنوی تعلق ہو جیسے: وَبِالْاٰخِرَۃِ

هُمْ یُوْقِنُوْنَ۔

۳- وقف حسن: یعنی موقوف علیہ کا مابعد والے کلمہ سے صرف لفظی تعلق ہو جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر وقف جائز تو ہے۔

مگر رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے ابتداء جائز نہیں بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔

۴- وقف قبیح: یعنی موقوف علیہ کا اپنے مابعد والے کلمے کے ساتھ لفظی اور معنوی دونوں تعلق نہ ہوں جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں اَلْحَمْدُ پر، یہ وقف جائز نہیں ہے۔ اگر حالت مجبوری میں ہو جائے تو اعادہ کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

تسہیل، ابدال، انحراف، لین۔

جواب: اس کی تعریف حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

ابدال کی تعریف:

لفظ ابدال باب افعال کا مصدر ہے جس کا لغوی معنی ہے تبدیل کرنا، ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنے کو ابدال کہتے ہیں۔

انحراف کی تعریف:

اس کے معنی ہیں "پھرنا" یہ صفت "ل" اور "ر" میں پائی جاتی ہے۔

"ل" کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ "را" کی طرف پھر جاتا ہے اور "را" کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ "ل" کی طرف پھر جاتا ہے۔

لین:

اس کا معنی ہے نرمی، حروف لین وہ حروف ہیں جو مخرج سے نرمی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

القسم الاوّل: حدیث شریف

سوال نمبر1: درج ذیل احادیث مبارکہ کا اردو ترجمہ کریں؟

۱– قال النبی صلی الله علیه وسلم الا ان لکم علی نسائکم حقا و لنسائکم علیکم حقاً ۔

۲– قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقد اطاف بال بیت محمد نساء کثیر ة یشکون ازاواجهن لیس اولئك بخیارکم ۔

۳– قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علموا الصبی الصلوة بسبع سنین واخربوه علیها ابن عشر سنین ۔

۴– قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والله لایؤمن والله لایومن! قیل من یارسول الله قال' الذی لایامن جاره بوائقه ۔

۵– قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان المؤمن لید ك بحسن خلقه درجة الصائم القائم ۔

جواب:

ترجمۃ الاحدیث:

۱- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! بے شک تمہاری عورتوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں اور تمہاری عورتوں کے تمہارے ذمے کچھ حقوق ہیں۔

۲-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بہت سی عورتیں اہل بیت (ازواج

مطہرات) کے پاس اپنے خاوندوں کی شکایات لے کر آتی ہیں۔ ایسے لوگ ناپسندیدہ ہیں۔

۳-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات سال کی عمر کے بچے کو نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر کے بچے کو مار کر نماز پڑھاؤ (اگر وہ نماز کے قریب نہ آئے)

۴-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، قسم بخدا وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون؟ فرمایا وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔

۵-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مومن اپنے حسن خلق کی وجہ سے روزہ دار اور رات کو قیام کرنے والے کے درجہ کو پالیتا ہے۔

سوال نمبر4: درج ذیل احادیث کا ترجمہ کریں؟

۱– عن ابی محمد حیر ابن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: لایدخل الجنة قاطع ۔

۲–قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من کان یومن بالله والیوم آلاخر فلیکرم ضیفه ۔

۳– قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر الصدقة علی ظهر غنی ومن یستعفف یعفه الله ومن یستغنن یغنه الله ۔

جواب:

ترجمۃ الاحادیث:

۱-حضرت ابو محمد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۲-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے پس اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام (عزت) کرے۔

۳-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو نفس کے غنا کے ساتھ ہو۔ جو شخص (سوال کرنے سے) بچے اللہ اسے محفوظ رکھتا ہے اور جو غنا کا طالب ہو اللہ

اسے غنی کر دیتا ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

۱- قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِھِمْ ۔

۲- عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُعَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمَہٗ وَصَلَھَا ۔

جواب: ترجمۃ الاحادیث:

۱- جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدلے کے طور پر احسان کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع تعلق کیا جائے تو وصل تعلق کرے۔

سوال نمبر 3: درج ذیل احادیث کا ترجمہ اور خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں؟

۱- عن البراء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الخالۃ بمنزلۃ الام ۔

۲- قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المرء مع من احب ۔

ترجمۃ الاحادیث:

۱- حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی (کا حشر) اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا۔

ترکیب: الخالۃ الام: الف لام برائے تعریف، خالۃ اسم مفرد منصرف صحیح سہ اعراب

لفظی مرفوع لفظا مبتداء بمنزلۃ (ب) حرف جار، منزلۃ مفرد منصرف صحیح سہ اعراب لفظی مضاف، الام مضاف الیہ، مضاف بہ مضاف الیہ مجرور شد، جار با مجرور ظرف مستقر ہوا ثـابتۃٌ کا۔

ثَابِتَۃٌ 'صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی، مبتدا بہ خبر جملہ اسمیہ خبر یہ شد، بعدہ مقولہ باشد ۔ المرء مع من احب المرء مبتدا مع مضاف، من موصول، احب، فعل و فاعل و مفعول محذوف جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول بہ صلہ خود مضاف الیہ۔ مضاف بہ مضاف الیہ مفعول فیہ ہوا کائن مقدر کا، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتداء بہ خبر خود جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بعدہ مقولہ۔

القسم الثانی: العقائد والمسائل

سوال نمبر 5: درج ذیل اجزاء حل کریں؟

۱- مقربین خدا سے برکت حاصل کرنے پر جامع نوٹ لکھیں؟

۲- عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کا حکم تفصیلا لکھیں؟

۳- حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات:

۱- جواب: حل شدہ پرچہ 2014ء ملاحظہ ہو۔

۲- جواب: حل شدہ پرچہ 2014ء ملاحظہ کریں۔

۳- حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نوٹ:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر اولاد آدم وتمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں حقیقی جسمانی زندگی کے ساتھ حیات ہیں۔ اپنی امت کے اعمال و افعال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ پکارنے والوں کی فریاد رسی فرماتے ہیں۔ ان کی مدح سرائی کرنے والوں کو انعام و کرام سے نوازتے ہیں۔ جس طرح کہ حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

قصیدہ بردہ شریف کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک عطا فرمائی۔ بیماروں کو شفاء عطا فرماتے ہیں' ہر طرح کے تصرف فرماتے ہیں' چلتے پھرتے ہیں' دیکھتے سنتے ہیں' کلام سنتے ہیں سلام کرنے کا جواب ارشاد فرماتے ہیں اور درود شریف پڑھنے والے کا درود سماعت فرماتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کی حیات مقدسہ پر قرآن کریم کی متعدد آیات دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ" ایک اور جگہ فرمان عالی شان ہے: "وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔"

اب ذرا غور فرمائیں کہ مذکورہ آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے والے کو مردہ کہنے سے منع کیا گیا ہے اور فرمایا کہ وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں...... اب ایک شہید کا مقام ہے کہ باری تعالیٰ انہیں زندہ فرما رہا ہے اور مردہ کہنے سے روک رہا ہے تو پھر نبی کا مرتبہ و مقام تو شہید سے کوسوں میل بلند و بالا ہے۔ پھر حضرات انبیاء علیہم السلام کے لیے حیات کیوں نہ ثابت ہوگی۔ انبیاء علیہم السلام تو بدرجہ اولی حیات ہیں۔

علاوہ ازیں بے شمار احادیث مبارکہ بھی حضرات انبیاء کی حیات مبارکہ پر دال ہیں۔ جس طرح کہ معراج کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آسمان پر کسی نہ کسی نبی کو دیکھنا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حالت نماز میں دیکھنا۔ اسی طرح ایک حدیث مبارکہ میں صراحۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: "انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

القسم الاوّل: فقہ

سوال نمبر1:

(الف): درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

اِذَا افْتَصَدَ اَوْ جُرِحَ اَوْ كُسِرَ عُضْوُهٗ فَشَدَّهٗ بِخِرْقَةٍ اَوْ جَبِيْرَةٍ وَّكَانَ لَايَسْتَطِيْعُ غَسْلَ الْعُضْوِ وَلَا يَسْتَطِيْعُ مَسْحَهٗ وَجَبَ الْمَسْحُ عَلٰى اَكْثَرِ مَا شَدَّ بِهِ الْعُضْوُ وَكَفَى الْمَسْحُ عَلٰى ظَهْرٍ مِنَ الْجَسَدِ بَيْنَ عِصَابَةِ الْمُفْتَصِدِ وَالْمَسْحُ كَالْغَسْلِ۔

ترجمہ: جب کسی نے سنگی لگوائی یا کوئی زخمی ہوا یا کسی کا عضو ٹوٹ گیا پس باندھ لیا اس نے اس متاثرہ حصے کو کسی کپڑے کے ساتھ یا پٹی کے ساتھ اور وہ عضو کو دھونے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس پر مسح کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو پھر مسح کرنا واجب ہے اس کے اکثر حصے پر جس کے ساتھ عضو کو باندھا ہے۔ اور کافی ہے مسح کرنا فصد کروانے والے کی پٹی کے درمیان جو جسم پر ظاہر ہے اور مسح دھونے کی مثال ہے۔

(ب) ويحرم بالحيض والنفاس ثمانية اشياء۔

حیض ونفاس کی وجہ سے کونسی اشیاء ثمانیہ حرام ہوتی ہیں؟ انہیں پانچ تحریر کریں؟

جواب: حیض اور نفاس کی وجہ سے آٹھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جن میں پانچ یہ ہیں:

۱-نماز پڑھنا۔ ۲-قرآن پڑھنا۔ ۳-کسی کپڑے کے بغیر قرآن پاک کو چھونا۔ ۴-بیت اللہ کا طواف کرنا۔ ۵-مسجد میں داخل ہونا۔

(ج)ویحرم بالجنابة خمسة اشیاء:

جنابت کی وجہ سے کونسی پانچ چیزیں حرام ہوتی ہیں؟انہیں لکھیں؟

جناب کی وجہ سے جنبی پر پانچ اشیاء حرام ہوجاتی ہیں اوروہ یہ ہیں:

۱-نماز پڑھنا۔۲-قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔۳-کسی کپڑے کے بغیر قرآن پاک کو چھونا۔۴-بیت اللہ کا طواف کرنا۔۵-مسجد میں داخل ہونا۔

سوال نمبر2:(الف): یصح بشروط ثمانیة :تیمّم کا طریقہ اورکوئی چار شرائط لکھیں؟

(ب):ثلاثة اوقات لا یصح فیها شیء من الفرائض والواجبات :کونسے تین اوقات ہیں جن میں فرائض اورواجبات پڑھنا صحیح نہیں ہے؟

(ج):کوئی سے پانچ واجبات نماز تحریر کریں؟،

جواب:

تیمّم کا طریقہ:

(الف): تیمّم میں تین چیزیں فرض ہیں:۱-نیت کرنا۔۲-پہلی ضرب سے سارے چہرے کا مسح کرنا۔۳-دوسری ضرب سے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

تیمّم کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرکے بسم اللہ شریف پڑھے۔دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے،زمین پر ہاتھ رکھ کر بعد میں ہاتھوں کو آگے کی طرف لے جائے پھران کو پیچھے کی طرف لائے۔زمین سے ہاتھ اٹھانے کے بعد انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے انگوٹھے کی جڑ سے مارے اور ہاتھ جھاڑے تاکہ اس کے چہرے پر زیادہ خاک نہ لگ جائے کہ اس کی شکل ہی بدل جائے۔پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کا اس طرح مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے۔پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو اسی کیفیت سے زمین پر مارے اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرے اس طرح کہ کوئی جگہ مسح کے بغیر نہ رہ جائے۔انگوٹھی بھی اتاردی جائے اور پھر انگلیوں کا بھی خلال

کرے۔

صحت تیمّم کی چار شرطیں:

تیمّم کے صحیح ہونے کی کل آٹھ شرطیں ہیں جن میں سے چار یہ ہیں:

۱-نیت کرنا۔۲-تیمّم کو مباح کرنے والے عذر کا پایا جانا جیسے پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا۔۳-تمام اعضاء کو مسح سے گھیرنا۔۴-پورے ہاتھ یا اکثر حصہ سے مسح کرنا۔

(ب):اس کا جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیں۔

(ج):پانچ واجبات نماز:

۱-سورۃ فاتحہ پڑھنا۔۲-کوئی سورت ملانا۔۳-تعدیل ارکان۔۴-پہلا قعدہ بیٹھنا۔۵-آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

سوال نمبر3:(الف):مرنے والے کے ذمے جونمازیں اور روزے رہ گئے ہوں ان کے اسقاط کا طریقہ کیا ہے؟

(ب):حج کی کتنی قسمیں ہیں؟ہرایک کی تعریف لکھیں؟

(ج):نجاست غلیظہ کی پانچ مثالیں لکھیں؟

جواب:(الف):جب کوئی شخص اتنا بیمار ہو کہ وہ اشارے کے ساتھ بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور وہ اسی حالت میں مرجاتا ہے اب اس کو اپنی طرف سے نماز کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں ہے۔اسی طرح جب بندہ مسافر ہو یا بیمار ہو۔سفر اور مرض کی وجہ سے اس نے روزہ ترک کردیا۔اب اسے موقع نہیں ملا کہ قضا کرسکے۔یعنی مسافر حالت سفر میں مرجاتا ہے اور مریض حالت مرض میں تو اس کو وصیت کرنا لازم نہیں کہ اس نے وہ وقت ہی نہیں پایا کہ ان کی قضاء کرسکے۔

ہاں اگر مسافر یا بیمار کو قضاء کرنے کا موقع ملتا ہے مگر وہ سستی کی وجہ سے قضاء نہیں کرتا تو اب جتنی مقدار میں وہ ادائیگی پر قادر ہوا تھا اس کے مطابق وصیت کرنا لازم ہے۔مثلاً مسافر مریض نے پانچ دن کے روزے یا نماز چھوڑ دی تھی۔اب مسافر مقیم ہوگیا اور مریض

تندرست ہوگیا دو دن ہو گئے مگر یہ چھوٹی ہوئی نمازوں یا روزوں کی ادائیگی نہیں کرتا حتیٰ کہ اس کا انتقال ہوگیا۔ اب صرف دو دن کے روزے اور نمازوں کی وصیت کرنا ہی لازم ہوگا' کیونکہ اس نے وقت ہی دو دن کا پایا تھا۔

اب اس کا وارث آدمی اس کے مال کے تہائی حصہ سے اس کی کی ہوئی وصیت پوری کرے۔ اس طرح کہ ہر دن کے روزے اور ہر نماز کے بدلے نصف صاع گندم یا اس کی قیمت دے۔ یوں اس کے ذمے جو نمازیں اور روزے رہ گئے تھے وہ ساقط ہو جائیں گے۔

(ب): اقسام حج کی تعریفات:

حج کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ حج مفرد ۲۔ حج تمتع ۳۔ حج قران۔

حج مفرد کی تعریف:

صرف حج کا احرام باندھ کر حج کے افعال ادا کرنا حج مفرد کہلاتا ہے۔

حج تمتع کی تعریف:

حج تمتع یہ ہے کہ میقات سے صرف عمرے کا احرام باندھے اور احرام کی دو رکعتوں کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ"۔ پھر تلبیہ کہتا ہوا مکہ شریف جائے اور عمرے کے افعال ادا کرے۔ حلق یا قصر وغیرہ کرائے۔ تو جب ترویہ کا دن آئے تو حرم پاک سے ہی حج کا احرام باندھ لے اور افعال حج ادا کرنے میں مشغول ہو جائے۔

حج قران کی تعریف:

حج قران یہ ہے کہ حج اور عمرے کے لیے احرام کو جمع کرنا اور احرام باندھنے کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ"۔

پھر دیگر افعال میں شروع ہو جائے۔

(ج): نجاست غلیظہ کی مثالیں:

جواب: اس کی تعریف اور مثالیں حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیں۔

القسم الثانی: اصول فقہ

سوال نمبر 4: حقیقت مجاز اور اقسام حقیقت کی تعریفیں بمعہ امثالہ لکھیں؟

جواب: اس کا تفصیلی جواب سابقہ حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیں۔

سوال نمبر 5: قیاس کا لغوی و اصطلاحی معنی اور صحت قیاس کی شرائط لکھیں؟

جواب:

قیاس کا لغوی معنی:

اندازہ کرنا جیسے قِسِ النَّعْلَ بِالنَّعْلِ (اس جوتی کو اس جوتی پر قیاس کر اور اندازہ کر)۔

قیاص کا اصطلاحی معنی:

علت مشترکہ کی بناء پر غیر مذکور شئی کے لیے مذکورہ حکم کو ثابت کرنا جیسے لواطت کی حرمت کو حالت حیض میں جماع کرنے کی حرمت پر' علت مشترک ہونے کی وجہ سے قیاس کرنا۔

صحت قیاس کی شرائط:

اس کا جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیے۔

سوال نمبر 6: عام غیر مخصوص البعض' مؤول' ظاہر' متشابہ' مطلق عن الوقت' ادائے قاصر' بیان تفسیر اور حدیث مشہور کی تعریفات بمعہ امثلہ لکھیں؟

جواب: عام غیر مخصوص البعض:

وہ ہے جس میں کسی قسم کی تخصیص نہ پائی جائے۔ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ جیسے چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور مال مسروق ضائع ہو چکا ہو تو ضمان واجب نہیں ہوگا' کیونکہ ہاتھ کاٹ دینا ہی اس کے جرم کی پوری سزا ہے۔ کلمہ ما عام ہے' ان تمام امور کو شامل ہوگا جن کا چور مرتکب ہوا۔

ظاہر:

ظاہر وہ کلام ہے جس کی مراد ظاہر و واضح ہو اس کا معنی سمجھنے کے لیے غور و فکر کرنے کی ضرورت نہ ہو جیسے: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۔ اس کے سنتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ نکاح کرنا جائز ہے۔

مؤول:

وہ لفظ مشترک ہے جس کا ایک معنی ظن غالب کی وجہ سے مراد لیا گیا ہو جیسے: وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۔ لفظ قروء دو معانی میں مشترک ہے یعنی حیض اور طہر میں لیکن احناف نے دلیل کی وجہ سے حیض مراد لیا تو یہ مؤول ہے۔

متشابہ کی تعریف:

جس کی مراد بالکل ظاہر نہ ہو اور اس پر امت آگاہ نہیں ہو سکتی جیسے حروف مقطعات۔

مطلق عن الوقت:

ایسا حکم جو کسی وقت کے ساتھ مؤقت نہ ہو جیسے: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا ۔ قرآن کی تلاوت صرف بیرون نماز ہی سننا ضروری نہیں بلکہ نماز میں بھی الغرض جب بھی اس کی تلاوت کی جائے' اس کو سننا ضروری ہے۔

ادائے قاصر:

واجب شدہ حکم کو اس طور پر ادا کرنا کہ اس کی صفات میں نقصان واقع ہو جیسے: نماز کا

ادا کرنا جبکہ اس کے ارکان میں تعدیل نہ پائی جائے۔

بیان تفسیر:

ایسا لفظ جس کی مراد ظاہر نہ ہو اور اس کی مراد کو ظاہر کر دینا بیان تفسیر کہلاتا ہے۔ جیسے مشترک کی مراد کو واضح کرنا کہ کسی نے کہا: فلاں کی مجھ پر شئی ہے'' پھر شئی کی تفسیر گندم سے کر دینا بیان تفسیر ہے۔

حدیث مشہور: وہ حدیث ہے جس کے راوی صحابہ کرام کے زمانہ میں چند ہوں لیکن تابعین اور تبع تابعین کے دور میں تواتر کی حد تک پہنچ جائیں جیسے مسح علی الخفین۔

﴿درجہ ثانویہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اوّل: خاصیات ابواب

سوال نمبر 1: خاصیات کس کی جمع ہے؟ اس کا اصطلاحی معنی کیا ہے؟ اور اس جگہ مرادی معنی کیا ہے؟

جواب:

خاصیات کا مفرد: خاصیات خاصیہ کی جمع ہے۔

اصطلاحی معنی: شئی کا خاصہ وہ ہوتا ہے جو اسی شئی میں پایا جائے غیر میں نہ پایا جائے۔

مرادی معنی: اس جگہ منطقیوں والا معنی مراد نہیں ہے بلکہ وہ معنی ہے جو اصل یعنی لغوی معنی سے زائد ہو۔

سوال نمبر 2: تعدیہ، وجدان، مبالغہ، تکلف در ماخذ، حینونت، مشارکت، مطاوعت، اور لیاقت کی تعریفیں کریں؟

جواب:

واجدان: مشارکت اور لیاقت کی تعریفیں حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

تعدیہ کی تعریف: لازم کو متعدی بنانا تعدیہ کہلاتا ہے۔

مبالغہ کی تعریف: ماخذ کی مقدار یا کیفیت کو کثرت سے بیان کرنا۔

تکلف در ماخذ: اظہار پسندیدگی کے لیے ماخذ میں تصنع اور بناوٹ ظاہر کرنا۔

حینونت کی تعریف: ماخذ کا کسی چیز کے لیے وقت ہو جانا حینونت کہلاتا ہے۔

مطاوعت: ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کو اس غرض سے لانا تا کہ ظاہر ہو کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے۔

سوال نمبر 3: باب تفعیل یا استفعال میں سے کسی کی پانچ خاصیات لکھیں؟

جواب:

باب استفعال کی خاصیت:

۱-طلب: یعنی ماخذ کو طلب کرنا جیسے: اِسْتَطْعَمْتُہٗ۔

۲-لیاقت: کسی شئی کا کسی امر کے قابل ہونا جیسے: اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ۔

۳-وجدان: پانا جیسے: اِسْتَکْرَمْتُہٗ۔

۴-حبان: کسی چیز کو ماخذ سے موصوف خیال کرنا جیسے اِسْتَحْسَنْتُہٗ۔

۵-اتخاذ: جیسے اِسْتَوْطَنَ الْقُرٰی۔

القسم الثانی: علم الصیغہ

سوال نمبر 4: (الف) فعل سے مشتق ہونیوالے اسماء کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کسی ایک کی گردان لکھیں؟

(ب): صفت مشبہ کے کوئی دس اوزان لکھیں؟

جواب:

فعل سے مشتق ہونے والے اسماء:

(الف) فعل سے مشتق ہونے والے اسماء کی تعداد چھ ہے جو یہ ہیں:

۱-اسم فاعل ۲-اسم مفعول ۳-اسم تفضیل ۴-صفت مشبہ ۵-اسم آلہ ۶-اسم ظرف۔

اسم ظرف کی گردان:

مَضْرِبٌ، مَضْرِبَانِ، مَضَارِبُ، مُضَیْرِبٌ۔

(ب) صفت مشبہ کے دس اوزان:

۱- فَعَلٌ ۲- فَعُلٌ ۳- فِعِلٌ ۴- فِعْلٌ ۵- فَعِلٌ ۶- فَعُلٌ
۷- فِعَلٌ ۸- فِعِلٌ ۹- فُعَلٌ ۱۰- فُعُلٌ۔

سوال نمبر5: (الف): مصدر ثلاثی مجرد کے کوئی سے دس وزن لکھیں؟
(ب): مَفْعَلَةٌ، فُعَالَةٌ، فَاعَلٌ، فِعْلَةٌ اور فُعْلَةٌ کے وزنوں کے معانی لکھیں؟
جواب:

(الف): ثلاثی مجرد کے دس وزن:

۱- فَعْلٌ ۲- فَعْلٰی ۳- فَعْلَةٌ ۴- فَعْلَانٌ ۵- فِعْلٌ ۶- فِعْلٰی
۷- فِعْلَةٌ ۸- فِعْلَانٌ ۹- فُعْلٌ ۱۰- فُعْلٰی۔

(ب):
مَفْعَلَةٌ: جہاں کوئی چیز کثرت کے ساتھ پائی جائے جیسے مَقْبَرَةٌ (قبرستان)
فُعَالَةٌ: وقت غسل یا وقت صفائی جو چیز جھاڑو سے گرے جیسے غُسَالَةٌ وَ کُنَاسَةٌ۔
فِعْلَةٌ: نوع بیان کرنے کے لیے آتا ہے جیسے صِبْغَةٌ. (رنگ کی ایک قسم)
فُعْلَةٌ: مقدار کے لیے آتا ہے جیسے: اُکْلَةٌ، لُقْمَةٌ۔ (کھانے کی ایک خاص مقدار)
فَاعَلٌ:

سوال نمبر6: (الف): النصر مصدر سے مکمل صرف صغیر لکھیں؟
(ب): ادّعٰی، خَصَّمَ، اِیْمَانًا اور عِدَةٌ کی تفصیلات بیان کریں؟
جواب: (الف):

صرف صغیر:

نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا فهو نَاصِرٌ وَنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا فذاك مَنْصُوْرٌ لَمْ یَنْصُرْ لَمْ یُنْصَرْ لَا یَنْصُرُ لَا یُنْصَرُ لَنْ یَنْصُرَ لَنْ یُنْصَرَ الامر منه اُنْصُرْ لِتُنْصَرْ لِیَنْصُرْ لِیُنْصَرْ والنهی عنه لَا تَنْصُرْ لَا تُنْصَرْ لَا یَنْصُرْ لَا یُنْصَرْ الظرف منه مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ وَمُنَیْصِرٌ والالة منه مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مَنَاصِرُ مُنَیْصِرٌ مِنْصَرَةٌ مِنْصَرَتَانِ مَنَاصِرُ مُنَیْصِرَةٌ مِنْصَارٌ مِنْصَارَانِ مَنَاصِیْرُ وَمُنَیْصِرٌ مُنَیْصِیْرَةٌ افعل التفصیل مذکر

منه اَنْصَرُ اَنْصَرَانِ اَنَاصِرُ وَاُنَیْصِرٌ والمدنث منه نُصْرٰی نُصْرَیَانِ نُصْرَیَاتٌ نُصَرٌ وَنُصَیْرٰی فعل التعجب منه مَا اَنْصَرَهٗ وَاَنْصِرْ بِهٖ وَنَصُرَ وَنَصُرَتْ۔

(ب): صیغوں میں تعلیلات:

اِدَّعٰی: اس میں باب افتعال کا قانون نمبر۱ جاری ہوا۔ اِدَّعٰی اصل اِذْتَعٰی تھا۔
قانون: اگر باب افتعال کے فاکلمہ کی جگہ دال، ذال یا زاء ہو تو تائے افتعال کو دال سے بدل کر فاکلمہ کا اس میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِدَّعٰی کہ اصل میں ادتعی تھا۔
خَصَّمَ: اس میں باب افتعال کا قانون نمبر۴ جاری ہوا ہے۔ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا۔ چونکہ قاعدہ ہے کہ جب باب افتعال کے عین کلمہ کی جگہ "ص" آ جائے تو تائے افتعال کو ص کر کے صاد کا صاد میں ادغام کر دیتے ہیں اور اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں اور ہمزہ اصلی گر جاتا ہے جیسے اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ۔
اِیْمَانًا: اس میں مہموز کا قانون جاری ہوا ہے وہ یہ کہ جب دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں کہ ان میں پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن تو ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے جیسے اِءْمَانًا سے اِیْمَانًا۔
عِدَةٌ: یہ مصدر ہے اصل میں وَعْدٌ تھا۔ قانون ہے کہ وہ مصدر جو فعل کے وزن پر ہو اور اس کے فاکلمہ میں واؤ آ جائے تو وہ واؤ گر جاتی ہے اور اس کے عوض آخر میں تا کا اضافہ کرتے ہیں۔ عین کلمہ کو کسرہ دے دیتے ہیں جیسے وَعْدٌ سے عِدَةٌ۔

☆☆☆☆☆

﴿درجہ ثانویہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

پانچواں پرچہ: نحو

القسم الاول: شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 1: (الف): حروف جارہ کتنے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

(ب): با کتنے معانی کے لیے آتی ہے؟ کوئی تین معانی بمعہ مثالیں لکھیں؟

جواب: (الف):

حروف جارہ کی تعداد:

حروف جارہ سترہ (۱۷) ہیں اور وہ یہ ہیں:

باؤ، تاؤ، کاف، لام، واؤ، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا ۔

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، اِلٰى ۔

عمل: حروف جارہ اپنے مدخول کوخبر دیتے ہیں جیسے بِزَيْدٍ، اِلَى الْكُوْفَةِ۔

(ب): ''ب'' کے معانی:

شرح مائۃ عامل میں ''ب'' کے کل نو معانی بیان ہوئے ہیں جن میں سے تین معانی درج ذیل ہیں:

۱-مصاحبت کے لیے جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ۔

۲-تعدیہ یعنی لازم کو متعدی بنانے کے لیے جیسے: ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ۔

۳-قسم کے لیے جیسے: بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا۔

سوال نمبر 2: (الف): حروف مشبہ بفعل کون سے ہیں؟ کیا عمل کرتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال لکھیں؟

(ب): فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف لکھیں اور ان کا عمل مع مثال بیان کریں؟

جواب: (الف):

حروف مشبہ بفعل:

حروف مشبہ بفعل چھ ہیں:

اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ ۔

عمل: رافع اسم وناصب خبر یعنی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

مثالیں:

اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، بَلَغَنِيْ اَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ، غَابَ زَيْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ، لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ، لَعَلَّ عَمْرًوا مُنْطَلِقٌ ۔

(ب): فعل مضارع کو جزم دینے والے پانچ حروف ہیں اور وہ یہ ہیں:

لَمْ، لَمَّا، لام امر، لائے نهی، اِنْ شرطيه ۔

عمل: یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہو کر آخر کو جزم دیتے ہیں اور معنوی طور پر فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں یا ممانعت کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں۔

جیسے: لَمْ يَضْرِبْ، لَمَّا يَضْرِبْ، وَلْيَضْرِبْ، لَا تَضْرِبْ، اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ۔

سوال نمبر 3: (الف): حروف نداء کتنے ہیں کیا عمل کرتے ہیں؟ مثالوں سے مزین کریں؟

(ب) افعال قلوب پر ایک جامع نوٹ لکھیں؟

جواب: حروف نداء: (الف)

حروف نداء پانچ ہیں:

يَا، اَيَا، هَيَا، اَیْ، همزه مفتوحه ۔

حروف نداء کا عمل:

یہ حروف منادیٰ مضاف کو نصب دیتے ہیں اور مشابہ مضاف کو بھی اور نکرہ غیر معین کو بھی مثالیں جیسے:

یَا عَبْدَ اللّٰہِ، یَا طَالِعًا جَبَلًا، یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ ۔

اگر منادیٰ مضاف نہ ہو تو پھر یہ اپنے مدخول کو رفع دیتے ہیں، جیسے: یَازَیْدُ، یَارَجُلُ۔

(ب): افعال قلوب پر نوٹ:

ان افعال کو افعال قلوب اس لیے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق دل سے ہوتا ہے یعنی دل سے صادر ہوتے ہیں جوارح یعنی ظاہری اعضاء سے نہیں۔ افعال قلوب کل سات ہیں جن میں سے تین شک کے لیے ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱- حَسِبْتُ جیسے: حَسِبْتُ زَیْدًا فَاضِلًا ۔

۲- ظَنَنْتُ جیسے: ظَنَنْتُ عَمْرًوا قَائِمًا ۔

۳- خِلْتُ جیسے: خِلْتُ خَالِدًا جَالِسًا ۔

تین یقین کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

۴- عَلِمْتُ جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا عَالِمًا ۔

۵- رَأَیْتُ جیسے: رَأَیْتُ عَمْرًوا فَاضِلًا ۔

۶- وَجَدْتُ جیسے: وَجَدْتُ الْفَرَسَ غائبا ۔

اور دونوں میں مشترک ہے اور وہ یہ ہے:

زَعَمْتُ ۔ جیسے: زَعَمْتُ اللّٰہَ غَفُوْرًا۔ (یقین کی مثال)

زَعَمْتُ الشَّیْطَانَ شَکُوْرًا۔ (شک کی مثال)

☆- ان افعال کا عمل یہ ہے کہ یہ افعال مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے اور دونوں کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں یعنی دو مفعولوں کو چاہتے ہیں۔

☆- لیکن کبھی کبھی یہ افعال دوسرے معانی پر بھی مشتمل ہوتے ہیں تب یہ ایک مفعول

کو ہی چاہتے ہیں۔

القسم الثانی: تفہیم النحو

سوال نمبر 4: (الف): علامات اسم اور امثلہ لکھیں؟

(ب): مرکب بنائی اور اسمائے کنایہ کی تشریح کریں؟

جواب: (الف):

اسم کی علامات:

اسم کی علامتیں یہ ہیں:

☆ مضاف ہو جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ، ☆ مسند الیہ ہو جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ، ☆ شروع میں حروف جر کا داخل ہونا جیسے: بِزَیْدٍ، ☆ آخر میں تنوین ہو جیسے: رَجُلٌ، ☆ شروع میں الف لام ہو جیسے: اَلْحَمْدُ، ☆ تثنیہ ہو جیسے: رَجُلَانِ، ☆ جمع ہو جیسے: رِجَالٌ، ☆ موصوف ہو جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ، ☆ منسوب ہو جیسے: بَغْدَادِیٌّ ☆ مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ ☆ منادی ہو جیسے یَارَجُلُ۔

(ب) مرکب بنائی:

مرکب بنائی یہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو اپنے پیٹ میں لینے والا ہو جیسے: اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ ہر دو جز مبنی بر فتحہ ہیں سوائے اثنا عشر کے کہ اس کا پہلا جزء معرب ہے۔

دوسرا جز اس لیے مبنی ہوتا ہے کیونکہ وہ حرف کو متضمن ہوتا اور حرف چونکہ مبنی ہوتا اس لیے حرف جس کے اندر ہوگا وہ بھی مبنی ہو جائے گا اور پہلا جزء اس لیے مبنی ہے کہ اس کا آخر وسط میں آ گیا اور وسط محل اعراب نہیں ہوتا۔ بلکہ اعراب کا محل تو اسم کا آخری حرف ہوتا ہے۔

اسماء کنایات:

اسماء کنایات وہ اسماء ہیں جو مبہم ذات یا مبہم عدد پر دلالت کریں۔

جیسے کَمْ وَ کَذَا' یہ مبہم عدد پر دلالت کرتے ہیں 'کَیْتَ' ذَیْتَ یہ مبہم بات پر دلالت کرتے ہیں۔

پھر کم کی دو قسمیں ہیں:

۱-کم استفہامیہ: جو استفہام والے معنی پر مشتمل ہو۔

۲-کم خبریہ: جو استفہام والے معنی پر مشتمل نہ ہو۔

کم استفہامیہ کی تمیز منصوب ہوتی ہے جبکہ کم خبریہ کہ تمیز اضافت کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے۔ کَمْ خبریہ کی مثال جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ، کَمْ استفہامیہ کی مثال جیسے کَمْ دِرْھَمًا اَنْفَقْتُ۔

سوال نمبر 5: (الف) جملہ کی اقسام پر بالتفصیل نوٹ لکھیں؟

(ب): الف ونون زائدتان کے غیر منصرف ہونے کے سبب کی کیا شرط ہے؟

جواب:

جملہ کی اقسام:

(الف): ابتداء جملہ کی دو قسمیں ہیں:

۱-جملہ خبریہ۔

۲-جملہ انشائیہ۔

پھر جملہ خبریہ کی دو قسمیں جبکہ جملہ انشائیہ کی دس قسمیں' ہر ایک کی تعریف ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

جملہ خبریہ کی تعریف:

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو صدق یا کذب کی صفت سے موصوف کر سکیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ کے قائل کے بارے کہہ سکتے ہیں کہ وہ سچا ہو سکتا ہے اور جھوٹا بھی۔

جملہ انشائیہ کی تعریف:

وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو صدق یا کذب کے ساتھ موصوف نہ کر سکیں۔

جملہ خبریہ کی اقسام:

جملہ خبریہ کی دو اقسام ہیں: ۱-اسمیہ' ۲-فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ۔

جملہ انشائیہ کی اقسام:

جملہ انشائیہ کی چند اقسام ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

۱-امر ہو جیسے اِضْرِبْ۔

۲-نہیں ہو جیسے لَا تَضْرِبْ۔

۳-استفہام ہو جیسے ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ؟

۴-تمنی ہو جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ۔

۵-ترجی ہو جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ۔

۶-عقود ہو جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ۔

۷-نداء ہو جیسے یَا اَللّٰہُ۔

۸-عرض ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔

۹-قسم ہو جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا۔

۱۰-تعجب ہو جیسے مَا اَحْسَنَہٗ وَاَحْسِنْ بِہٖ۔

(ب): الف ونون زائدتان:

دیکھیں گے کہ الف ونون زائدتان اسم میں ہیں یا صفت میں۔ بصورت اول یعنی اگر اسم میں ہوں تو پھر الف ونون زائدتان غیر منصرف کا سبب اس وقت بنے گا جب وہ علم ہو جیسے: عِمْرَانُ، عُثْمَانُ۔

اگر صفت میں ہوں تو پھر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے: سُکْرَانُ۔ لہٰذا نِدْمَانٌ منصرف ہے کیونکہ اس کی مؤنث نِدْمَانَۃٌ کے وزن پر

آتی ہے۔

سوال نمبر 6: (الف): کوئی سے پانچ مرفوعات اور پانچ منصوبات لکھیں؟

(ب): اسمائے عدد کی تمیز کا ضابطہ مثالوں کے ساتھ لکھیں؟

جواب:

پانچ مرفوعات:

(الف): ۱- فاعل ۲- مفعول مالم یسم فاعلہ ۳- مبتداء ۴- خبر ۵- کان اور اس کے بھائیوں کا اسم۔

پانچ منصوبات:

جواب: حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

(ب): تمیز کا ضابطہ:

☆ واحد اور اثنان اعداد میں استعمال نہیں ہوتے کیونکہ انکی تمیزیں ہی ہمیں واحد اور اثنان سے مستغنی کر دیتی ہیں جیسے: عِنْدِیْ رَجُلٌ وَعِنْدِیْ رَجُلَانِ۔

☆ تین سے لے کر دس تک کی تمیز جمع ہوگی اور اضافت کی وجہ سے مجرور ہوگی جیسے ثَلٰثَةُ رِجَالٍ، ثَلٰثُ نِسْوَةٍ۔

☆ لفظ مِائَةٌ کی تمیز مفرد اور مجرور ہوگی جیسے ثَلٰثُ مِائَةٍ، تِسْعُ مِائَةٍ۔

☆ گیارہ سے لے کر ننانوے تک کے اعداد کی تمیز مفرد اور منصوب ہوگی اور عدد کا پہلا جزء مخالف قیاس ہوگا اور دوسرا اپنے حال پر جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، ثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً۔

☆ مِائَةٌ اور اَلْفٌ اسی طرح ان کے تثنیہ یعنی مِائَتَانِ اور اَلْفَانِ، اور اَلْفٌ کی جمع یعنی آلَافٌ، ان کی تمیز مفرد ہوگی اور اضافت کی وجہ سے مجرور ہوگی۔ جیسے مِائَةُ رَجُلٍ، اَلْفُ رَجُلٍ، مِائَتَا رَجُلٍ، اَلْفَا رَجُلٍ، عِنْدِیْ ثَلٰثَةُ آلَافِ رَجُلٍ۔

☆☆☆☆☆

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات۔ سال: 2015ء﴾

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1: درج ذیل اجزاء کا اردو ترجمہ کریں؟

(الف): هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

(ب): يهدف الاسلام الى تكوين مجتمع تسوده المحبة والآلفة والترابط والخير والبرحتى يصل الى مايتبغيه من العزة والسيادة و فى الحديث الاول من الاحاديث الآتية يشجع رسول الله صلى الله عليه وسلم امته على مجموعة من الفضائل منها حفظ امانته .

(ج): ولما ازمع ابوبكر (رضى الله تعالىٰ عنه) فتح الشام استنفر الناس لجهاد الروم فنفروا اليه ثم رأى ان يكتب كتاباً الى اهل اليمن يدعوهم الى الجهاد و يرغبهم فى ثوابه فكتب اليهم .

جواب:

ترجمة الاجزاء:

(الف): وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا ہے۔ وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا، وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں،

بادشاہ، نہایت پاک سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا، عظمت والا، بڑائی والا اور شرک سے پاک ہے۔

(ب): اسلام کا ہدف اور مشنری پروگرام یہ ہے کہ اسلامی معاشرے کو اخوت، محبت اور معاملات میں اس قدر مستحکم کر دیا جائے کہ ان کی عزت و آبرو میں اضافہ ہو۔ آنے والی احادیث مبارک میں سے ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو فضائل کے مجموعہ پر ابھارتے تھے انہی فضائل میں ایک فضیلت امانت کی حفاظت کرنا ہے۔

(ج): اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پکا ارادہ کیا ملک شام کو فتح کرنے کا تو لوگ روم والوں کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے گھروں سے نکلے۔ پس وہ شام کی طرف بھی چل پڑے۔ پھر آپ نے یمن والوں کے نام ایک خط لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا کہ انہیں بھی جہاد کی دعوت دی جائے اور جہاد کی فضیلت کے بارے میں آگاہ کریں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ایک خط ارسال فرمایا۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل اجزاء کا ترجمہ کریں؟

(الف):

سادت على نهج الهداية أمته

نبوية دستورها القرآن

جواب: ترجمہ: سرداری کی ہدایت کے اصولوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا دستور قرآن ہے۔

صاغت خلافتها السماء واشرفت

منها الدنيا وتحرر الانسان

ان کی خلافت آسمان تک جا پہنچی، اس سے دنیا روشن ہوگئی اور انسان غلامی اور گمراہی کی زندگی سے آزاد ہوگیا۔

محت الفوارق بينها اذلم تعد

تزری بها الاشكالی والالوان

اس کا ترجمہ 2014ء کے حل شدہ پرچہ میں دیکھیں۔

(ب): کریم، منعم، بر، لطیف، جمیل استر لداعی مجیب

(میرا ممدوح) بخشش کرنے والا ہے، انعام فرمانے والا ہے، مہربان ہے، ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ اور ہر مسئلہ کو قبول کرنے والا ہے۔

حكيم لا يعاجل بالخطايا

رحيم غيم رحمته يصوب

وہ حکمت والا ہے، وہ غلطیوں کی وجہ سے مؤاخذہ نہیں فرماتا، رحم کرنے والا ہے اس کی رحمتوں کے بادل ہر ایک تک پہنچتے ہیں۔

فيا ملك الملوك اقل عثاری

فبانی عنك أناتنی الذنوب

اے بادشاہوں کے بادشاہ تو میری خطاؤں کو کم کر دے پس ان گناہوں نے مجھے تجھ سے دور کر دیا ہے۔

(ج):

اذا انت اكرمت الكريم ملكته

وان اكرمت اللئيم تمردا

اے مخاطب! جب تو کسی سخی کا اکرام کرے گا تو تو بادشاہ ہوگا اور تجھے بھی عزت ملے گی۔ اگر تو نے کسی کمینے اور کنجوس کی عزت کی تو تو نامراد ہوگا اور تجھے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ماكل مايتمنى المرء يدركه

تجری الرياح بما لاتشتهی السفن

انسان اپنی ہر متمنی چیز کو پائے یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ہوائیں اس کی طرف چلتی ہیں جو کہ کشتیاں اس کی خواہش نہیں کرتیں۔ یعنی کشتیوں کی سمت مخالف ہوائیں چلتی ہیں۔

سوال نمبر3: (الف): درج ذیل پر 50 الفاظ پر مشتمل عربی میں مضمون لکھیں؟

(۱) القرآن، (۲) خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم، (۳) وطننی باکستان ۔

(ب) سمع سے فعل مضارع معروف کی گردان لکھیں؟

(۱) القرآن:

الحمد للہ الذی جعل معجزۃ لکل نبی یؤید بھا، وجعل القرآن معجزۃ وایدبہ محمدًا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال اللہ تعالیٰ فی القرآن لقد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین، والمراد من کتاب مبین القرآن الکریم، وقال اللہ تعالیٰ: انا نحن نزلنا لذکرو انا لہ لحافظون، ونبہ باتیان مثلہ سورۃ اوایۃ قال: قالوا بسورۃ من مثلہ وادعدوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صدقین ۔

القرآن ھو کلام اللہ و کتابہ نزلہ علی سیدالمرسلین فی لیلۃ القدر، کماقال اللہ، انانزلناہ فی لیلۃ القدر، ونزل القرآن من لوح محفوظ و من السماء بواسطۃ سیدنا جبرائیل علیہ السلام، ونزل علیہ اول الوحی ھی ایۃ : اقرأ باسم ربك الذی خلق، وھذہ الایۃ نزل علیہ السلام فی غارا الحراء اربعین من ولادت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، والسورالتی نزلت قبل الھجرۃ سمیت لھا مکیۃ والسور التی نزلت بعدالھجرۃ سمیت بھا مدنیۃ ۔

وفی القرآن سبعۃ منازل و فی کل منزل تعداد الاجزاء وفی القرآن ثلاثون جزء، وکتبت فی ابتداء کل سورۃ تسمیۃ الا واحدۃ وھی سورۃ التوبۃ، وفی القرآن مائۃ واربع عشرۃ سورۃ،

واول السورۃ ھی البقرۃ والاخرسورۃ الناس ۔

اخرج القرآن من الظلمات الی النور، کان الناس اذلۃ ضعفاء فاصبحوا ببرکۃ القرآن اعزۃ واقویاء، والقرآن محفوظ من التحریف والتغییر من زمن نزول الی یوم القیامۃ ۔ والقرآن ضابطۃ حیات الانسان و فیہ حقوق الانسان والحیوان والمسلم والکافر وغیرھم، ھذا الکتاب من اللہ لاشك فیہ، کما قال اللہ تعالیٰ ذلك الکتاب لاریب فیہ، وتلاوۃ القرآن عبادۃ، ومن قرأ حرفا واحد امن القرآن کتب لہ عشر حسنات، وھو یھدی لنا الی یوم القیامۃ، القرآن نور و تعلیمات ضیاء للناس فی جمیع الحیات، القرآن معلم ویھدی الی اللہ ورسولہ ۔

(۲)- خلق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

بعث اللہ تعالیٰ رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع کثیر من الخصائل والخصائض، واھم صفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن الخلق، وقال اللہ تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ وقال: انك لعلی خلق عظیم، وبحسن خلقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکفار والمشرکون فی الاسلام و ترکوا عبادۃ الاصنام والاشیاء الاخریٰ ۔ واعطی اللہ لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثیر الصفات واحد منھا حسن الاخلاق ۔

وقالت ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا : خلقہ القرآن ۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً اعلٰی فی الاخلاق الحمیدۃ وحیاتہ عبارۃ من مکارم الاخلاق، وقدم رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیه وسلم اسوته الی الناس وهم دخلوا فی الاسلام وفوضه الی اصحابه انهم سلموا اطاعوا فی جمیع اقواله وافعاله، قال انس رضی الله تعالیٰ عنه خدمت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عشرسنین فما قال لی: اف قط وما قال لشئ صنعته لم صنعته، ولا لشئ ترکته لم ترکته .

وکان صلی الله علیه وسلم اشد الناس حیاء کان اشد حیاء من العذراء فی خدرها، لایجزی بالسنة السیئة ولکن یعفو، لم یکن فاحشاً وکان یمازح اصحابه ویخاطبهم بالالقاب الحسنة، ویلاعب صبیانهم، ویجا لسهم، ویجلسهم فی جحرۂ وکان یحب الصدق والا مانة، وکان المشرکون مطیعین بحسن اخلاقه، وکان یبدأ من لقیه بالسلام، ویکرم من یدخل علیه وابما یلبسط له ثوبه، ویدعو اصحابه باحب اسماء هم ویسأل عن حاجاتهم .

وکان اکثر الناس تبسما، واطیبهم نفسا، واشفقهم علی خلق الله، وکان اوصل الناس بالرحم، واقومهم بالوفاء، واشد الناس تواضعا علی علو منصبه، کان یمر علی الصبیان فیسلم علیهم، وکان خیر الناس لاهله یقیم البیت و یخصف نعله ویرفع ثوبه .

وکان صلی الله علیه وسلم اعظم الناس عفوا لم ینتقم لنفسه قط، وعندما بدأ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالتبلیغ لاقی صفوفًا من الالام ولکن تحملها بالصبر والا ستقامة، ولما دخل مکة فاتحاً عفا من اهلها وقال علیه السلام: لاتثریب علیکم الیوم، ودعاللناس من یخالفه: اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون، وعفا لیهودیة التی سمته فی لحم الشاة .

(۳)– وطنی باکستان:

اسم وطنی باکستان، معناه الارض الطاهرة، واقیمت 1947ء بعد جهدالطویل، ان اسکن فی باکستان احبه لأنه کل انسان یحب بیته، باکستان بیتی وانا ایضاً احبه، باکستان دولة اسلامیة یسکن فیه المسلمون، المسلمون یعبدون الله تعالیٰ وحده ویعملون اعمالاً صالحة . فی باکستان جبال شامخة وانها رجایة . یکسن معظم الناس فی القرای ویستغلون بالزراعة ویسکن بعض الناس فی ا لمدن، نحن نحب وطننا باکستان و نحب کل شیء فی باکستان، نحن نجتهد فی تحصیل العلم و نحن نرفع اسم وطننا .

یشتمل باکستان علی اربعة اقالیم، وهی: البنجاب والحدود الشمالیة الغربیة، وبلوشستان والسند، ویبلغ عد سکانها . ۱۳ ملیون نسمة، قدانعم الله علی باکستان اذا اعطا ها الفصول الاربعة واودع فیها السهول الخصبة والودیان الجمیلة والجبال الشاهقة، والمناظر الطبیعة والانهارالجاریة .

باکستان بلد زراعی لان الغالیة العظمی من السکان یعیشون فی الریف و یشتغلون بالزراعة، ومن اهم محاصیلها: القمح ولارز والذرة، والشعیر والحمس والقطن وقصب السکر وانواع من الفواکه والتمور، کذالك تساهم الصناعة فی الاقتصاد الوطنی ونری فیها کثیرا من المصا نع للسکر والسیج والسماء والا اسمنت والحدید والا سلحة وبناء السفن وغیرها .

ان باکستان تسعی دائماً الی حمایته الحقوق الاساسية للمواطنين وتردی السلام فی المنطقة وفی العالم و تعمل بجد لاجل تحقيق السلام تريد الحل السلمی لمسئلة كشمير المحتلة المنازع عليها بين الهند والباكستان ۔

حكومت باكستان قائمة علی نظام البرلمان' بمجلسيه' مجلس الشعب و مجلس الشيوخ' كما ان لكل اقيم جمعية القيمية ' اهتمت الباكستان بالتعليم منذالا ستقلال ' ولذلك اقامت عدد اكبيرا من المدارس و الكليات والجامعات وقد زارت عناية الباكستان بنشر اللغة العربية' وقد انشئت عدة الجامعات لتدريس اللغة العربية' وانشئت فيها المدارس الاسلامية يعنی الجامعة النظامية بلاهور' الجامعة النعيمية بلاهور' الجامعة الهجويرية بلاهور' الجامعة الاسلامية بالاهور والجماعة الفاروقية الرضوية بلاهور وغيرهم ۔

گردان	معانی	صیغے
يَسْمَعُ	سنتا ہے یا سنے گا وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب
يَسْمَعَان	سنتے ہیں یا سنیں گے وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب
يَسْمَعُوْنَ	سنتے ہیں یا سنیں گے وہ سب مرد	جمع مذکر غائب
تَسْمَعُ	سنتی ہے یا سنے گی وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب
تَسْمَعَان	سنتی ہیں یا سنیں گیں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب
يَسْمَعْنَ	سنتی ہیں یا سنیں گی وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب
تَسْمَعُ	سنتا ہے یا سنے گا تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر
تسمعَان	سنتے ہو یا سنیں گے تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر

تَسْمَعُوْنَ	سنتے ہو یا سنو گے تم سب مرد	جمع مذکر حاضر
تَسْمَعِيْنَ	سنتی یا سنے گی تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر
تَسْمَعَان	سنتی ہو یا سنو گی تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر
تَسْمَعْنَ	سنتی ہو یا سنو گی تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر
اَسْمَعُ	سنتا ہوں یا سنوں گا میں ایک مرد / عورت	واحد متکلم
نَسْمَعُ	سنتے ہیں یا سنیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	تثنیہ وجمع متکلم

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء کا عربی میں جواب دیں؟

جواب:

سوالات	جوابات
من هو خالق كل شئ؟	الله خالق كل شئ
لمن الحمد؟	الحمد لله
ماهو خير الزاد للحجاج؟	التقوى خير الزاد للجاج
هل يستر الله عيوب الناس؟	نعتم! يستر الله عيوب الناس
من هو شر الناس منزلة عندالله؟	الكذب والمنافق كلاهما شرا الناس منزلة عند الله ۔
هل كان النبی صلی الله عليه وسلم رؤفا بمومنين؟	نعم! كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وآله وسلم رؤفا بالمومنين
ماذا اعلن القائد الاعظم؟	نحن مسلمون' انما نريد الدولة والمكية علی حدة ۔

سوال نمبر 5: (الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

۱- مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

۲-مسلمان کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔

۳-اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

۴-پاکستان 1947ء میں بنا۔

جواب:

عربی جملے:

☆ اَلْمُسْلِمُوْنَ يَعْبُدُوْنَ اللهَ ۔

☆ اَلْمُسْلِمُ مقتصِدٌ فِيْ مَاكله ومشربه/في اكله وشربه ۔

☆ لَايَنْفَعُ اِلَّا اللهُ ۔

☆ اَلْبَاكِسْتَانُ اُسِّسَتْ فِيْ 1947ء

(ب): مندرجہ ذیل الفاظ کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟

عزيز، المصور ، صلوة، شريك، رب ۔

جواب:

عَزِيْزٌ:	وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔
اَلْمُصَوِّرُ:	هُوَ اللهُ الْمُصَوِّرُ ۔
صَلٰوةٌ:	اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ ۔
شَرِيْكٌ:	اَللهُ وَاحِدٌ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔
رَبٌّ:	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وفقہ﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

القسم الاوّل کے دونوں سوال لازمی ہیں اور القسم الثانی سے کوئی دوسوال حل کریں۔

(القسم الاوّل ...... قرآن)

سوال نمبر 1:۔ درج ذیل اجزاء میں تین کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۶۰)

(۱) يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (سورۃ مائدہ آیت نمبر 14 تا 16)

(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ (سورۃ مائدہ آیت نمبر 90 تا 92)

(۳) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ

مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (سورۃ الانعام آیت نمبر 160 تا 163)

(۴) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقٰتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ○ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ (سورۃ اعراف آیت نمبر 142 تا 143)

سوال نمبر 2:۔ درج ذیل الفاظ سے پانچ کے معانی تحریر کریں؟ (۱۰)

الموقوذة، قسية، غرابا، الشارق، الجروح، منها جا، مقتصدة

(القسم الثانی ...... تجوید)

سوال نمبر 3:۔ تجوید کی تعریف کریں اوراس کی اہمیت پر نوٹ لکھیں؟ نیز لحن خفی کی تعریف سپردقلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4:۔ مخرج کی تعریف کرنے کے بعد ضاد اور لام کے مخرج میں فرق کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 5:۔ وقف بالاسکان، وقف بالاشمام، وقف بالروم کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ یہ وقف کون کون سی حرکت میں ہوتے ہیں؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وتجوید﴾

(القسم الاول ...... قرآن)

سوال نمبر 1:۔ درج ذیل اجزاء میں تین کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۶۰)

(۱) یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ○ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ یَهْدِیْهِمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ (سورۃ مائدہ آیت نمبر 14 تا 16)

(۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○ (سورۃ مائدہ آیت نمبر 90 تا 92)

(۳) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○ قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (سورۃ الانعام آیت نمبر 160 تا 163)

(۴) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقٰتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ

لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ سورۃ اعراف آیت نمبر 142 تا 143)

جواب: ترجمۃ الآیات المبارکۃ:

۱-"اے کتاب والو! بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جنہیں تم چھپاتے ہو کتاب میں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے پر اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے رب کے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

۲-"اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں۔ شیطانی کام ہیں تم ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ گے۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں عداوت اور دشمنی ڈالوں شراب اور جوئے کے سبب اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے، تو کیا تم باز آؤ گے؟ اور تم حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو۔ پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

۳-اور جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ٹھیک دین ابراہیم کی ملت پر جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک نہ تھے۔ تم فرماؤ بے شک میری نماز، میری قربانیاں، میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لیے ہے۔ جو رب ہے سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

۴-"اور ہم نے موسیٰ سے تیس (30) رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں اس دس اور

بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا۔ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا۔ اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا۔ عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں؟ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں! اس پہاڑ کی طرف دیکھو یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش ہو کر۔ پھر جب ہوش میں آیا تو بولا پاکی ہے تجھے، میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ سے پانچ کے معانی تحریر کریں؟ (۱۰)

الموقوذة، قسية، غرابا، الشارق، الجروح، منها جا، مقتصدة

جواب: 1۔ مہلک ضرب لگا کر ہلاک کیا گیا جانور۔ 2۔ سخت۔ 3۔ کوا۔ 4۔ نکلتا ہوا سورج۔ 5۔ زخم۔ 6۔ راستہ/طریقہ/سیڑھی۔ 7۔ میانہ روی اختیار کرنے والی عورت۔

(القسم الثانی ...... تجوید)

سوال نمبر 3: تجوید کی تعریف کریں اور اس کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔ نیز لحن خفی کی تعریف سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

جواب: تجوید کی تعریف: حروف کو مخارج، صفات اور جملہ قواعد کی رعایت کر کے ادائیگی میں غلطی سے بچنا، تجوید کہلاتا ہے۔

اہمیت: علم تجوید ہر مسلمان کے لیے پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ یہی وہ علم ہے جو ایک قاری کو غلط قرآن پاک تلاوت کرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر تلاوت قرآن میں اس علم کی رعایت نہ کی جائے تو یقیناً غلطی ہوگی اور پھر قرآن کو غلط پڑھنے والا لازمی طور پر گناہگار ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے: "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا" اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی تعمیل کرنا فرض ہے۔ ترتیل کیا ہے؟ اس کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں فرماتے ہیں: "حروف کو ان کے مخارج اور صفات سے ادا کرنا اور وقف کے مواقع اور قاعدے پہچاننے کا

نام، ترتیل ہے۔ لہٰذا درست قرآن پاک پڑھنے کے لیے علم تجوید کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

لحن جلی: ایک حرف کی بجائے دوسرا حرف پڑھنا، حرکت پڑھنی تھی سکون کر دیا یا اس کا عکس۔ زبر کی جگہ زیر، زیر کی جگہ پیش یا اس کا عکس۔ یا حرکات کو اتنا کھینچ کر پڑھنا کہ حروف پیدا ہو جائیں۔ بعض حرف پڑھنا اور بعض نہ پڑھنا، سب لحن جلی کی صورتیں ہیں۔ ایسی غلطی کرنا حرام ہے۔

لحن خفی:: یعنی حروف کی بعض ایسی صفات جن سے حروف کی خوبصورتی اور زینت پیدا ہوتی ہے اور وہ غیر غنہ ہے۔ جیسے: بے محل غنہ کرنا، اظہار کی بجائے ادغام یا اس کا عکس مد کی جگہ قصر یا اس کا عکس وغیرہ۔ یہ غلطی حرام تو نہیں البتہ مکروہ ہے۔

سوال نمبر 4: ۔مخرج کی تعریف کرنے کے بعد ضاد اور لام کے مخرج میں فرق کی وضاحت کریں؟

جواب: مخرج کی تعریف: مخرج اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی نکلنے کی جگہ اور اصطلاح تجوید میں حروف کے نکلنے کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔

ضاد اور لام کے مخرج میں فرق: اطراف زبان اور اوپر کی داڑھوں سے "ضاد" نکلتا ہے جبکہ زبان کے کنارے اور سامنے والے دانتوں کی جڑوں سے لام نکلتا ہے۔

سوال نمبر 5: ۔وقف بالاسکان، وقف بالاشمام، وقف بالروم کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ یہ وقف کون کون سی حرکت میں ہوتے ہیں؟

جواب: وقف بالاسکان: اصطلاح تجوید میں وقف بالاسکان یہ ہے کہ جس کلمہ پر وقف کرنے کا ارادہ ہو اس کا آخری حرف اگر متحرک ہو تو طرح ساکن کرنا کہ حرکت بالکل ختم ہو جائے جیسے: یَعْلَمُوْنَ ۔ یہ وقف ہر صورت اور ہر حرکت میں جائز ہے۔

وقف بالاشمام:

وقف بالاشمام یہ ہے کہ جس کلمہ پر وقف کرنے کا ارادہ ہو اس کا آخری حرف اگر مضموم ہو تو اس کو ساکن کر کے ہونٹوں کو غنچے کی طرح گول بنا کر ضمہ کی طرف اشارہ کر دینا۔ وقف

کی یہ قسم صرف ضمہ میں جاری ہوتی ہے۔ جیسے: نَسْتَعِیْنُ ۔

وقف بالروم:

وقف بالروم سے مراد یہ ہے کہ جس کلمے پر وقف کرنے کا ارادہ ہو اسی کے آخری حرف کی ایک تہائی حرکت ادا کی جائے۔ یہ وقف ضمہ اور کسرہ میں ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

(القسم الاوّل ...... حدیث)

سوال نمبر1: درج ذیل میں سے کسی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۳۰

(۱) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدنيا متاع و خير متاعها المرأة الصالحة

(۲) عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لو كنت امرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

(۳) عن معاذ رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عزوجل المتحابون فى جلالى لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء ۔

(۴) عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لاحسد الا فى اثنين رجل اتاه الله مالا فسلطه على هلكة فى الحق ور جل اتاه الله حكمة فهو يقضى بها و يعلمها ۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کسی ایک حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰)

(۱) عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال، قال الله تعالىٰ انفق يا ابن ادم ينفق عليك

(۲) عن عائشة رضى الله عنها أن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الرفق لايكون فى شى ء الا زانه ولاينزع من شى ء الاشانه

سوال نمبر3: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ (۱۰)

الصحفة ، المضاجع، البوائق، ضلالة، الأسواق، المدرجة، الأكلة

القسم الثانى......عقائد

سوال نمبر4: کوئی سے دو اجزاء حل کیں؟

(۱) کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مدد مانگی جاسکتی ہے؟ اپنا مؤقف دلیل سے ثابت کریں؟ (۲۰)

(۲) میلاد شریف منانے کا حکم بیان کرنے کے بعد بتائیں کہ کیا میلاد شریف کی اصل سنت نبویہ سے ثابت ہے؟ (۲۰)

(۳) اذان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنے کا کیا حکم ہے؟ جواب مع الدلیل تحریر کریں؟ (۲۰)

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿دوسرا پرچہ......حدیث وعقائد﴾

(القسم الاوّل ......حدیث)

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کسی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(۱) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدنيا متاع و خير متاعها المرأة الصالحة

(۲) عن ابی هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لو كنت امرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

(۳) عن معاذ رضى الله عنه قال سمت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عزوجل المتحابون فى جلالى لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء .

(۴) عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لاحسد الا فى اثنين رجل اتاه الله مالا فسلطه على هلكة فى الحق ور جل اتاه الله حكمة فهو يقضى بها و يعلمها .

جواب: ترجمة الاحاديث المذكورة:

۱- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا ساز وسامان ہے“ اور اس کا بہترین ساز وسامان نیک عورت ہے“۔

۲- حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

۳- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہ جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں میرے جلال وعظمت کی وجہ سے ان کے لیے نور کے منبر ہوں گے۔ جن پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔

۴- حضرت عبداللہ بن سعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک نہیں کرنا چاہیے مگر دو چیزوں میں: ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ ہمہ وقت راہ حق میں اسے خرچ بھی کرتا ہو۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت (علم) دیا تو وہ اس کے ذریعے فیصلہ کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے کسی ایک حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ يُنْفَقْ عَلَيْكَ

(۲) عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لَايَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ

جواب: اعراب وترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں اور ترجمہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

۱- حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو خرچ کر (راہ حق میں) تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔

۲-اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ زاہدہ عابدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نرمی نہیں ہوتی کسی شئی میں مگر اس کو خوبصورت اور مزین کر دیتی ہے اور وہ نہیں کھینچی جاتی کسی شئی سے مگر اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔

سوال نمبر3: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

الصحفة ، المضاجع، البوائق، ضلالة، الأسواق، المدرجة، الأكلة

۱-اتنا بڑا پیالہ جو پانچ آدمیوں کو سیر کرنے کے لیے کافی ہو۔

۲-مضاجع مضجع کی جمع ہے بمعنی لیٹنے کی جگہ/خواب گاہ۔

۳-بوائق بائقة کی جمع ہے بمعنی شر، برائی، مصیبت۔

۴-گمراہی۔۵-بازار۔۶-راستہ/راستے کا بڑا حصہ۔۶-لقمہ

(القسم الثانی......عقائد)

سوال نمبر4:۔کوئی سے دو اجزاء حل کیں۔

(۱) کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مدد مانگی جاسکتی ہے؟ اپنا مؤقف دلیل سے ثابت کریں؟(۲۰)

(۲) میلاد شریف منانے کا حکم بیان کرنے کے بعد بتائیں کہ کیا میلاد شریف کی اصل سنت نبویہ سے ثابت ہے؟

(۳) اذان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنے کا کیا حکم ہے؟ جواب مع الدلیل تحریر کریں؟

جواب: (۱)۔استغاثہ من غیر اللہ کا حکم:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲)۔میلاد شریف کا حکم:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل سجانا جب کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]ت با سعادت کا ذکر ہو، باعث

برکت ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ محفل سے مراد وہ محفل ہے جس میں حضور کی تعلیمات کا ذکر ہو اور وہاں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو۔ البتہ میلاد کے نام پر وہ محفل اور کام جس میں خلاف شرع کام ہو مثلاً سرعام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع مبارک کا مذاق اڑایا جارہا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہو، بے حیائی کو رواج دیا جارہا ہو، وہاں غیر محرم مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو، ہرگز جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ جس طرح آج کل بازاروں کی سجاوٹ کی جاتی ہے اور اس سجاوٹ کی وجہ سے پھر وہاں نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کا اجتماع ہوتا ہے جو کہ از روئے شرع حرام ہے۔ ایسا کام کرنے سے اجتناب لازمی ہے تاکہ حضور کی تعلیمات کا خلاف نہ ہو اور حضور کے فرامین کا مذاق نہ ہو۔ شرع کی حد میں رہ کر غیر شرعی امور سے بچتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مبارکہ کے مطابق میلاد منانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ سرکار علیہ السلام والصلوٰۃ کی سنت مبارکہ ہے۔

مشہور حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر شریف کو روزہ رکھتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے روزہ رکھنے کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن میری پیدائش ہوئی تھی۔

۳-انگوٹھے چومنے کا مسئلہ:

اذان اور غیر اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنا جائز و مستحب عمل ہے۔ علامہ ابن عابد بن شامی رضی اللہ عنہ درالمختار باب الاذان کے تحت فرماتے ہیں کہ پہلی شہادت کے سننے کے وقت صلی اللہ تعالیٰ علیک یارسول اللہ کہنا اور دوسری شہادت کے وقت انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھ کر یہ کہنا مستحب ہے: ''قُرَّةُ عَيْنِىْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ۔'' پھر یہ ہے کہ ''اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِالسَّمْعِ بِالْبُصَرِ'' ایسا کرنے والے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں اس کی قیادت فرمائیں گے۔ کنز العمال میں بھی ایسے ہی ہے۔

امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ ''الفردوس'' میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث

نقل کی ہے کہ جب انہوں نے مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' تو انہوں نے یہی کلمات کہے اور شہادت کی دونوں انگلیوں کے پیٹ کو بوسہ دیا اور انہیں آنکھوں سے لگایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وہ کام کیا جو ہمارے خلیل نے کیا تو اس پر ہماری شفاعت نازل ہو۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

(القسم الاوّل ...... فقه)

سوال نمبر 1:۔ ثم المياه على خمسة اقسام ......

(۱) پانی کی مذکورہ پانچ قسموں کی وضاحت کریں؟ (۲۰)

(۲) نماز کے ارکان کتنے اور کون کون سے ہیں؟ (۱۵)

سوال نمبر 2:۔ (۱) تیمم کے فرائض اور سنتیں سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

(۲) مفسدات نماز میں سے کوئی پانچ قلمبند کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:۔ (۱) زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟ اور کب فرض ہوتی ہے؟ نیز زکوٰۃ کی ادائیگی کے واجب ہونے کی شرائط لکھیں۔ (۲۰)

(۲) حج کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں (صرف نام لکھیں) نیز بتائیں کہ ان میں سے افضل کون سی ہے؟ (۱۵)

(القسم الثانی ...... اصول فقه)

سوال نمبر 4:۔ عبارة النص، اشارة النص، دلالة النص اور اقتضاء النص کی تعریفات تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 5:۔ بیان کے کتنے اور کون کون سے طریقے ہیں؟ ان میں سے کسی تین کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 6:۔ خبر کی تعریف کرنے کے بعد اس پر عمل کے لیے شرائط نقل کریں، نیز خبر واحد جن چار مقامات پر اعمال میں حجت ہے، وہ سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿تیسرا پرچہ......فقہ واصول فقہ﴾

(القسم الاوّل......فقہ)

سوال نمبر 1:۔ ثم المیاہ علی خمسۃ اقسام ......

(۱) پانی کی مذکورہ پانچ قسموں کی وضاحت کریں؟ (۲۰)

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) نماز کے ارکان کتنے اور کون کون سے ہیں؟ (۱۵)

جواب: نماز کے ارکان: چار چیزیں نماز کے ارکان ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- قیام ۲- قرأت ۳- رکوع ۴- سجدہ

سوال نمبر 2:۔ (۱) تیمم کے فرائض اور سنتیں سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

(۲) مفسدات نماز میں سے کوئی پانچ قلمبند کریں؟

جواب: (الف) تیمم کے فرائض: تیمم کے تین فرائض ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- نیت کرنا۔ ۲- مٹی پر پہلی ضرب لگا کر تمام چہرے کا مسح کرنا۔ ۳- دوسری ضرب سے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

سنتیں: تیمم کی سات سنتیں ہیں:

۱- ابتداء میں تسمیہ پڑھنا۔ ۲- ترتیب قائم رکھنا۔ ۳- مسلسل مکمل تیمم کرنا۔ ۴- ہاتھوں کو مٹی پر رکھ کر آگے کی طرف لے جانا۔ ۵- پھر پیچھے کی طرف لانا۔ ۶- دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا۔ ۷- انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

(ب) مفسدات نماز: نور الایضاح میں کل مفسدات صلوٰۃ اڑسٹھ بیان ہوئے ہیں۔

ان میں سے پانچ درج ذیل ہیں:

۱-کلام کرنا اگرچہ بھول کر۔۲-عمل کثیر۔۳-قبلہ سے سینہ پھیرنا۔۴-سلام کرنے کی نیت سے لام کرنا۔۵-کوئی چیز پینا۔

سوال نمبر3:۔(۱) زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟ اور کب فرض ہوتی ہے؟ نیز زکوٰۃ کی ادائیگی کے واجب ہونے کی شرائط لکھیں؟

(۲) حج کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں (صرف نام لکھیں) نیز بتائیں کہ ان میں سے افضل کون سی ہے؟

جواب:(الف) زکوٰۃ کے مسائل مسئولہ:

☆ آزاد مسلمان، مکلّف (یعنی بالغ) اور مالک نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے بشرطیکہ وہ قرض اور حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔

☆ نصاب مال پر جب ایک سال گزر جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

☆ زکوٰۃ کی ادائیگی کے واجب ہونے کی شرط، اصلی نصاب پر سال کا گزرنا ہے۔

(ب) حج کی اقسام: حج کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-حج مفرد۔۲-حج قران۔۳-حج تمتع

افضل قسم: ہمارے نزدیک حج قران، حج مفرد اور تمتع سے افضل ہے۔

(القسم الثانی......اصول فقہ)

سوال نمبر4:۔عبارۃ النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضاء النص کی تعریفات تحریر کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر5:۔ بیان کے کتنے اور کون کون سے طریقے ہیں؟ ان میں سے کسی تین کی وضاحت کریں؟

جواب: بیان کے پانچ طریقے ہیں۔

۱-بیان تقریر۔۲-بیان تفسیر۔۳-بیان تغییر۔۴-بیان ضرورت۔۵-بیان تبدیل

بیان تقریر: یعنی کلام کو ایسے الفاظ سے مؤکد کرنا کہ اس میں مجاز اور تخصیص کا احتمال ختم ہو جائے جیسے: ''فسجد الملئکۃ کلھم اجمعون'' اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو ہر حال میں سامنے رکھا جائے خواہ وہ متصل ہو یا منفصل۔

بیان تفسیر: اس کا جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

بیان تغییر: متکلم کا اپنے بیان کے ذریعے اپنی سابقہ کلام کے معنی و مفہوم کو بدل ڈالنا۔ کسی کلام کے بعد شرط کا ذکر کرنا بیان تغییر کہلاتا ہے، جیسے: انت طالق ان دخلت الدار۔ اس کا حکم یہ ہے کہ شرط کا ذکر اگر متصل ہو تو پھر اس کا اعتبار ہوگا اور اگر منفصل ہو تو پھر اعتبار نہیں ہوگا۔

سوال نمبر6:۔ خبر کی تعریف کرنے کے بعد اس پر عمل کے لیے شرائط نقل کریں، نیز خبر واحد جن چار مقامات پر اعمال میں حجت ہے، وہ سپرد قلم کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چوتھا پرچہ: صرف﴾

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

(القسم الاوّل ...... علم الصيغه)

سوال نمبر 1:۔(۱) امر حاضر بنانے کا طریقہ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) صفت مشبہ کی تعریف اور صفت مشبہ واسم فاعل کے درمیان فرق واضح کریں؟ (۱۵)

(۳) فاعل ذیکذا کی تعریف کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2:۔(۱) اسم فاعل کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اس کا وزن تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) معنی وزمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟ (۱۵)

(۳) حروف علت کتنے اور کون کون سے ہیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:۔(۱) باب فَتَحَ يَفْتَحُ کی خاصیت وشرط سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے امر حاضر معروف کی گردان مع معنی تحریر کریں؟ (۱۵)

(۳) اعلال کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ صرف نام لکھیں؟ (۱۰)

(القسم الثانی ...... خاصیات ابواب)

سوال نمبر 4:۔ درج ذیل مثالوں میں سے صرف دو کے بارے میں بتائیں کہ کس

باب کی کون سی خاصیت ان میں پائی جاتی ہے؟ (۱۵)

اقطعته قضبانا، ذهّبته، تجوع، تشاتما

سوال نمبر 5:۔ درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی پانچ کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ (۱۵)

اتخاذ، تحول، سلب ماخذ، ابتداء، حسبان، تخییل، صیرورت

سوال نمبر 6:۔ درج ذیل ابواب میں سے ہر ایک کا ایک ایک خاصہ بمع مثال لکھیں؟ (۱۵)

استفعال، تفعل، تفاعل

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿چوتھا پرچہ……صرف﴾

(القسم الاوّل……علم الصیغہ)

سوال نمبر 1:۔(۱) امر حاضر بنانے کا طریقہ تفصیلاً تحریر کریں؟(۱۰)

(۲) صفت مشبہ کی تعریف اور صفت مشبہ واسم فاعل کے درمیان فرق واضح کریں؟(۱۵)

(۳) فاعل ذی کذا کی تعریف کریں؟(۱۰)

جواب: جواب کے لیے حل شدہ پرچہ بابت 2014ء ملاحظہ کریں۔

(ب) صف مشبہ کی تعریف: وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے، جس میں مصدری معنی بطور ثبوت (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) پایا جائے جیسے: سَمِیْعٌ۔

صفت مشبہ اور اسم فاعل میں فرق:

اسم فاعل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں مصدری معنیٰ بطور حدوث کے پایا جائے یعنی تین زمانوں میں سے کسی ایک میں اور وہ ذات بالفعل مصدری معنی ہے تو موصوف ہو۔ لہٰذا اس کے بعد مفعول آسکتا ہے جیسے: سَمِیْعٌ کَلَامَكَ کہہ سکتے ہیں۔ صفت مشبہ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں مصدری معنیٰ بطور ثبوت پایا جائے اس میں زمانے کی قید نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ کسی چیز کے تعلق کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ کسی چیز کا عدم تعلق معتبر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے بعد مفعول نہیں آئے گا تو پھر سَمِیْعٌ کَلَامَكَ نہیں کہہ سکتے۔

فاعل ذی کذا: کبھی کبھی فاعل اور فاعلۃ کا وزن نسبت کے لیے استعمال ہوتا ہے تو اسے فاعل ذی کذا کہتے ہیں جیسے: لَابِنٌ (دودھ والا) لَابِنَۃٌ (دودھ والی)۔

سوال نمبر 2:۔(۱) اسم فاعل کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اس کا وزن تحریر کریں؟

(۲) معنی وزمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

(۳) حروف علت کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب:

(الف) اسم فاعل کی تعریف: وہ اسم ہے جو کام کرنے والے کی ذات پر دلالت کرے جیسے: ضَارِبٌ۔

ثلاثی مجرد سے اس کا وزن: ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا وزن "فاعل" کے وزن پر آتا ہے۔

(ب) باعتبار زمانہ فعل کی اقسام:

معنی وزمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-ماضی۔۲-مضارع۔۳-امر

فعل ماضی: وہ فعل ہے جو گزرے زمانہ میں کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے جیسے: ضرب۔

فعل مضارع: وہ فعل ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانے میں کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے جیسے: یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا)۔

فعل امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے کسی کام کا مطالبہ کرے زمانہ آئندہ میں جیسے: اِضْرِبْ (تو مار)۔

(ج) حروف علت:

حروف علت تین ہیں:۔۱-واؤ۔۲-الف۔۳-یائے۔

سوال نمبر 3:۔(۱) باب فَتَحَ یَفْتَحُ کی خاصیت وشرط سپرد قلم کریں؟

(۲) باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے امر حاضر معروف کی گردان مع معنی تحریر کریں؟

(۳) اعلال کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟ صرف نام لکھیں؟

جواب:

(الف) باب فَتَحَ یَفْتَحُ کی خاصیت: اس باب کی خاصیت یہ ہے کہ جوکلمہ صحیح فَتَحَ یَفْتَحُ سے آئے گا اس کے عین اور لام کلمہ کا حروف حلقی ہونا ضروری ہے۔ یعنی اس باب کی شرط اور خاصیت یہ ہے کہ اس کا عین یالام کلمہ حرف حلقی ہوگا۔

(ب) امر حاضر کی گردان (نَصَرَ یَنْصُرُ سے)

گردان	معنی وترجمہ
اُنْصُرْ	مدد کر تو ایک مرد (زمانہ آئندہ میں)
اُنْصُرَا	مدد کرو تم دو مرد (زمانہ آئندہ میں)
اُنْصُرُوْا	مدد کرو تم سب مرد (زمانہ آئندہ میں)
اُنْصُرِیْ	مدد کر تو ایک عورت (زمانہ آئندہ میں)
اُنْصُرَا	مدد کرو تم دو عورتیں (زمانہ آئندہ میں)
اُنْصُرْنَ	مدد کرو تم سب عورتیں (زمانہ آئندہ میں)

(ج) اعلال کی اقسام: اعلان کی تین اقسام:

۱-ابدال۔۲-اسکان۔۳-حذف

(القسم الثانی ...... خاصیات ابواب)

سوال نمبر 4:۔ درج ذیل مثالوں میں سے صرف دو کے بارے میں بتائیں کہ کس باب کی کون سی خاصیت ان میں پائی جاتی ہے؟

اقطعته قضبانا، ذهبته، تجوع، تشاتما

جواب: اَقْطَعْتُهٗ قُضْبَانًا

اس مثال میں باب افعال کی خاصیۃ ''اعطاء ماخذ'' پائی جاتی ہے۔

ذَهَّبْتُهٗ: اس مثال میں باب تفعیل کی خاصیت تعدیہ پائی جاتی ہے۔

تجوّع: اس مثال میں باب تفعل کی خاصیت ''تکلف در ماخذ'' پائی جاتی ہے۔

تشاتما: اس مثال میں باب تفاعل کی خاصیت تشارک پائی جاتی ہے۔

سوال نمبر 5:۔ درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی پانچ کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

اتخاذ، تحول، سلب ماخذ، ابتداء، حسبان، تخییل، صیرورت

جواب: اتخاذ: یعنی ماخذ کو بنانا جیسے: تَبَوَّبَ اتخاذ اور صورتیں بھی ہیں مثلاً

☆ ماخذ کو پکڑ لینا جیسے: تَجَنَّبَ (اس نے کنارہ پکڑا)

☆ کسی چیز کو ماخذ بنانا جیسے: تَوَسَّدَ الْحَجَرَ (اس نے پتھر کو تکیہ بنایا)

☆ ماخذ میں پکڑ لینا جیسے: تَاَبَّطَ الْمَرْأَةَ (اس نے عورت کو بغل میں پکڑلیا)

تحول: یعنی کسی چیز کا مثل ماخذ ہونا جیسے تَنَصَّرَ (معاذ اللہ) وہ نصرانی ہو گیا۔

سلب ماخذ: یعنی کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا۔ یہ ماخذ کو دور کرنا فاعل سے بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے: اَقْسَطَ زَيْدٌ (زید نے اپنی ذات سے قسط یعنی ظلم کو دور کیا) اور مفعول سے بھی ہوسکتا ہے جیسے: شَكٰى وَاَشْكَيْتُهٗ (اس نے شکایت کی میں نے اس کی شکایت کو دور کردیا)۔

ابتداء: یعنی مزید فیہ کا ایسے معنی میں آنا جس میں وہ مجرد استعمال نہ ہوا ہو جیسے: كَلَّمْتُهٗ (میں نے اس سے کلام کی) جبکہ مجرد میں کلم کا معنی زخمی کرنا ہے۔

حسبان اور صیر وت:

جواب: ان کی تعریفیں حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں دیکھیں۔

تخییل: ناپسندیدگی کے باوجود دوسرے کو اپنے اندر ماخذ کا حصول دکھانا جو درحقیقت حاصل نہ ہو بلکہ تصنع، بناوٹ اور ہوائی فائر کرتے ہوئے جیسے: عَارَضَتْ عَابِدَةٌ (عابدہ نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا) حالانکہ حقیقت میں وہ بیمار نہیں ہے۔ (یہاں عابدہ نے اپنے اندر دوسروں کو مرض جو کہ تمارض کا ماٴخذ ہے دکھانے کی کوشش کی حالانکہ حقیقت میں اس کو مرض لاحق نہیں ہے)۔

سوال نمبر 6:۔ درج ذیل ابواب میں سے ہرایک کا ایک ایک خاصہ بمع مثال لکھیں؟

استفعال، تفعل، تفاعل

جواب: استفعال کا خاصہ:

طلب: یعنی ماخذ کی طلب کرنا جیسے اِسْتَطْعَمْتُ سَاجِدَةً (میں ساجدہ سے طعام طلب کیا ہے) اس میں طعام ماخذ ہے۔

تفعل کا خاصہ:

تدریج: یعنی کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا جیسے تَحَفَّظَتْ عَابِدَةٌ (عابدہ نے تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کیا) اس میں "حفظ" ماخذ ہے۔

تفاعل کا خاصہ:

تشارک: دو شخصوں کا مل کر کسی کام کو اس طرح کرنا کہ ان میں ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی جیسے تَقَاتَلَتْ عَابِدَةٌ وَّسَاجِدَةٌ (یعنی عابدہ اور ساجدہ نے باہم لڑائی کی)۔

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

(القسم الاوّل ...... تفهيم النحو)

سوال نمبر 1:۔(۱) فعل کی علامات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

(۲) حرف کی تعریف، وجہ تسمیہ اور فائدہ تحریر کریں؟

سوال نمبر 2:۔(۱) اسم معرب کی تعریف اور حکم بیان کریں نیز اسم معرب کا کوئی دوسرا نام ہو تو قلمبند کریں؟ (۱۵)

(۲) وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی اقسام کے نام لکھیں اور ان میں سے صرف دو کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:۔(۱) غیر منصرف کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ غیر منصرب کو کب منصرف پڑھا جا سکتا ہے؟ (۱۵)

(۲) تنازع فعلان کا مطلب واضح کرنے کے بعد بتائیں کہ اس کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں؟ (۱۵)

(القسم الثانی ...... شرح مائة عامل)

سوال نمبر 4:(۱) عوامل نحو کل کتنے ہیں؟ ان میں سے عوامل لفظیہ سماعیہ اور قیاسیہ کی تعداد بیان کریں؟ (۱۰)

(۲) لفظ ''مَـنْ'' کتنے اور کون کون سے معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5:۔ (ا) ما و لا مشبھتان بلیس کے عمل کی مثالیں دے کر تشریح کریں؟ (۱۰)

(۲) ''لَعَلَّ'' کون سے حروف سے ہے اور کتنے معنوں کے لیے آتا ہے؟ (۱۰)

سوال نمبر 6:۔ (ا) افعال قلوب کو افعال قلوب کہنے کی وجہ لکھیں، ان میں سے کتنے شک کے لیے آتے ہیں مثالیں دیکر واضح کریں؟ (۱۰)

(۲) افعال ناقصہ کو افعال ناقصہ کیوں کہتے ہیں؟ ان میں سے صرف ''کان'' کے عمل کی صورتیں تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۰)

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾

(القسم الاوّل ...... تفهيم النحو)

سوال نمبر 1:۔ (ا) فعل کی علامات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

(۲) حرف کی تعریف، وجہ تسمیہ اور فائدہ تحریر کریں؟

جواب: دونوں اجزاء کے جوابات حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 2:۔ (ا) اسم معرب کی تعریف اور حکم بیان کریں نیز اسم معرب کا کوئی دوسرا نام ہو تو قلمبند کریں؟

(۲) وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی اقسام کے نام لکھیں اور ان میں سے صرف دو کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اسم معرب کی تعریف اور حکم: جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

معرب کا دوسرا نام: معرب کا دوسرا نام ''اسم متمکن'' بھی ہے۔

(ب) اسم متمکن کی اقسام کے نام: وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ (16) اقسام ہیں؛ جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

(۱)۔ اسم مفرد منصرف صحیح (۲)۔ جاری مجری صحیح

(۳)۔ جمع مکسر منصرف (۴)۔ جمع مؤنث سالم

(۵)۔ غیر منصرف (۶)۔ اسمائے ستہ مکبّرہ

(۷)۔تثنیہ (۸)۔کِلَا وَکِلْتَا

(۹)۔اِثْنَانِ وَاثْنَتَانِ (۱۰)۔جمع مذکر سالم

(۱۱)۔اولو (۱۲)۔عِشْرُوْنَ تَا تِسْعُوْنَ

(۱۳)۔اسم مقصود (۱۴)۔غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

(۱۵)۔اسم منقوص (۱۶)۔جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم۔

ان میں سے دو کی وضاحت: حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر3:۔(۱) غیر منصرف کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ غیر منصرب کو کب منصرف پڑھا جاسکتا ہے؟

(۲) تنازع فعلان کا مطلب واضح کرنے کے بعد بتائیں کہ اس کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: (الف) غیر منصرف کی تعریف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے' جیسے: عَائِشَةُ، حَفْصَةُ۔اضافت ہو جائے تو پھر غیر منصرف کو منصرف پڑھا جائے گا یعنی منصرف کے حکم میں ہوگا (بذات خود وہ کلمہ غیر منصرف ہی رہے گا) کیونکہ غیر منصرف کا معیار اس میں موجود ہے۔البتہ حکم بدل جائے گا۔

تنازع فعلان کا مطلب: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو فعلوں کے بعد ایک اسم ظاہر آجاتا ہے تب دونوں اس میں تنازع کرتے ہیں، جھگڑا کرتے ہیں۔دو فعلوں کے تنازع (جھگڑا) کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک چاہے کہ اس اسم ظاہر میں مَیں عمل کروں اور وہ اسم ظاہر میرا معمول بنے۔اس تنازعہ کی چار صورتیں یعنی چار قسمیں ہیں' جو درج ذیل ہیں:

۱-فاعلیت میں جھگڑا ہو یعنی ہر ایک فعل چاہے کہ وہ اسم ظاہر میرا فاعل بنے جیسے: ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ۔

۲-مفعولیت میں جھگڑا ہو یعنی ان میں سے ہر ایک چاہے کہ وہ اسم ظاہر میرا مفعول

بنے جیسے: ضَرَبْتُ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا۔

۳-فاعلیت اور مفعولیت میں جھگڑا ہو یعنی پہلا فعل چاہے کہ وہ اسم ظاہر میرا فاعل بنے جبکہ دوسرا چاہے کہ میرا مفعول بنے جیسے: ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا۔

۴-تیسری صورت کا عکس یعنی پہلا فعل چاہے کہ اسم ظاہر میرا مفعول بنے اور دوسرا چاہے کہ میرا فاعل بنے جیسے: ضَرَبْتُ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ۔

(القسم الثانی...... شرح مائة عامل)

سوال نمبر 4:۔(۱) عوامل نحو کل کتنے ہیں؟ ان میں سے عوامل لفظیہ سماعیہ اور قیاسہ کی تعداد بیان کریں؟

(۲) لفظ "مِنْ" کتنے اور کون کون سے معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

جواب: عوامل نحو کی تعداد: علامہ عبدالقاہر جرجانی کی تالیف کے مطابق کل عوامل نحو کی تعداد سو(100) ہے۔

ان میں سے بعض لفظیہ ہیں اور بعض معنویہ، پھر عوامل لفظیہ کی دو قسمیں ہیں ان میں ایک سماعی ہے اور دوسری قیاسی ہے۔سماعی اکانوے(91) عوامل ہیں جبکہ عوامل قیاسہ سات ہیں۔یوں کل عوامل لفظیہ کی تعداد 98 ہوگئی۔عوامل معنویہ دو ہیں تو کل تعداد 100 سو ہوگئی۔

مِنْ کے معانی: حرف جارۃ میں سے من چار معانی کے لیے آتا ہے۔

۱-ابتداء غایت (مسافت) کے لیے جیسے: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ۔

۲-تبعیض یعنی کسی شئی کی بعض مقدار بیان کرنے کے لیے جیسے: اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ (میں نے بعض درھم لیے)

۳-تبیین یعنی کسی شئی کی وضاحت کے لیے جیسے: "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ"۔

اس مثال میں مِنْ نے رجس کی وضاحت کردی کہ گندگی سے کیا مراد ہے۔

۴- زیادت کے لیے: زیادت کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ اس کو حذف کر دیں تو مقصودی معنی میں کوئی خرابی لازم نہ آئے جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یَغْفِرْ لَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ'' اس مثال میں مِنْ زیادہ ہے۔

سوال نمبر5:۔(ا) مَا وَلَا مُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کے عمل کی مثالیں دیکر تشریح کریں؟

(۲) ''لعل'' کون سے حروف سے ہے اور کتنے معنوں کے لیے آتا ہے؟

جواب: ماولا مشابہ بہ لیس کا عمل: یہ حروف لَیْسَ کی طرح عمل کرتے ہیں یعنی اپنے اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا . لَا رَجُلٌ قَائِمًا .

لَعَلَّ: اس کا تعلق حروف شبہ بفعل سے ہے۔ یہ ترجی کے لیے آتا ہے۔ یعنی کسی کام کی امید کے لیے جیسے: لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي (امید ہے کہ بادشاہ میری عزت کرے گا)۔

سوال نمبر6:۔(ا) افعال قلوب کو افعال قلوب کہنے کی وجہ لکھیں، ان میں سے کتنے شک کے لیے آتے ہیں مثالیں دیکر واضح کریں؟

(۲) افعال ناقصہ کو افعال ناقصہ کیوں کہتے ہیں؟ ان میں سے صرف ''کَانَ'' کے عمل کی صورتیں تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) افعال قلوب کا بیان:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ:

ان افعال کو افعال ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل جملہ نہیں بنتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔

جب معاملہ ایسے ہے کہ اکیلے فاعل کے ساتھ مکمل جملہ نہیں بنتے تو پھر یہ نقصان سے خالی نہیں ہیں، بلکہ ان میں نقص کے آجانے کی وجہ سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں۔

کَانَ کا عمل:

کَانَ کی دو اقسام ہیں: ا- زائدہ ۲- غیر زائدہ

کَانَ زائدہ: اگر اس کو کلام سے حذف کر دیں تو مقصودی معنی میں کوئی خرابی لازم نہیں

آتی۔ یہ کَانَ عمل نہیں کرتا جیسے ''اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِمْ كَانَ زَيْدًا'' اس مثال میں زَيْدًا کو کَانَ نے نصب نہیں دیا بلکہ اِنَّ نے دیا ہے۔

خبر کَانَ غیر زائدہ: یعنی جس کو حذف کرنے سے مقصودی معنیٰ میں خرابی لازم آوے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ا- ناقصہ ۲- تامہ۔

کَانَ ناقصہ: وہ کَانَ ہے جو اکیلے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ پورا نہ ہو بلکہ خبر کا بھی محتاج ہو۔

کَانَ ناقصہ کا عمل: کَانَ ناقصہ اپنے اسم کو رفع دیتا ہے جبکہ خبر کو نصب جیسے: كَانَتْ عَابِدَةٌ قَائِمَةٌ۔

کَانَ تامہ: وہ ہے جو صرف فاعل کے ساتھ مل کر جملہ تام ہو جائے خبر کا محتاج نہ ہو۔

کَانَ تامہ کا عمل: کان تامہ صرف فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے: كَانَتْ عَابِدَةٌ بمعنی ثَبَتَتْ عَابِدَةٌ (عابدہ کا وجود ثابت ہوا)۔

نوٹ: جب کان تامہ ہو تو پھر وہ ثبت کے معنی میں ہوتا ہے جس طرح کہ مثال سے واضح ہے۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چھٹا پرچہ: عربی ادب﴾

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

سوال نمبر1:۔درج ذیل میں سے دو اجزاء کا اُردو ترجمہ کریں؟(۲۰)

(۱) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

(۲) رحمته صلى الله عليه وسلم: عن عبدالله بن مسعود قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاء ت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبى صلى الله عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها؟ ردوا ولدها اليها ۔

(۳) عن خذيفة رضى الله عنه قال نها نا النبى صلى الله عليه وسلم ان نشرب فى انية الذهب وان ناكل فيها وعن لبس الحرير والديباج وان نجلس عليه ۔

سوال نمبر2:۔درج ذیل میں سے چار اشعار کا ترجمہ کریں؟(۲۰)

۱ لك الحمد مولانا على كل نعمة　　　وشكر الما اوليت مع سابغ النعم

۲ مننت علينا بعد كفر وظلمة　　　وانقذتنا من حندس الظلم والظلم

۳ محمد ﷺ صفوة البارى ورحمته　　　وبغية الله من خلق و من نسم

۴ ياافصح الناطقين الضاد قاطبة　　　حديثك الهشد عند الذائق الفهم

۵ سادت على نهج الهداية امة　　　نبوية دستورها القرآن

۶ صاغت خلافتها السماء واشرقت　　　منها الدنا وتحرر الانسان

سوال نمبر3:۔(الف) درج ذیل میں سے تین اجزاء کے عربی میں جواب دیں؟(۱۵)

(۱) اهل الامر بالمعروف واجب على جميع المسلمين؟ (۲) هل تغيير المنكر واجب على كل مسلم؟ (۳) هل يستوى الاعمى والبصير؟ (۴) هل حكاية "شهريار" حقيقة؟

(ب) امانة، صدق، يفلح، الجار، الصلوٰة میں سے تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

سوال نمبر4:۔(الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟(۱۵)

(۱) لوگ پاکستانیوں سے پوچھتے ہیں۔ (۲) حامد، سعید کے پاس آیا۔ (۳) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ (۴) اس کی رحمت کا بادل خوب برستا ہے۔

(ب) شَرِبَ يَشْرَبُ سے فعل ماضی معروف کی گردان لکھیں؟

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿چھٹا پرچہ: عربی ادب﴾

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:۔ درج ذیل میں سے دو اجزاء کا اُردو ترجمہ کریں؟

(ا) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

(۲) رحمته صلى الله عليه وسلم: عن عبدالله بن مسعود قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاء ت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبى صلى الله عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها؟ ردوا ولدها اليها .

(۳) عن خذيفة رضى الله عنه قال نها نا النبى صلى الله عليه وسلم ان نشرب فى انية الذهب وان ناكل فيها وعن لبس الحرير والديباج وان نجلس عليه .

جواب: ترجمۃ الاجزاء المذکورۃ:

(الف) ''کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تم کو عبث (بے فائدہ) پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟ اللہ کی شان بلند ہے وہ سچا بادشاہ ہے، وہی معبود ہے عرش کریم کا رب ہے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو اللہ پکارے جبکہ اس کے پاس

کوئی سند نہیں ہے۔ پس بے شک اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہوگا، بے شک کافر فلاح یاب نہ ہوں گے۔ اور آپ فرما دیجئے! اے میرے رب تو مغفرت فرما اور رحم فرما اور بہترین رحم فرمانے والا تو ہی ہے۔

(ب) اس جزء کا ترجمہ حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور ان میں کھانے سے منع فرمایا۔ آپ نے ریشم، دیباج پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

سوال نمبر 2:۔ درج ذیل میں سے چار اشعار کا ترجمہ کریں؟

۱ لك الحمد مولانا على كل نعمة — وشكر الما اوليت مع سابغ النعم

۲ مننت علينا بعد كفر وظلمة — وانقذتنا من حندس الظلم والظلم

۳ محمد ﷺ صفوة البارى ورحمته — وبغية الله من خلق و من نسم

۴ يا افصح الناطقين الضاد قاطبة — حديثك الهشد عند الذائق الفهم

۵ سادت على نهج الهداية امة — نبوية دستورها القرآن

٦ صاغت خلافتها السماء واشرقت — منها الدنا وتحرر الانسان

جواب: ترجمۃ الاشعار:

۱- تیرے لیے ہی حمد ہے اے ہمارے مولیٰ ہر نعمت پر اور شکر ہے ان کامل نعمتوں پر جن کا تو نے ہمیں والی بنایا۔

۲- احسان کے ساتھ ہم پر کفر و تاریکی کے بعد تو نے یا بچایا ہمیں، ظلم اور ظالموں کی سخت تاریکی سے۔

۳- محمد صلی اللہ علیہ وسلم خالق کا انتخاب اور اس کی رحمت ہیں۔ مخلوق ذی روح چیزوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ (جب تمام ذی روح چیزوں سے حضور کی ذات پاک اللہ کو پیاری ہے تو غیر ذی روح چیزوں سے تو بطریق اولیٰ محبوب ہیں۔ لہٰذا غیر ذی روح چیزوں کو لے کر مذکورہ شعر پر اعتراض نہ کیا جائے)۔

۴- اے عربی بولنے والوں میں سے سب سے زیادہ فصیح (زبان میں نطق فرمانے والے) سمجھدار چھکنے والے کے ہاں تیری گفتگو شہد ہے۔

۵-۶: پانچویں اور چھٹے شعر کا ترجمہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر3:۔(الف) درج ذیل میں سے تین اجزاء کے عربی میں جواب دیں؟

(۱)اهل الامر بالمعروف واجب على جميع المسلمين؟ (۲)هل تغيير المنكر واجب على كل مسلم؟(۳)هل يستوى الاعمى والبصير؟(۴)هل حكاية "شهريار" حقيقة؟

جواب: مذکورہ سوالات کے جوابات:

۱- نعم! الامر بالمعروف واجب على كل مسلم بحسب الاستطاعة

۲-نعم! تغيير المنكرواجب على كل مسلم

۳-لا: لايستوى الاعمى و البصير

۴- لا: لَيْسَتْ حكاية شهريار حقيقةً

(ب)امانة، صدق، يفلح، الجار، الصلوٰة میں سے تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

جواب:امانة: ادوا الامانة الى اهلها

صدق: الصدق مفتاح النجاح

يفلح: المسلم يفلح فى الدنيا والاخرة

الجار: التمسو الجار قبل شراء الدار/ذهب الجار الى المكتب

الصلوٰة: الصلوٰة خير من النوم/ الصلوٰة عماد الدين

سوال نمبر4:۔(الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟

جواب:

	اُردو جملے	عربی عبارت
۱	لوگ پاکستانیوں سے پوچھتے ہیں	يسال الناس الباركستانيين

۲	حامد، سعید کے پاس آیا	جاء حامد عندالسعيد
۳	ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں	نحمد الله
۴	اس کی رحمت کا بادل خوب برستا ہے	غيم رحمته يصوب

(ب)شَرِبَ يَشْرِبُ سے فعل ماضی معروف کی گردان لکھیں؟

جواب: فعل ماضی کی گردان از شرت:

شَرِبَ	شَرِبَا	شَرِبُوْا
شَرِبَتْ	شَرِبَتَا	شَرِبْنَ
شَرِبْتَ	شَرِبْتُمَا	شَرِبْتُمْ
شَرِبْتِ	شَرِبْتُمَا	شَرِبْتُنَّ
شَرِبْتُ	شَرِبْنَا	

☆☆☆☆☆

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (القرآن)

ضیاء التجوید

مؤلفہ

ابو عطاء المصطفیٰ قاری محمد یوسف صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

درسی کتب

کتاب	مصنف
جہانگیری انتخاب جلالین ومشکوۃ	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری ریاض الصالحین	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری انتخاب احادیث (2 جلدیں)	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری الہدایہ (2 جلدیں)	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری الموطا امام مالک	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری مؤطا امام محمد (2 حصے)	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری اُصول اشاشی	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری مسند امام اعظم	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری اربعین نووی	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
علم التجوید	قاری غلام رسول دامت برکاتہم العالیہ
علم الصرف	مولانا غلام نصیر الدین چشتی
اصطلاحاتِ حدیث	مولانا غلام نصیر الدین چشتی
قوائد فقھیہ مع فوائد رضویہ	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح سراجی	مولانا محمد شفیق الرحمٰن
نوادر نعمی شرح جامی	شبیر پورنوری
ریاض الصالحین (عربی)	علامہ امام شرف الدین نوویؒ
اغرض سلم العلوم	ابواویس محمد یوسف القادری
نایاب کستوری ترجمہ مختصر قدوری	امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفری بغدادی
خلفائے راشدین	علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدیؒ
ضیاء التركيب (فی حل شرح مائۃ عامل)	ابواویس محمد یوسف القادری
شرح ریاض الصالحین	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح ابن ماجہ	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح نسائی شریف	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح نوح ایصاح	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح آثار سنن	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح ہدایہ نحو	علامہ محمد لیاقت علی رضوی